1st Choice of Position Holders

یونیک نوٹس

اسلامیات 9

PCTB کے نئے نصاب اور بورڈ پیٹرن 2025ء کے عین مطابق

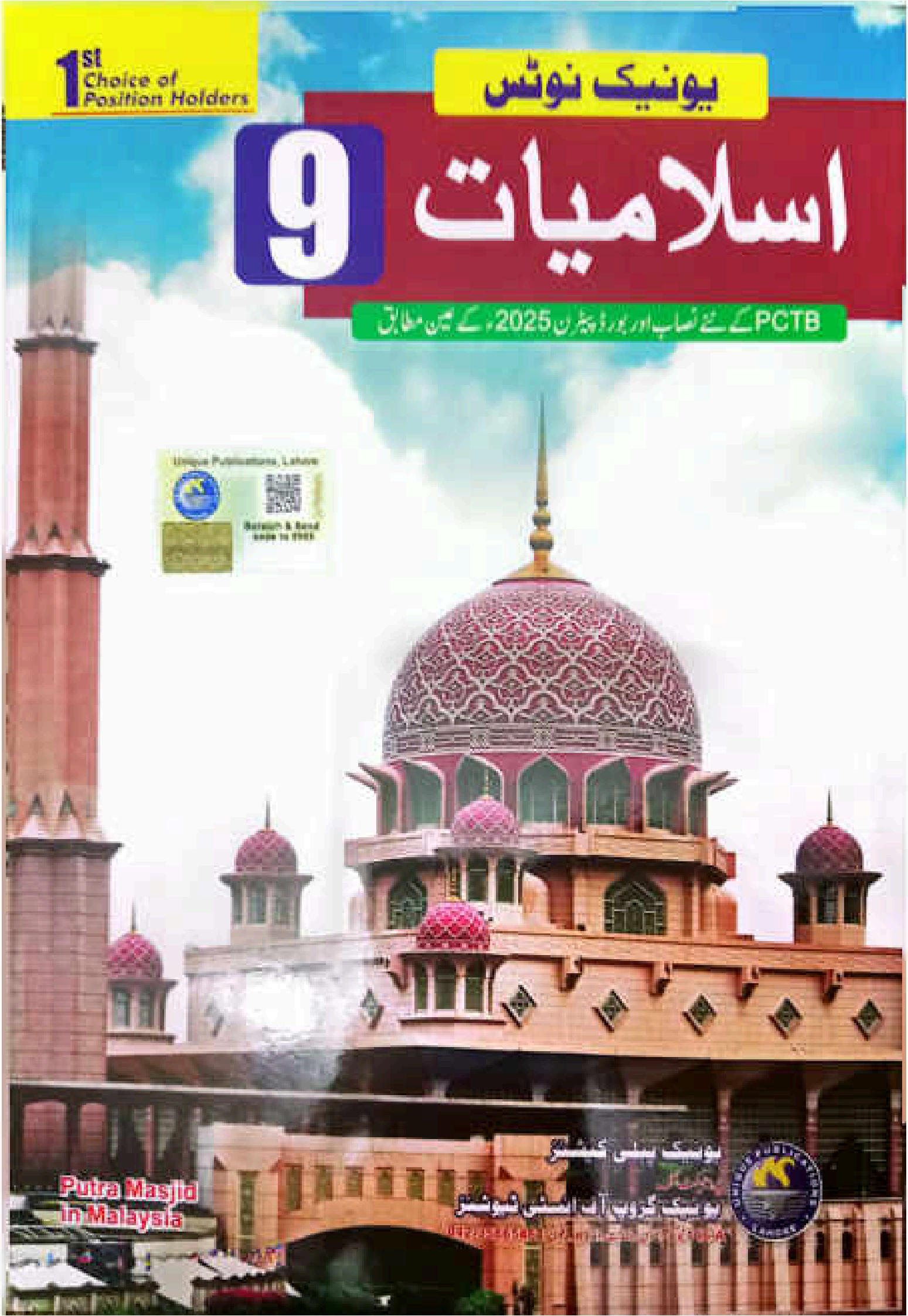

یونیک پبلی کیشنز

یونیک گروپ آف ایجنسی ہولڈرز

جماعت نہم

یونیک نوٹس

اسلامیات (لازمی)

PCTB کے نئے نصاب اور بورڈ پیٹرن 2025ء کے عین مطابق

علمی کتاب گھر
کینٹ روڈ چونیاں 0300 6540942

UNIQUE PUBLICATIONS LAHORE

یونیک پبلی کیشنز
پراڈکٹ آف
یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز
2-100-A

یونیک نوٹس اسلامیات جماعت نہم

جملہ حقوق بحق یونیک پبلی کیشنز (ناشر) محفوظ ہیں
©2011، یونیک پبلی کیشنز

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یونیک پبلی کیشنز (ناشر) کی تحریری اجازت کے بغیر
اس کتاب کے کسی حصے کی نقل، اشاعت یا تشکیل، اور بازیافت کے کسی نظام (کمپیوٹر، فوٹو، ٹیپ وغیرہ) میں
کسی قسم کی غلامیت یا تحریف کی بھی طریقے سے، کسی بھی شکل میں نہیں کی جا سکتی۔

مضمون : اسلامیات
جماعت : نہم
ناشر : یونیک پبلی کیشنز
کمپوزنگ : یونیک پبلی کیشنز (کمپوزنگ سیکشن)
پرنٹنگ :
قیمت : 580/-

چیئرمین کا پیغام

تعلیمی ترقی اور اطلاعات میں اضافہ کے لیے جہاں ایک طرف ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی ضرورت ہے وہاں ثانوی تعلیمی معیار کی ضرورت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے طرف میں حقیقت ہے کہ طلب سے طلب تک کی جدوجہد میں طلبہ و طالبات کو ثانوی تعلیمی معیار کے انتخاب اور حصول میں کافی مشکل پیش آتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ثانوی تعلیمی معیار کے مطابق معیاری اسٹڈی میٹریل کا فقدان ہے لیکن جب تک ثانوی تعلیمی معیار سے نکل پایا ہوتا ہے۔ یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوٹ نے اس کو مشکل میں مصروف رہتے ہوئے کسی طریقہ سے طلبہ و طالبات میں معیاری کوالٹی پیپرز کے لیے کلاس روم میں یا کلاس سے باہر ہر طرح کی ضرورت کو پورا کرنے میں معیاری کوالٹی کی تحقیق کرتی ہے۔ یونیک کے بانی کے شان دار کیریئر اور ملازمین پر مشتمل حصول علم کا مشن کا مطمع نظر ہے۔

یونیک نوٹس کا مقصد یونیک کے طلبہ و طالبات کے لیے بلکہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی معیار کے طالب علم کے لیے معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اگر یونیک نوٹس ہمارے طالب علموں میں حصول علم کی آرزو اور رغبت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم اپنی محنت میں تعلیمی معیار میں معاون ثابت ہوں گے۔

عبدالمنان خرم
چیئرمین
یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوٹ

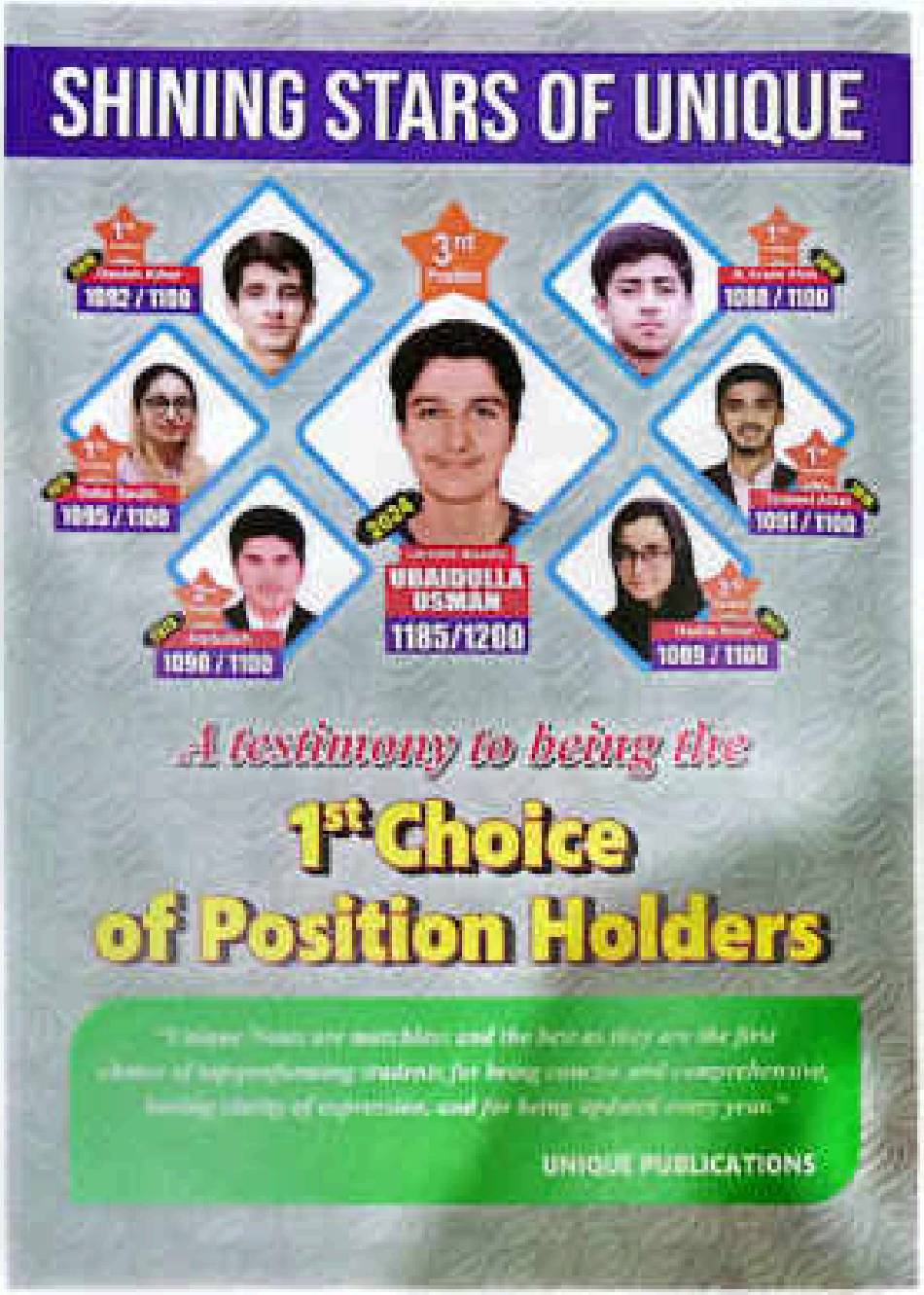

خراج تحسین

[illegible]

پروفیسر احمد علی خان
[illegible]
یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوٹس

پیش لفظ

[illegible]

پروفیسر محمد عبداللہ
[illegible]
یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوٹس

CONNECT WITH US!
@uniquenotesofficial

Online Video Lectures
Important Topics
In Depth Explanation
Detailed Solutions
Quick Reference
Scan & Subscribe for latest Updates

نگران اعلیٰ

پروفیسر عبدالمنان عرم
(بہاولپور)

مدیر اعلیٰ

پروفیسر امجد علی خان
(ریکٹر)

مجلس ادارت

* پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ
* پروفیسر ڈاکٹر شہلا طفیل
* پروفیسر کامران صدیقی نوری
* رانا ناصر علی
* پروفیسر اصلاح الدین
* پروفیسر محمد ارسلان
* پروفیسر ڈاکٹر انور چوہدری
* پروفیسر صوبیہ مرزا
* پروفیسر حماد الرحمن بھٹی
* پروفیسر چوہدری نذیر اختر
* پروفیسر سلطان محمود شاہ
* پروفیسر معظم پراچہ

فہرست

باب اول: قرآن مجید اور سیرت نبوی (خاتم النبیین ﷺ)

(الف)	قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت	01	(ب) حفاظت و تدوین حدیث (دور اول) 08
(ج)	احادیث نبوی (خاتم النبیین ﷺ)	13	

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف)	ایمانیات (۱) عقیدۂ توحید	22	(۲) عقیدۂ رسالت 29
(۳)	ملائکہ (فرشتے)	35	(۴) کتب سماوی (آسمانی کتابیں) 42
(۵)	عقیدۂ آخرت	49	عبادات (۱) نماز 58
(۲)	روزہ	54	(۳) زکوٰۃ 72
(۴)	حج اور قربانی	79	

باب سوم: سیرت نبوی (خاتم النبیین ﷺ)

(الف) (۱)	عہد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کے ماہ و سال (مدنی دور) مکی دور	86	(۲) غزوۂ احد 92
(۳)	ماہ و سال (۹ ہجری)	98	(۴) غزوۂ تبوک 106
(۵)	حجۃ الوداع	114	(۶) وصال نبوی (خاتم النبیین ﷺ) 119
(ب)	اسوۂ رسول (خاتم النبیین ﷺ) اور ہماری زندگی	127	
(۱)	حضرت محمد مصطفیٰ (خاتم النبیین ﷺ) کا بچپن اور جوانی	127	(۲) حضرت محمد مصطفیٰ (خاتم النبیین ﷺ) کا اخلاقی مقام 134
(۳)	حضرت محمد مصطفیٰ (خاتم النبیین ﷺ) کی سیاست و تدبر	138	(۴) سادگی 144
(۵)	خواتین کے ساتھ حسن سلوک	149	(۶) انداز تربیت 155

باب چہارم: اخلاق و آداب

(۱)	شریعت	161
(۲)	امانت و دیانت	175
(۳)	اخلاص و تقویٰ	176
(۴)	پردہ پوشی	178

بُری عادات سے اجتناب

(۱)	تکبر	180
(۲)	حسد	187
(۳)	بغض	189
(۴)	غیبت اور بہتان	190
(۵)	بیہودہ قال اور قیل و قال	192

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

(۱)	قسم کے احکام و مسائل	200
(۲)	گواہی کے احکام و مسائل	204
(۳)	حقوق (والدین اور رشتہ داروں کے حقوق)	210
(۴)	شادی کی برکات	215
(۵)	اسلامی ریاست	222
(۶)	بھروسہ توکل اللہ	228

باب ششم: ہمارے کے مرقع اور شجرے اسلام

(الف) (۱)	اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	235
(۲)	حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ	243
(ب) (۱)	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	249
(۲)	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما	256
(۳)	حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	260
(۴)	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	264
(۵)	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	270
(۶)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	275
	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	281
	تابعین رحمۃ اللہ علیہم	295
	تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم	312

باب ہفتم: اسلامی شخصیات اور عصر حاضر کے تقاضے

(۱)	عمر الفاروق رضی اللہ عنہ	324
(۲)	اسلامی معاشرے کی خصوصیات اور مسائل	327
(۳)	اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت	330
(۴)	اسلامی تہذیب کے امتیازات	334
	ماڈل پیپر اسلامیات (لازمی) برائے جماعت نہم	339

قرآن مجید و حدیث نبوی (خاتم النبیین ﷺ)

باب: اول

(الف) تعارف قرآن مجید

قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

قرآن مجید اور حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ

تعارف قرآن مجید

☆ قرآن مجید کی تدوین اور حفاظت

YouTube Online Lecture

حفاظت و تدوین حدیث: دورِ اول

عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ، عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

☆ قرآن مجید کی روشنی میں

صدیقی خاتم النبیین ﷺ کی حدیث

YouTube Online Lecture

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 دو سے جواب کا انتخاب کریں۔

(1) لفظ قرآن کا معنی ہے: 091001001

(الف) کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب (ب) صحیح کے ساتھ پڑھی جانے والی کتاب

(ج) مکتوب کتاب (د) آخری کتاب

(2) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں: 091001002

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے: 091001003

(الف) جنگ یرموک میں (ب) جنگ بدر میں

(ج) جنگ قادسیہ میں (د) جنگ جمل میں

(4) حکومتی سرپرستی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے: 091001004

(الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما (د) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(5) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟ 091001005

(الف) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اضافی معروضی سوالات

(6) لفظ قرآن "قرأ یقرأ" سے ہے جس کے معنی ہیں: 091001006
(الف) پڑھنا (ب) لکھنا (ج) دیکھنا (د) پڑھانا

(7) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے: 091001007
(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) آخری

(8) اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا: 091001008
(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

(9) قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے: 091001009
(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(10) خاصیت کی یہ دلیل ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے: 091001010
(الف) صحائف (ب) عہد نامہ (ج) قرآن مجید (د) روایات

(11) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے آخری اور: 091001011
(الف) عالمگیر (ب) علاقائی (ج) محلی (د) مدنی

(12) کس رسول کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے؟ 091001012
(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

(13) کس کی حیات طیبہ میں ہی اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا؟ 091001013
(الف) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام کی (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

(14) سب سے پہلے مکمل قرآن مجید لکھا جانا تھا: 091001014
(الف) عہد رسالت ﷺ میں (ب) خلفاء کے دور میں (ج) صحابہ کرام کے زمانے میں (د) تابعین کے دور میں

(15) قرآن مجید لکھا جاتا تھا: 091001015
(الف) ٹہنیوں پر (ب) عہد رسالت ﷺ میں (ج) تابعین کے زمانے میں (د) بزرگوں کے زمانے میں

(16) کس کے دور خلافت میں قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ 091001016
(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(17) جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا: 091001017
(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(18) قاری قرآن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے منتخب کیا: 091001018
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(19) عہد رسالت ﷺ میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے: 091001019
(الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ب) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (د) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

(20) کس کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتھک محنت سے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا؟ 091001020
(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(21) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحویل میں آگیا: 091001021
(الف) قرآن مجید (ب) احادیث کا مجموعہ (ج) روایات کا مجموعہ (د) وصیت نامہ

(22) کس کے عہد خلافت میں مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی قرأت پر اختلاف پیدا ہوا؟ 091001022
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(23) سب مسلمانوں کو ایک قرأت پر متحد کر دیا: 091001023
(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	ب	6	الف
7	د	8	الف	9	د	10	ج	11	الف	12	د
13	الف	14	الف	15	ب	16	د	17	ب	18	الف
19	الف	20	ب	21	الف	22	ب	23	د		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔ 091001024

جواب: لفظ قرآن "قرأ یقرأ" سے ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں، چونکہ قرآن مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل

سورۃ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تحریر کیا تھیں (23) سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

2۔ قرآن مجید ایک مکمل کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی مکمل اور مستند کتاب ہے۔ اس طرح کی کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی رسالت قیامت تک کے لیے ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام تر نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن مجید کی یہ حیثیت قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

3۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس طرح متحد کیا؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انہوں نے اس اختلاف کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نسخے کی مختلف نقول تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھیج دیا اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

اضافی مختصر سوالات

1۔ قرآن مجید کے قیامت تک کے لیے محفوظ ہونے کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورۃ الحجر)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے اس (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

2۔ قرآن مجید کا اعجاز تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کے اعجاز کی طرح اس میں بیان کی گئی معلومات بھی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیل ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

4۔ عہد رسالت ﷺ میں تدوین قرآن مجید کی وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قرآن مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔ عہد رسالت ہی میں قرآن مجید چمڑے، پتھر کی چھال اور درخت کے تنے کی اندرونی پٹیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآن مجید عہد نبوی ﷺ ہی میں مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف تختیوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

7۔ قرآن مجید کا "قرآن" کیوں کہا جاتا ہے؟ قرآن کے لغوی معانی تحریر کریں۔

جواب: لفظ قرآن "قَرَأَ یَقْرَأُ" سے ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ یوں کہ قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ

پڑھی جاتی ہے اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔

8۔ رسول قرآن مجید کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تحریر کیا تھیں (23) سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔

9۔ قرآن مجید کا کیا معجزہ ہے؟

جواب: قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ اسے پڑھنے والا (1) آیت سے لے کر (114) آیت تک اس میں بیان کردہ حقائق اور سرور و سکون حاصل ہوتا ہے۔

10۔ قرآن مجید کی حفاظت کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کی حفاظت کی یہ دلیل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔

11۔ حفاظت قرآن مجید سے کیا مراد ہے؟ آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورۃ الحجر)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے اس (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

12۔ مکمل مدون قرآن مجید کب لکھا گیا تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قرآن مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔ یوں قرآن مجید عہد نبوی ﷺ ہی میں مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف تختیوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

13۔ خلافت صدیقی میں قرآن مجید کو جمع کرنے کی ضرورت کب اور کیوں محسوس کی گئی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں اگرچہ قرآن مجید مکمل کتابی شکل میں موجود تھا تاہم خلافت صدیقی میں قرآن مجید کی اکثر آیات کا تحریری ہونا ضروری تھا۔ قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآن مجید کے بہت سے حفاظ کرام شہید ہو گئے۔ اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔

14۔ قرآن مجید کی جمع و تدوین میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کردار بیان کریں۔

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے مشہور صحابی قرآن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن مجید کی جمع و تدوین کے عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

عہدِ رسالت ﷺ میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتھک محنت سے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔

15- مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس نے اور کیسے متحد کیا؟ 001001038

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انھوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ اور لکھی قرآنی نسخے سے کئی نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1- جمع و تدوینِ قرآن مجید کی تفصیل بیان کریں۔ 001001039

جواب: قرآن مجید کا معنی و مفہوم

لفظ قرآن "قَرَأَ یَقْرَأُ قِرَاءَۃً" سے ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ چونکہ قرآن مجید ہی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً تیئس (23) سال کے عرصے میں بدلتے حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآن مجید کا مجموعہ ہے کہ اسے پڑھنے والا کتاب کا مطالعہ نہیں ہوتا بلکہ اسے ہر لمحہ لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

محفوظ ترین کتاب

قرآن مجید کی حفاظت کی یہ دلیل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف چودہ صدیوں گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے۔ قرآن مجید کے اتارے جانے کی طرح اس میں بیان کی گئی معلومات بھی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیل ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے، یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورۃ الحجر 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس ذکر) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

جمع و تدوینِ قرآن مجید

یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید جس شان سے اترا بغیر کسی تبدیلی کے اب بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ خود حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اس کی ترویج کرنے اور لکھنے کا حکم فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پہلی ترجیح قرآن تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں اگرچہ قرآن مجید مکمل لکھا جا چکا تھا، تاہم مکمل صورت میں قرآن مجید کی ترتیب و اشاعت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

عہدِ رسالت ﷺ میں جمع و تدوینِ قرآن مجید

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین

ﷺ قرآن مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔

عہدِ رسالت ﷺ میں قرآن مجید کی تحریری صورت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔ عہدِ رسالت ﷺ میں قرآن مجید عموماً چمڑے کی جلدوں، پتھروں، کھجور کی چھال اور درخت کے شاخوں کی لکڑی جیسی چیزوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآن مجید عہدِ نبوی ﷺ ہی میں مکمل ہو چکا تھا اور مختلف تختیوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

قرآن مجید کی ترتیب

نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قرآن مجید کی ترتیب کا بھی اہتمام فرمایا۔ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ خود کاتبینِ وحی سے فرمایا کرتے تھے کہ اس سورت کو فلاں فلاں سورت کے شروع یا آخر میں درج کرو۔ اسی طرح آیات نازل ہوتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ خود فرمایا کرتے تھے کہ ان کو فلاں فلاں سورت میں درج کرو۔ قرآن مجید کی یہ ترتیب "توقیفی" کہلاتی ہے۔

عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جمع و تدوینِ قرآن مجید

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں اگرچہ قرآن مجید مکمل لکھا جا چکا تھا، تاہم مکمل سرپرستی میں قرآن مجید کی نشر و اشاعت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت

قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآن مجید کے بیسیوں حفاظ کرام شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی، تاہم اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کی جمع و تدوین

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے مشہور کاتبِ وحی اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں کمیٹی کا قیام

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہدِ رسالت ﷺ میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتھک محنت سے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انھوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موجود نسخے سے کئی نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

قرآن مجید کی جمع و تدوین کی تکمیل

تمام آیات کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کر کے مکتوب کر دیا گیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو وحی کے ذریعہ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔

سرکاری تحویل کے مختلف مراحل

قرآن مجید کا پہلا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود رہا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتقل ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحویل میں آ گیا۔

سرکاری تحویل، نگرانی اور اشاعت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس مکتوبہ اولین نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھیج دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

حاصل کلام

جمع و تدوین قرآن کی پوری تاریخ نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کام لیا اور اس کی حفاظت کا اہتمام کیا۔ اب قیامت تک کے لیے قرآن کی تعلیمات اسلام اور انسانوں کی رہنمائی کے لیے محفوظ ہیں گے۔

(ب) حفاظت و تدوین حدیث: دور اوّل

(عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ، عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے عمل کو کہا جاتا ہے: 091000040

(الف) حدیث فعلی (ب) حدیث قولی (ج) حدیث تقریری (د) حدیث قدسی

(2) حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے: 0910 0004

(الف) تدوین حدیث (ب) تحقیق حدیث (ج) روایت حدیث (د) درایت حدیث

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والی بنا کر بھیجا: 091001042

(الف) یمن کو (ب) مصر کو (ج) شام کو (د) حبشہ کو

(4) صحاح ستہ میں شامل ہیں: 091000043

(الف) دو کتابیں (ب) چار کتابیں (ج) چھ کتابیں (د) آٹھ کتابیں

(5) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا: 091001044

(الف) احادیث پر عمل کرنے کا (ب) احادیث کی جمع و تدوین کا

(ج) احادیث کی شرح کا (د) احادیث کو حفظ کرنے کا

اضافی معروضی سوالات

(6) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی گفتگو اور عمل کو کہا جاتا ہے: 091001045

(الف) حدیث (ب) قرآن (ج) قول (د) خبر

(7) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو: 091001046

(الف) حدیث قدسی (ب) حدیث قولی (ج) حدیث فعلی (د) حدیث تقریری

(8) جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہوں تو اس کو کہا جاتا ہے: 091001047

(الف) حدیث تقریری (ب) حدیث قدسی (ج) حدیث فعلی (د) حدیث قولی

(9) قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں: 091001048

(الف) احادیث (ب) آثار (ج) اقوال (د) آسمانی کتب

(10) معلم انسانیت ہیں کہ تشریف لائے ہیں: 091001049

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت آدم علیہ السلام

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(11) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ احادیث کا مجموعہ تھا: 091001050

(الف) مسند احمد (ب) صحیفہ صادقہ (ج) ریاض الصالحین (د) اصول اربعہ

(12) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز ہو گیا تھا: 091001051

(الف) عہد رسالت ﷺ میں (ب) عہد صحابہ کرام میں (ج) عہد تابعین کرام میں (د) عہد خلفاء راشدین میں

(13) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی بات دہراتے تھے تاکہ مخاطب کے ذہن میں بیٹھ جائے: 091001052

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(14) دور رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیث مبارکہ کو محفوظ کرنے کے لیے ذرائع تھے: 091001053

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(15) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ زندگی ہی میں کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا: 091001054

(الف) احادیث ﷺ کو (ب) سیرت صحابہ کو (ج) تفاسیر کو (د) صحاح ستہ کو

(16) دور رسالت ﷺ کا مجموعہ احادیث تھا: 091001055

(الف) صحیفہ صادقہ (ب) صحیح بخاری (ج) اصول اربعہ (د) مشکوٰۃ

091001056

(17) صحاح ستہ مشترکہ ہے ہیں:

(الف) بخاری کے (ب) احادیث کے (ج) اقوال کے (د) فقہ کے

091001057

(18) قرآن مجید کے بعد ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہیں:

(الف) احادیث مبارکہ (ب) آثار (ج) جامع کتب (د) علماء امت

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	ب
6	الف	7	د	8	ب	9	الف	10	الف
11	ب	12	الف	13	ج	14	ب	15	الف
16	الف	17	ب	18	الف				

﴿مشقی مختصر سوالات﴾

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091001058

1۔ حدیث کے معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: حدیث کے لغوی معنی بات اور گفتگو کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف ہو حدیث کہلاتا ہے۔ یعنی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کوئی ایسا کام جو آپ خاتم النبیین ﷺ کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیث نبوی کہلاتا ہے۔

091001059

2۔ دور نبوی ﷺ میں حفاظت حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔

جواب: دور رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیث مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیث مبارکہ کو حفظ کرنا، لکھ لینا اور اس کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

091001060

3۔ صحاح ستہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ

اضافی مختصر سوالات

091001061

4۔ تدوین حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: تدوین حدیث سے مراد احادیث مبارکہ کو جمع کرنا اور انہیں کتابی شکل دینا ہے۔

091001062

5۔ تقریری حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو اس کو حدیث تقریری کہتے ہیں۔

091001063

6۔ حدیث قدسی کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہوں تو اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔

091001064

7۔ احادیث مبارکہ کی اہمیت مختصر بیان کریں۔

جواب: احادیث مبارکہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ احادیث مبارکہ عبادات، معاملات اور اخلاقیات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور قیامت تک ان سے راہنمائی لی جاتی رہے گی۔

091001065

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو کیا دعائیں دیتے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعائیں دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ (سنن ابی داؤد: 3660)

091001066

9۔ عہد رسالت ﷺ میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریری دستاویز لکھیے۔

جواب: دور رسالت ﷺ میں جو صحابہ نے احادیث کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مختلف سلاطین اور امراء کے نام جو فرامین لکھے ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انہیں صدقہ، صدقات کے متعلق ہدایات لکھوا کر دیں۔

091001067

10۔ حدیث کی اہمیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت مع ترجمہ لکھیے۔

جواب: پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد احادیث مبارکہ ہی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے:

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

091001068

1۔ تدوین حدیث پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

جواب: حدیث کا مفہوم

حدیث کے لغوی معنی بات اور گفتگو کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف ہو حدیث کہلاتا ہے۔ یعنی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کوئی ایسا کام جو آپ خاتم النبیین ﷺ کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیث نبوی کہلاتا ہے۔

تدوین حدیث کا مفہوم

تدوین حدیث سے مراد احادیث مبارکہ کو جمع کرنا اور انہیں کتابی شکل دینا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث

مبارک کی جمع و تدوین کا آغاز عہدِ رسالت خاتم النبیین ﷺ ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ تدوینِ حدیث کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سرپرستی

حدیث کی جمع و تدوین میں براہِ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سرپرستی اور رضامندی شامل رہی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کر لیا جائے۔ اسی وجہ سے آپ خاتم النبیین ﷺ تقریر کر کے گفتگو فرماتے تاکہ سامنے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے۔ بعض اوقات آپ خاتم النبیین ﷺ تین مرتبہ اپنی بات دہراتے تاکہ مخاطب کے ذہن میں رچ جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا بھی دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور اسے دوسروں تک پہنچایا۔ (سنن ابی داؤد: 3660)

احادیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیثِ مبارکہ کو حفظ کرتے، روایت کرنے کا التزام فرماتے تھے۔ دورِ رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیثِ مبارکہ کو حفظ کرنا، لکھ لینا اور اس کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حوصلہ افزائی

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری صورت میں بھی محفوظ کریں۔ چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی ہی میں احادیث کو باقاعدہ تحریری شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بڑی تعداد نے اس عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔

عہدِ رسالت ﷺ میں احادیثِ مبارکہ کی کتابت کی متعدد مثالیں

عہدِ رسالت ﷺ میں احادیثِ مبارکہ کی کتابت کی متعدد مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ دورِ رسالت ﷺ میں بادشاہوں کے نام اور خطوط نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مصر، شام اور ایران کے فرمانرواؤں کو لکھے۔ ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انہیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکامات لکھوا کر دیے۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مختلف علاقوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ان لوگوں کو روانہ فرمایا تھا جن کی راہنمائی کے لیے زکوٰۃ کے تفصیلی احکامات لکھوا کر دیے تھے۔ یہ احکام باقاعدہ تحریری شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس موجود تھے۔

احادیثِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کے ذرائع

صحیفہ صادقہ

صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتب کر رہے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیثِ نبویہ خاتم النبیین ﷺ کے تحریری نسخے

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیثِ نبویہ خاتم النبیین ﷺ کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث

تھا، جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتب کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھی احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے موجود تھے۔

تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں جمع و تدوینِ حدیث

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد تابعین کے دور میں احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین ایک منظم تحریک کی شکل اختیار کر گئی۔ تابعین نے اس دور میں کئی کتب احادیث مرتب کیں جو بعد کے ادوار میں باقاعدہ مآخذ اور حوالہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ احادیثِ نبویہ ﷺ کی جمع و تدوین کے حوالے سے یہ تمام کوششیں دراصل نوعیت کی تھیں۔

سرکاری سطح پر جمع و تدوین کا سلسلہ

سرکاری سطح پر جمع و تدوین کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں شروع ہوا۔ جمع و تدوینِ حدیث کی تحریک کو جمع کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالک اور صحاح ستہ کے مؤلفین کے سر ہے۔ مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ اسی دور کی یادگار ہیں یا احادیثِ مبارکہ کے مستند مجموعے ہیں۔

سنتِ نبویہ خاتم النبیین ﷺ کا عملی طور پر جاری رہنا

حدیثِ نبوی ﷺ کی جمع و تدوین کے ذرائع میں حفظ اور کتابت کے بعد تیسرا ذریعہ سنتِ نبویہ کا عملی طور پر جاری رہنا ہے جس کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے۔ پوری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد احادیثِ مبارکہ کی ہدایت اور راہنمائی کا درجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) باز آ جاؤ۔

حاصلِ کلام

جمع و تدوینِ حدیث کی پوری بحث پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ حدیثِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کے بھی خصوصی اسباب مہیا فرمائے ہیں تاکہ قیامت تک اہلِ ایمان اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

(ج) احادیثِ نبویہ (خاتم النبیین ﷺ)

﴿ منتخب احادیثِ مبارکہ ﴾

1۔ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (سنن ابی داؤد: 9153)

ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے، اور ان میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔

2۔ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا۔ (سنن ابی داؤد: 4943)

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

3۔ أيها الناس اتقوا الله وأجملوا في الطلب، فإن نفسا لن تموت حتى تستوفي رزقها، وإن أبطأ عنها فاتقوا الله وأجملوا في الطلب، خذوا ما حل، ودعوا ما حرم۔ (سنن ابن ماجہ 2144) 091001071

ترجمہ: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا لئے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، پس اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔

4۔ من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه۔ (صحیح مسلم 6524) 091001072

ترجمہ: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرے۔

5۔ عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر، قال: "الإشراك بالله، وعقوق الوالدين، وقتل النفس، وقول الزور"۔ (صحیح مسلم 88) 091000073

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

6۔ إن إخوانكم خولكم جعلهم الله تحت أيديكم، فمن كان أخوه تحت يده، فليطعمه مما يأكل، وليلبسه مما يلبس، ولا تكلفوهم ما يغلبهم، فإن كلفتموهم ما يغلبهم فأعينوهم۔ (صحیح بخاری 2545) 091001074

ترجمہ: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو وہ کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

7۔ من أفتى بغير علم كان إثمه على من أفتاه، ومن أشار على أخيه بأمر يعلم أن الرشد في غيره فقد خانه۔ (سنن ابی داؤد 3657) 091001075

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

8۔ الحياء لا يأتي إلا بخير۔ (صحیح مسلم 37) 091000076

ترجمہ: حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی ہوتی ہے۔

9۔ اللهم إني أسألك علما نافعا، ورزقا طيبا، وعملا متقبلا۔ (سنن ابن ماجہ 925) 091000077

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔

10۔ كل المسلم على المسلم حرام: دمه، وماله، وعرضه۔ (صحیح مسلم 2564) 091000078

ترجمہ: ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

11۔ بقية رجز أو عذاب أرسل على طائفة من بني إسرائيل فإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها وإذا

وقع بأرض ولستم بها فلا تهبطوا عليها۔ (جامع ترمذی 1065) 091001079

ترجمہ: یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ جب کسی زمین (ملک و شہر) میں طاعون ہو جہاں تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

12۔ فرضي لكم أن تعبدوه، ولا تشركوا به شيئا، وأن تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا، ويكره لكم: قيل وقال، وكثرة السؤال، وإضاعة المال۔ (صحیح مسلم 1715) 091001080

ترجمہ: وہ (اللہ) تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور فرقوں میں نہ بٹو، اور تمہارے لیے قیل و قال (فضول باتوں)، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

13۔ ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة۔ (صحیح بخاری 2320) 091001081

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت لگاتا یا کھیتی میں بیج بوتا ہے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا چوپایہ جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

14۔ من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت۔ (صحیح بخاری 6018) 091000082

ترجمہ: جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات بولے یا خاموش رہے۔

15۔ المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يخذله، ولا يحقره۔ (صحیح مسلم 2564) 091000083

ترجمہ: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔

16۔ اللهم إني أحرج حق الضعيفين اليتيم والمرأة۔ (سنن ابن ماجہ 3678) 091000084

ترجمہ: اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت کی حق تلفی کرنے (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔

17۔ ما أمرتكم به فخذوا، وما نهيتكم عنه فانتهوا۔ (سنن ابن ماجہ 1) 091000085

ترجمہ: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو۔

18۔ إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث۔ (صحیح مسلم 2563) 091000086

ترجمہ: بدگمانی سے دور رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

19۔ لعنة الله على الراشي والمرتشي۔ (سنن ابن ماجہ 2313) 091000087

ترجمہ: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

20۔ إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين۔ (صحیح مسلم 817) 091000088

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا کرتا ہے۔

﴿ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ﴾

﴿1﴾ اَلْحَیُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا) ﴿2﴾ اَلْقَیُّوْمُ (سب کو اپنی قوت سے قائم رکھنے والا) 091001089
﴿3﴾ اَلْوَاجِدُ (وہ جو عطا فرمانے والا) ﴿4﴾ اَلْمَاجِدُ (عظمت اور بزرگی والا) 091001090
﴿5﴾ اَلْوَاحِدُ (یکتا) ﴿6﴾ اَلصَّمَدُ (بے نیاز، سب کا مرکز نیاز) 091001091
﴿7﴾ اَلْقَادِرُ (قدرت والا) ﴿8﴾ اَلْمُقْتَدِرُ (قدرت کا مالک) 091001092
﴿9﴾ اَلْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والا، بڑھانے والا) ﴿10﴾ اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے کرنے والا) 091001093
﴿11﴾ اَلْاَوَّلُ (سب مخلوقات سے پہلے) ﴿12﴾ اَلْاٰخِرُ (سب مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہنے والا) 091001094
﴿13﴾ اَلظَّاهِرُ (اپنی قدرت کے ظہور سے عیاں) ﴿14﴾ اَلْبَاطِنُ (اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ) 091001095
﴿15﴾ اَلْوَالِیْ (تصرف اور اختیار کا مالک) ﴿16﴾ اَلْمُتَعَالِیْ (بلند و برتر) 091001096
﴿17﴾ اَلْبَرُّ (اچھائی اور بھلائی فرمانے والا) ﴿18﴾ اَلتَّوَّابُ (زیادہ قبول کرنے والا) 091001097
﴿19﴾ اَلْمُنْتَقِمُ (بدلہ لینے والا) ﴿20﴾ اَلْعَفُوُّ (معاف فرمانے والا) 091001098
﴿21﴾ اَلرَّءُوْفُ (نہایت مہربان) ﴿22﴾ مَالِكُ الْمُلْكِ (سب مخلوقات کا مالک) 091001099
﴿23﴾ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (عظمت اور بزرگی والا) ﴿24﴾ اَلْمُقْسِطُ (عدل و انصاف کرنے والا) 091001100
﴿25﴾ اَلْجَامِعُ (جمع کرنے والا) ﴿26﴾ اَلْغَنِیُّ (بے پروا، بے نیاز) 091001101
﴿27﴾ اَلْمُغْنِیُّ (بے نیاز کرنے والا) ﴿28﴾ اَلْمَانِعُ (روکنے والا) 091001102
﴿29﴾ اَلضَّارُّ (نقصان کا مالک) ﴿30﴾ اَلنَّافِعُ (نفع کا مالک، نفع پہنچانے والا) 091001103
﴿31﴾ اَلنُّوْرُ (نور) ﴿32﴾ اَلْهَادِیْ (راہ دکھانے والا) 091001104
﴿33﴾ اَلْبَدِیْعُ (بے مثال، بے نمونہ پیدا کرنے والا) ﴿34﴾ اَلْبَاقِیْ (ہمیشہ رہنے والا) 091001105
﴿35﴾ اَلْوَارِثُ (وارث و مالک) ﴿36﴾ اَلرَّشِیْدُ (سچی راہ دکھانے والا) 091001106
﴿37﴾ اَلصَّبُوْرُ (بہت حلیم اور بردبار) ﴿38﴾ اَلسَّمِیْعُ (بہت زیادہ سننے والا) 091001107
﴿39﴾ اَلْبَصِیْرُ (سب کچھ دیکھنے والا) ﴿40﴾ اَلْحَكَمُ (حکمت و تدبر والا) 091001108

معروضی سوالات

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جس کلام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے خاموشی اختیار کی ہو کہلاتا ہے: 091001109
(الف) سنت (ب) قول (ج) تقریر (د) عمل

(2) قرآن مجید کی توضیح و تشریح کا دوسرا ماخذ ہے: 091001110
(الف) سنت نبوی ﷺ (ب) عمل اہل بیت اطہار (ج) عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (د) عمل تابعین

(3) حدیث مبارکہ کے مطابق رزق میں وسعت ہوتی ہے: 091001111
(الف) بیوی سے (ب) صلہ رحمی سے (ج) تجارت سے (د) علم حاصل کرنے سے

(4) اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے: 091001112
(الف) خیانت (ب) گناہ (ج) جھوٹ (د) خودغرضی

(5) گناہ کبیرہ میں سے ہے: 091001113
(الف) عمل (ب) والدین کی نافرمانی (ج) فضول خرچی (د) بے پروائی

(6) افعال، اقوال اور گفتگو کہلاتے ہیں: 091001114
(الف) حدیث (ب) سنت (ج) روایت (د) قرآن

(7) وہ قول اور عمل جس کی نسبت یہ کہا جائے کہ نبی خاتم النبیین ﷺ کی طرف ہو کہلاتا ہے: 091001115
(الف) قرآن مجید (ب) حدیث (ج) اثر (د) روایت

(8) دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور مشعل ہدایت کا درجہ ہیں: 091001116
(الف) احادیث (ب) اقوال (ج) آثار (د) قوانین

(9) کس کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث نبوی ﷺ اہم ذریعہ ہے؟ 091001117
(الف) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی (ب) قرآن مجید کی (ج) صحائف کی (د) بزرگان کی

(10) زندگی گزارنے کا سیدھا، مضبوط اور مقدس راستہ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ہیں: 091001118
(الف) اقوال و افعال (ب) غزوات (ج) خطوط (د) معاہدے

(11) سوالوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں: 091001119
(الف) نیک ہے (ب) مناسب ہے (ج) بہترین ہے (د) اچھا ہے

(12) ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ: 091001120
(الف) ہم میں سے نہیں (ب) انسان نہیں (ج) سچا نہیں (د) مسلمان نہیں

(13) کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں: 091001121
(الف) پھولے گا (ب) مرے گا (ج) جیے گا (د) بڑھے گا

(14) جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ: 091001122
(الف) صلہ رحمی کرے (ب) نماز پڑھے (ج) روزہ رکھے (د) جہاد کرے

(15) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا گناہ ہیں: 091001123
(الف) صغیرہ گناہ (ب) کوئی گناہ نہیں (ج) کبیرہ گناہ (د) اوسط درجہ گناہ

(16) حدیث نبوی ﷺ کی رو سے تمہارے غلام تمہارے: 091001124
(الف) دوست (ب) رشتہ دار (ج) ہمسائے (د) بھائی

(17) جس شخص کو کسی نے ظلم کے طور پر قتل کرنے والے کا گناہ ہوگا: 091001125

(الف) قتل دینے والے پر (ب) پوچھنے والے پر (ج) سننے والے پر (د) سننے والے پر

(18) جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسی مشورہ یا مدد کرنے کے طور پر کہا لیکن اس کے علاوہ پتہ اس نے اس سے کی: 091001126

(الف) بھلائی (ب) بدلی (ج) خیر خواہی (د) خیانت

(19) حدیث مبارکہ کی رو سے حیا سے بچنے والی ہے: 091001127

(الف) بھلائی (ب) حیا (ج) سلامتی (د) سچائی

(20) ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت ہے: 091001128

(الف) حلال (ب) حرام (ج) مکروہ (د) مباح

(21) الزُّوْرُ کا مطلب ہے: 091001129

(الف) دیکھنا (ب) نور (ج) نہایت مہربان (د) جمع کرنا

(22) الْجَامِعُ کا مطلب ہے: 091001130

(الف) جمع کرنا (ب) دانستہ جھوٹ (ج) مہلت دینا (د) حکمت و تدبر

(23) الْمُلْقِیْ کا مطلب ہے: 091001131

(الف) بے مثال (ب) بے نیاز کر دینا (ج) روکنا (د) بخشنا

(24) التَّبَسُّطُ کا مطلب ہے: 091001132

(الف) دیکھنا (ب) تدبر (ج) سننا (د) عدل و انصاف کرنا

(25) التَّابِعُ کا مطلب ہے: 091001133

(الف) روکنا (ب) دیکھنا (ج) حکمت (د) ہدایت دینا

(26) الْهَادِیْ کا مطلب ہے: 091001134

(الف) نہایت مہربان (ب) حکمرانی کا مالک (ج) ہدایت دینا (د) بے پرواہ

(27) الْمُعْطِیْ کا مطلب ہے: 091001135

(الف) بخشنا (ب) دانستہ جھوٹ (ج) مہلت دینا (د) بزرگی

(28) الْمُعَزُّ کا مطلب ہے: 091001136

(الف) روکنا (ب) بے نیاز و مہلت دینا (ج) جمع کرنا (د) بخشنا

(29) الْمُصَوِّرُ کا مطلب ہے: 091001137

(الف) تدبر (ب) دانستہ جھوٹ (ج) سب کچھ دیکھنا (د) نہایت مہربان

(30) الْمُشِیْعُ کا مطلب ہے: 091001138

(الف) بے نیاز و سننے والا (ب) سلطنت کا مالک (ج) حکمت (د) عدل کرنا

(31) الْحَکِیْمُ کا مطلب ہے: 091001139

(الف) سب کچھ دیکھنا (ب) حکمت و تدبر (ج) نفع عطا کرنے والا (د) جمع کرنے والا

(32) الْوَارِثُ کا مطلب ہے: 091001140

(الف) بے نیاز (ب) باقی رکھنے والا (ج) بے مثال و بے مثل (د) وارث و مالک

(33) النَّافِعُ کا مطلب ہے: 091001141

(الف) نفع کا مالک، نفع عطا کرنے والا (ب) بزرگی (ج) وارث و مالک (د) مہلت دینے والا

(34) النُّوْرُ کا مطلب ہے: 091001142

(الف) روکنے والا (ب) بخشنے والا (ج) نور (د) بے نیاز

(35) مَالِكُ الْمُلْكِ کا مطلب ہے: 091001143

(الف) تدبر (ب) حکمت

(ج) بے مثال (د) سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	الف	3	ب	4	الف	5	ب
6	الف	7	ب	8	الف	9	ب	10	الف
11	ج	12	الف	13	ب	14	الف	15	ج
16	د	17	الف	18	د	19	الف	20	ب
21	ج	22	الف	23	ب	24	د	25	الف
26	ج	27	الف	28	ب	29	ج	30	الف
31	ب	32	د	33	الف	34	ج	35	د

سوال نمبر 36 سے 40 تک تفصیلی سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حدیث سے کیا مراد ہے؟ 091001144

جواب: حدیث کے لغوی معنی بات اور گفت گو کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف ہو، حدیث کہلاتا ہے۔ یعنی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کوئی ایسا کام جو آپ خاتم النبیین ﷺ کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیث نبوی کہلاتا ہے۔

2۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مومنوں کو کیسا قرار دیا ہے؟ 091001145

جواب: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (مشکوٰۃ 9155)

ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے اور ان میں بہترین اخلاق والا وہ ہے جو اپنی عورتوں (بیویوں) کے لیے بہترین ہے۔

3۔ حدیث کی اہمیت سے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091001146

جواب: وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔

4۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فتویٰ دینے کی کس طرح ممانعت فرمائی؟ 091001147

جواب: مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ

(سنن ابی داؤد، 3657)

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

5۔ رزق حلال سے متعلق حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091001148

جواب: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا،

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ (سنن ابن ماجہ، 2144)

ترجمہ: اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، پس اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔

6۔ اَلْحَيُّ، اَلْقَيُّوْمُ کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091001149

جواب: اَلْحَيُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا)، اَلْقَيُّوْمُ (سب کا اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا)

7۔ اَلْوَجَاهَةُ، اَلْفَاهَةُ کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091001150

جواب: اَلْوَجَاهَةُ (رتبہ عطا فرمانے والا)، اَلْفَاهَةُ (عظمت اور بزرگی والا)

8۔ بعثت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اہم ترین مقصد اور اس کو سمجھنے کا اہم ترین ذریعہ کیا ہے؟ 091001151

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور قرآن و سنت کا ذریعہ ہیں۔ جناب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد قرآن مجید کی تشریح و تفسیر اور اس کا عملی نمونہ فراہم کرنا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث نبوی ﷺ اہم ذریعہ ہے۔

9۔ ہماری زندگی اور مسلمان کیسی ہونی چاہیے؟ 091001152

جواب: اور مسلمان ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی احادیث کو اپنی زندگی کے لیے عملی نمونہ بنائیں۔ ہماری زندگی نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اقوال و افعال کے مطابق ہونی چاہیے۔

10۔ اطاعت رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے حوالے سے قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھیے۔ 091001153

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اطاعت رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿ (سورۃ محمد، 33)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴿ (سورۃ الحشر، 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو (اس سے) رک جاؤ۔

11۔ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے زندگی گزارنے کا معیار کیا ہے؟ 091001154

جواب: ہمارے لیے زندگی گزارنے کا معیار حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے اقوال و افعال ہیں۔ ہمیں اپنی زندگیوں کو آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

12۔ چھوٹوں پر شفقت کے حوالے سے حدیث مع ترجمہ لکھیے۔ 091001155

جواب: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا (سنن ابی داؤد، 4943)

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

13۔ حدیث مبارکہ میں صلہ رحمی کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟ 091001156

جواب: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرے۔

14۔ اَلْوَاجِدُ، اَلْمَاجِدُ کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091001157

جواب: اَلْوَاجِدُ (یکتا)، اَلْمَاجِدُ (بے نیاز، سب کا سرکردہ)

15۔ غلاموں کے حقوق سے متعلق حدیث نبوی ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔ 091001158

جواب: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، پس جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہناتے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

16۔ حیا سے متعلق حدیث مع ترجمہ لکھیے۔ 091001159

جواب: اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (صحیح مسلم، 37)

ترجمہ: حیا سے بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔

17۔ علم و عمل کے حصول کے لیے کون سی دعا سکھائی گئی ہے؟ 091001160

جواب: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔ (سنن ابن ماجہ، 925)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔

18۔ حدیث کی رو سے ہمیں کہ ایک مومن کی جان، مال اور عزت دوسرے مومن کے لیے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ 091001161

جواب: ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

باب: دوم

ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

(1) عقیدۂ توحید

﴿متعدد معروضی سوالات﴾

سوال نمبر (1) درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) توحید کا لغوی معنی ہے: 091002001
(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

(2) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے: 091002002
(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت (ج) توحید اسما (د) توحید صفات

(3) قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟ 091002003
(الف) الکوثر (ب) الاخلاص (ج) الفلق (د) الناس

(4) شرک کا لغوی معنی ہے: 091002004
(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(5) لم یلد ولم یولد میں کس کی نفی کی گئی ہے: 091002005
(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی (ج) الوہیت میں شرک کی (د) اسماء میں شرک کی

اضافی معروضی سوالات

(6) تقویٰ کا لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں: 091002006
(الف) عقیدہ (ب) توحید (ج) شرک (د) شریعت

(7) وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے: 091002007
(الف) اللہ تعالیٰ (ب) فرشتہ (ج) جن (د) انسان

(8) اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے: 091002008
(الف) رسالت (ب) آخرت (ج) توحید (د) الوہیت

(9) کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر داخل نہیں ہو سکتا: 091002009
(الف) دائرہ اسلام میں (ب) دائرہ انسانیت میں (ج) دائرہ شریعت میں (د) دائرہ عبادت میں

(10) عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے: 091002010
(الف) قرآن مجید میں (ب) روایات میں (ج) آثار میں (د) تاریخ میں

(11) سورۃ الاخلاص کا دوسرا نام: 091002011
(الف) الفاتحہ ہے (ب) التوحید ہے (ج) الکوثر ہے (د) الکہف ہے

(12) کس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے؟ 091002012
(الف) الکوثر (ب) الفیل (ج) الفلق (د) الاخلاص

(13) عقیدۂ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور فضیلت حاصل ہے: 091002013
(الف) اولیت (ب) نجات (ج) علیحدہ (د) مکمل

(14) اس کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا: 091002014
(الف) نجی (ب) عقیدۂ توحید (ج) آخرت (د) شریعت

(15) اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت، اسماء اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جانے پر عقیدہ کہلاتا ہے: 091002015
(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ رسالت (د) عقیدۂ کتب

(16) اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے: 091002016
(الف) توحید الوہیت (ب) توحید ربوبیت (ج) توحید عبادت (د) توحید عمل

(17) اس بات پر ایمان لانا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے: 091002017
(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت (ج) توحید صفات (د) توحید اسما

(18) اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا کہلاتا ہے: 091002018
(الف) توحید اسما (ب) توحید صفات (ج) توحید اسماء و صفات (د) توحید ربوبیت

(19) جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا وہ مرتکب کرتا ہے: 091002019
(الف) شرک کا (ب) زنا کا (ج) برائی کا (د) شیطانیت کا

(20) اس کے لغوی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہراتا ہے: 091002020
(الف) توحید (ب) عقیدہ (ج) شرک (د) مشرک

(21) کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا کہلاتا ہے: 091002021
(الف) ذات میں شرک (ب) الوہیت میں شرک (ج) صفات میں شرک (د) افعال میں شرک

(22) اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا ہے: 091002022
(الف) صفات میں شرک (ب) ذات میں شرک (ج) افعال میں شرک (د) الوہیت میں شرک

(23) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا ہے: 091002023
(الف) افعال میں شرک (ب) صفات میں شرک (ج) ذات میں شرک (د) ربوبیت میں شرک

(24) عقیدۂ توحید کو اپنانے والا شخص غیر معمولی طور پر: 091002024
(الف) بہادر ہوتا ہے (ب) خوب صورت ہوتا ہے (ج) تنگ نظر ہوتا ہے (د) متعصب ہوتا ہے

(25) عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں پیدا ہوتا ہے: 091002025
(الف) رنگ (ب) تنگ نظری (ج) شرک (د) بلند کردار

(26) انسان میں بصیرت، فراست، عقل اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے: 091002026

(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) فرشتوں پر ایمان

(27) عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان ہوتا ہے: 091002027

(الف) پُرعزم (ب) پُرامید (ج) بےفکر (د) زندہ دل

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	الف	5	الف	6	ب
7	الف	8	ج	9	الف	10	الف	11	ب	12	د
13	الف	14	ب	15	الف	16	ب	17	ب	18	ج
19	الف	20	ج	21	الف	22	د	23	ب	24	الف
25	د	26	الف	27	ب						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 25 ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ شرک کا مفہوم بیان کریں۔ 091002028

جواب: شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماء و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔

2۔ شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔ 091002029

جواب: عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک کی اقسام: 1۔ ذات میں شرک 2۔ الوہیت میں شرک

3۔ عقیدۂ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔ 091002030

جواب: 1۔ عقیدۂ توحید کو اپنانے والا شخص بہت حوصلہ مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے مانگتا ہے۔

2۔ عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں غرور، تکبر پیدا نہیں ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے لہٰذا اسے کسی کے مقابلہ میں فخر کی کوئی گنجائش نہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ عقیدۂ توحید کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ 091002031

جواب: توحید کے لغوی معنی ایک جاننا اور یکجا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور جملہ اوصاف

کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے فرامین کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔

5۔ عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح کریں۔ 091002032

جواب: عقیدۂ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ قرآن مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

6۔ عقیدۂ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔ 091002033

جواب: (1) توحید ربوبیت (2) توحید الوہیت (3) توحید اسماء و صفات

7۔ توحید الوہیت کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002034

جواب: توحید الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا تو اختیار نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

8۔ اسلامی عقائد میں پہلا اور اہم ترین عقیدہ کون سا ہے؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091002035

جواب: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور اہم ترین عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

9۔ عبادت اور عمل کس عقیدے کے بغیر قبول نہیں ہوتے؟ 091002036

جواب: عقیدۂ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔

10۔ توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟ 091002037

جواب: توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

11۔ توحید ربوبیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002038

جواب: ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا۔ کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند تر ہے۔ (سورۃ الروم: 40)

12۔ توحید اسماء و صفات کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002039

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات میں یکتا و یگانہ ماننا توحید اسماء و صفات ہے۔ یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے اسی طرح وہ اپنے اسماء و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

13۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 091002049

جواب: اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی مدد کا محتاج سمجھنا یعنی کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کی طرح یا اللہ تعالیٰ کی طرح یا اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

14۔ الوہیت میں شرک کا مفہوم واضح کریں۔ 091002041

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا الوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

15۔ قرآنی آیت کی روشنی میں صفات میں شرک کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002042

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات مانا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سورۃ الشوریٰ 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر دو تفصیلی جواب دیں۔

1۔ عقیدہ توحید پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091002043

جواب: عقیدہ توحید کا مفہوم

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور سمجھنا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور عمل یعنی کلام میں یکتا جیسے مثل مانا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں بالکل لاشریک ہے۔

عقیدہ توحید کی اہمیت

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ توحید قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام اخلاص اور توحید ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص 1-4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (سورۃ الصافات 35)

عقیدہ توحید احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "لا الٰہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکی عبادت یا بندگی کی گئی ہے۔" (مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جو کوئی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) ہیں کہ رسول ہیں تو اللہ نے اس شخص پر دوزخ حرام کر دی۔ (بخاری)

عقیدہ توحید کی اقسام

1۔ توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ الروم 40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا۔ کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو۔ وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

2۔ توحید الوہیت

توحید الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا اللہ جائز نہیں اور پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (سورۃ الکہف 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

3۔ توحید اسماء و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماء و صفات ہے یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے

اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ اخلاص: 1-4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرما دیجئے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ (سورۃ اخلاص: 1-4)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ) "کوئی چیز اس کی مثل نہیں" (سورۃ الشوریٰ: 11)

اللہ تعالیٰ کی صفات کا مالک ایک ہے جو کسی اور فرد میں موجود نہیں ہوتا جیسے علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، تکوین اور صفت میں یکتا اور بے مثل ہے۔ جس میں یہ صفت بھی پائی جاتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

جو شخص عقیدۂ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کی عبادات میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچتا ہے اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

غیرت اور بہادری

عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے۔ کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

عجز و انکسار

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ لہٰذا اسے کسی چیز پر فخر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

وسعتِ فکری

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

صبر، قناعت، بلند ہمتی

عقیدۂ توحید انسان میں صبر، قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔

مساوات و برادری: مساوات اور برادری عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان پیدا کرتا ہے اور نسل، رنگ اور دیگر معاشرتی تفریق سے انکار کرتا ہے۔

عزتِ نفس

عقیدۂ توحید انسان کو عزتِ نفس عطا کرتا ہے۔ اس عقیدے کی روشنی میں انسان صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکتا ہے اور اسی سے ڈرتا ہے۔ اب اس کی جو بھی انسانوں یا بشر کی ہے جو ان صورتوں کے سامنے جھکنے کی آلودگی سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

عمل صالح کی بنیاد

عقیدۂ توحید پر ایمان عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح ہوگا۔ نجات والا عمل کے

لیے ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ غرض یہ کہ عقیدۂ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجا لائے جائیں اور برے اعمال سے بچا جائے۔

سکون اور اطمینان

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پرسکون ہوتا ہے اور وہ سکون اور اطمینان کی زندگی گزارتا ہے۔

پرہیزگاری

عقیدۂ توحید سے انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔ عقیدۂ توحید کا ماننے والا یہ ایمان رکھتا ہے کہ اگر خفیہ یا پوشیدگی میں کوئی جرم کرے تو لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے مگر اللہ تعالیٰ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا۔ اس طرح وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

حاصلِ کلام

گویا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کسی دوسرے میں ماننا اور اس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو خالق و مخلوق تصور کرنا، یہ سب شرک ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی مستقل سمجھا جائے اور اپنی عبادت و بندگی کا رخ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کیا جائے۔ اپنی عملی زندگی میں کوئی شائبہ نہ شامل ہونے دیا جائے۔

(2) عقیدۂ رسالت

ایمانیات و عبادات
YouTube
☆ عقیدۂ رسالت و عقیدۂ ختمِ نبوت
Online Lecture

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) رسالت کا لغوی معنی ہے: 091002044

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) ظہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(2) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ختمِ نبوت کا واضح اعلان ہے؟ 091002045

(الف) تین (ب) تیس (ج) چالیس (د) پچاس

(3) جس نبی پر دین کی تکمیل ہوئی وہ ہیں: 091002046

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

(4) تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں صفات کے لحاظ سے افضل ہستی ہیں:
(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

(5) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی اکثریت ہے:
(الف) صاحب کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا (د) واجب الاطاعت

اضافی معروضی سوالات

(6) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:
(الف) رسالت (ب) تقدیر (ج) آخرت (د) ایمان بالملائکہ

(7) عقل کی پہنچ سے بالاتر باتوں کو کہتے ہیں:
(الف) رسالت (ب) توحید (ج) آخرت (د) عقیدہ

(8) جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تکمیل کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے:
(الف) فرشتہ (ب) رسول (ج) صحابی (د) جن

(9) اسلام کے علاوہ کسی توحید کے ماننے والے ہیں:
(الف) آخرت (ب) تقدیر (ج) ایمان بالملائکہ (د) رسالت

(10) اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہوتے ہیں:
(الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) صحابہ (ج) انسان (د) فرشتے

(11) تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا انتظام فرمایا:
(الف) اللہ تعالیٰ نے (ب) فرشتوں نے (ج) قرآن پاک نے (د) انبیاء کرام علیہم السلام

(12) انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے بھیجی گئی:
(الف) مخلوق کی تقسیم (ب) ہدایت اور راہنمائی (ج) صحت و حیات (د) انسانیت کی خدمت

(13) اپنے معاشرے کے پاک اور صاف انسان ہوتے ہیں:
(الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) فرشتے (ج) بادشاہ (د) اساتذہ

(14) تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں:
(الف) رسول (ب) معصوم (ج) خلیل اللہ (د) رحمۃ للعالمین

(15) تمام مخلوق سے بلند تر مقام پر فائز ہوتے ہیں:
(الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) ملائکہ (ج) صحابہ (د) اولیاء کرام

(16) یہ منصب کسی عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا:
(الف) انسانیت (ب) پیغمبری (ج) نبوت (د) ولایت

(17) آپ کو بہت سے ایسے معجزات بھی عطا کیے گئے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے:
(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

(18) آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے:
(الف) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

(19) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں:
(الف) عقیدہ توحید (ب) عقیدہ رسالت (ج) عقیدہ ختم نبوت (د) عقیدہ آخرت

(20) "میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا"
(الف) قرآنی آیت (ب) حدیث نبوی ﷺ (ج) اقوال زریں (د) فقہی کتب

(21) ختم نبوت پر ایمان لانے والے کوئی شخص نہیں ہو سکتا:
(الف) مسلمان (ب) انسان (ج) عیسائی (د) یہودی

(22) آپ نبی اللہ تعالیٰ حضرت نے اپنے دور خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا:
(الف) حضرت عمر بن الخطاب (ب) حضرت علی بن ابی طالب
(ج) حضرت ابوبکر صدیق (د) حضرت امام حسین بن علی

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ج	3	د	4	د	5	ج
6	الف	7	الف	8	ب	9	د	10	الف
11	الف	12	ب	13	الف	14	ب	15	الف
16	الف	17	د	18	الف	19	ج	20	ب
21	ج	22	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 5 تک مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ (احزاب 33:40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ 09902067

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

i۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

ii۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی ﷺ ہی واجب الاطاعت ہے۔

3۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ 09902068

جواب: i۔ انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

ii۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت دائمی ہوتی ہے یعنی منصب نبوت کی تکمیل یا تشکیل کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ رسالت کا لغوی معنی بیان کریں۔ 09902069

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانے کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔ جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے اسے رسول کہتے ہیں۔

5۔ رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔ 09902070

جواب: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہنمائی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

6۔ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 09902071

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔" (صحیح بخاری: 3221)

7۔ رسالت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 09902072

جواب: (ترجمہ) بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

8۔ اطاعت رسول اکرم ﷺ کے بارے میں آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 09902073

جواب: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خصوصی اعزاز کیا ہے؟ 09902074

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔

10۔ تکمیل دین اسلام کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 09902075

جواب: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ)

11۔ ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے؟ 09902076

جواب: ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔

12۔ ختم نبوت کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔ 09902077

جواب: ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

i۔ عقیدۂ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختم نبوت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 09902078

جواب: عقیدۂ رسالت

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانے کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔ جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے اسے رسول کہتے ہیں۔

رسالت کی خصوصیات

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ رسالت کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ہدایت اور راہنمائی

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہنمائی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔

پاکیزگی اور پارسائی

انبیاء کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور پرہیزگار انسان ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝ (سورۃ فاطر: 24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

ولی کی صورت میں علم و حکمت

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

بشریت

نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

معصومیت

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

عطیہ الٰہی

انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت دیعی ہوتی ہے یعنی منصب نبوت کی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

واجب اطاعت

انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

تکمیل رسالت

انبیاء کرام علیہم السلام کے اس سلسلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جو فرائض الگ الگ عطا فرمائے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر رسالت کے سلسلے کی تکمیل ہو گئی ہے۔

ختم نبوت

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لہٰذا اب قیامت تک قرآن کریم اور سنت نبوی کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

سابقہ شریعتوں کا نسخ

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ایک جامع اور بہترین شریعت والی کتاب قرآن مجید لے کر نازل ہوئے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو ایک کامل شریعت

دی گئی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت قیامت تک کے لیے منسوخ نہیں ہوئی۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔" (جامع ترمذی: 2219)

اجماع امت

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔

منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد

ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے خلاف جہاد کیا۔

(3) ملائکہ (فرشتے)

﴿مشق معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے: 09002079

(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی

(2) کراماً کاتبین کی ذمے داری ہے: 09002080

(الف) انسانی اعمال لکھنا (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) ولی بنانا

(3) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے: 09002081

(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(4) منکر و نکیر انسان کے پاس آتے ہیں: 09002082

(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں (د) حشر میں

(5) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے: 09002083

(الف) خور پھونکنا (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

اضافی معروضی سوالات

(6) مالک بیج ہے: 091002084
(الف) مالک کی (ب) ملکیت کی (ج) ملیکت کی (د) مملوک کی

(7) اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق جو ہمیں نظر نہیں آتی: 091002085
(الف) فرشتے (ب) جنات (ج) بشر (د) ملائکہ

(8) اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں: 091002086
(الف) انسان (ب) جانور (ج) جنات (د) فرشتے

(9) مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں: 091002087
(الف) فرشتے (ب) انسان (ج) جانور (د) بشر

(10) جنات کی تخلیق کی گئی ہے: 091002088
(الف) پانی سے (ب) نور سے (ج) مٹی سے (د) آگ سے

(11) فرشتوں کی تخلیق کی گئی ہے: 091002089
(الف) نور سے (ب) مٹی سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(12) انسان کی تخلیق کی گئی ہے: 091002090
(الف) آگ سے (ب) نور سے (ج) پانی سے (د) مٹی سے

(13) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا: 091002091
(الف) فرشتوں کو (ب) انسانوں کو (ج) حضرت حوا کو (د) انبیاء کرام علیہم السلام کو

(14) اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے: 091002092
(الف) نماز پڑھنا (ب) روزہ رکھنا (ج) حج کرنا (د) فرشتوں پر ایمان لانا

(15) مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومنین دیکھیں: 091002093
(الف) شجاعت (ب) بہادری (ج) نزول (د) تیاری

(16) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سونپ رکھی ہیں: 091002094
(الف) ذمہ داریاں (ب) ذمہ داریاں (ج) تعلیمات (د) آسمانی کتابیں

(17) انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا ہر عمل لکھتے ہیں: 091002095
(الف) کراماً کاتبین (ب) منکر نکیر (ج) ملک الموت (د) حضرت جبرئیل علیہ السلام

(18) جو قبر میں سوال کریں گے ان کو کہا جاتا ہے: 091002096
(الف) رضوان (ب) مالک (ج) کراماً کاتبین (د) منکر نکیر

(19) انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری ہے: 091002097
(الف) حضرت جبرئیل علیہ السلام کی (ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(20) مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری ہے: 091002098
(الف) حضرت جبرئیل علیہ السلام کی (ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(21) روح قبض کرنے کی ذمہ داری ہے: 091002099
(الف) حضرت جبرئیل علیہ السلام کی (ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(22) قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری ہے: 091002100
(الف) حضرت جبرئیل علیہ السلام کی (ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے: 091002101
(الف) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ (ب) حضرت جبرئیل علیہ السلام
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(24) حضرت جبرئیل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو کہتے ہیں: 091002102
(الف) حدیث جبرئیل علیہ السلام (ب) حدیث قدسی (ج) حدیث قولی (د) حدیث تقریری

(25) اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانے سے مراد ہے: 091002103
(الف) اسلام (ب) ایمان (ج) احسان (د) تعلیم و تعلم

(26) اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کہلاتا ہے: 091002104
(الف) احسان (ب) اسلام (ج) اخلاص (د) ایمان

(27) ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں احساس رکھیں: 091002105
(الف) حکمت کا (ب) اطاعت کا (ج) محبت کا (د) آخرت کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	ج	5	الف

6	ب	7	الف	8	د	9	الف	10	د
11	الف	12	د	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	الف	18	د	19	الف	20	ج
21	ب	22	د	23	ب	24	الف	25	ب
26	الف	27	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ حسب ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ مالک کا تعارف بیان کریں۔ 091002106

جواب: مالک جمع ہے ملائک کی، جس کے معنی ہیں فرشتہ۔ مالک سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو حواس سے نظر نہیں آتی۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و اطاعت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (سورۃ الانبیاء 20)

ترجمہ: وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔

2۔ حضرت جبرئیل کی روایت میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔ 091002107

جواب: حضرت جبرئیل سے تعلیم و تعلم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

ا۔ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔ ب۔ کم از کم استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

ج۔ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔ د۔ واضح اور مختصر سوال کرنا۔

3۔ فرشتوں کی ذمہ داریاں لکھیں۔ 091002108

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا ہر عمل لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟ 091002109

جواب: فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

5۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کس کی شکل میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس آتے تھے؟ 091002110

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض روایات ایک سے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔

6۔ فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔ 091002111

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی شہوانی اور خلاف فطرت عیوب سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

7۔ حدیث جبرئیل سے کیا مراد ہے؟ 091002112

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہیں۔

8۔ اسلام اور ایمان سے کیا مراد ہے؟ 091002113

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام کلمہ شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کرنا ہے۔

9۔ احسان سے کیا مراد ہے؟ 091002114

جواب: احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

10۔ فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔ 091002115

جواب: فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرب قیامت میں کن علامات کا اظہار فرمایا تھا؟ 091002116

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرب قیامت میں بارش پر کئی علامات کا اظہار فرمایا تھا۔

12۔ چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں لکھیے۔ 091002117

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبرئیل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت) اور قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

13۔ مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول کیوں ہوا؟ 091002118

جواب: مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شامل ہوں۔

14۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق کس طبقے کے لیے حجت ہے؟ 091002119

جواب: فرشتوں کی نورانی تخلیق ہر ایک طبقے کے لیے حجت ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے امور میں فرشتے نمایاں طور پر امور انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

15۔ "منکر نکیر" سے کیا مراد ہے؟ 091002120

جواب: جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

۱۔ ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔ 0000121

جواب: ملائکہ (فرشتے)

ملائکہ جمع ہے ملک کی، جس کے معنی ہیں فرشتہ۔ ملائکہ وہ اللہ تعالیٰ کی روحانی مخلوق ہے جو کسی نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و خدمت الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (سورۃ الانبیاء 20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی نورانی تخلیق

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

فرشتوں پر ایمان کا

فرشتوں پر ایمان کا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف اوقات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومنین کو تسلی دیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اگر یہ قیامت میں امت پر نبی کے اثرات کا اظہار فرمایا تھا۔

فرشتوں کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ہر فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبرئیل علیہ السلام مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت) اور قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض روایات ایک صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہیں۔

حدیث جبرئیل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے آداب

☆ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
☆ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
☆ استاد کی اجازت کے بعد کوئی سوال کرنا۔
☆ تعلیم و تعلم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیش نظر رکھنا۔
☆ واضح اور جامع جواب دینا۔
☆ کمرہ جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
☆ واضح اور مختصر سوال کرنا۔
☆ ایسا سوال کرنا جس سے موضوع کا فائدہ ہو۔
☆ سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
☆ غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

حدیث پنجم طبقے کے لیے راہ عمل

فرشتوں کی نورانی تخلیق اور یہ پنجم طبقے کے لیے راہ عمل ہے کہ قرب (آخرت) پر ایمان کا اظہار کرے جو ہماری دنیاوی زندگی میں بھی ہر وقت کے اعمال میں فرشتے عملی طور پر امور سرانجام دیتے ہیں۔ لہٰذا یقین کریں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

فرشتوں پر ایمان لانے کے انسانی زندگی پر اثرات

۱۔ نیک اعمال کا جذبہ

فرشتے انسان کو نیک اعمال کی طرف ترغیب دیتے ہیں۔ جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں تو انسان کے دل میں نیک اعمال کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ عظمت انسانی کا احساس

تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ یعنی انسان میں اپنی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ فرشتوں سے افضل ہے اور اشرف المخلوقات ہے اس لیے اسے سب سے زیادہ اطاعت گزار بھی ہونا چاہیے۔

۳۔ ناامیدی کا خاتمہ

مشکلات میں انسان کو ناامیدی سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل فرماتا ہے تاکہ انسان کبھی رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو۔ فرشتوں پر ایمان سے ناامیدی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ نصرت الٰہی پر بھروسہ

فرشتوں پر ایمان سے انسان کے اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین میں اضافہ ہوتا ہے کہ انسان اسلام کے جہاد کے دوران بھی نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتے نازل کرے گا۔ مسلمان زیادہ جذبے اور خلوص سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مضبوط ایمان

فرشتوں پر ایمان سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ انسان فرشتوں کو مخلوق اور اختیارات میں محدود سمجھتا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کا خوف رہتا ہے۔

۶۔ موت اور قیامت کا تصور

فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کا موت اور قیامت کے بارے میں تصور پختہ ہو جاتا ہے کیونکہ فرشتے ہی موت اور قیام قیامت کے فرائض پر مامور ہیں۔ اس سے انسان کو نیک اعمال کی طرف توجہ ملتی ہے۔

7۔ احساسِ ذمہ داری

فرشتے اللہ تعالیٰ کی اچھی ذمہ دار مخلوق ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ذرہ برابر بھی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں۔ ہمیں ان سے احساسِ ذمہ داری کا سبق لینا چاہیے۔

8۔ فرشتوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا ہے:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ 98)

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسول جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا دشمن ہے پس اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

عملی کام

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کا کنٹرول فرشتوں کے ذمہ ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا اللہ کے فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(4) کتب سماویہ (آسمانی کتابیں)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے: 093 02122

(الف) خلیل اللہ (ب) ذبیح اللہ (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

(2) وہ نبی جنہیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی: 091002123

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السلام

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(3) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور ہے: 091002124

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(4) کلیم کا لقب ہے: 091002125

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (ج) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

(5) تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے: 091002126

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

اضافی معروضی سوالات

(6) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا: 091002127

(الف) انسانوں کی ہدایت کے لیے (ب) تسبیحات کے لیے

(ج) احکامات کے لیے (د) عبادت کے لیے

(7) چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں انہیں کہتے ہیں: 091002128

(الف) کتابچے (ب) صحائف (ج) حاجات (د) سماویہ

(8) آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے: 091002129

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(9) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیدا ہونے والے تمام انبیاء کا تعلق کس سے تھا: 091002130

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام کی (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

(10) مشرکین مکہ انہیں کو کہتے تھے: 091002131

(الف) ابراہیمی (ب) اسماعیلی (ج) عیسائی (د) یہودی

(11) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے: 091002132

(الف) اسرائیل (ب) اسرائیلی (ج) کلیم اللہ (د) کلمۃ اللہ

(12) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002133

(الف) زبور (ب) انجیل (ج) تورات (د) صحیفہ

(13) اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے چھڑوا کر آزادی عطا کی: 091002134

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

(ج) حضرت نوح علیہ السلام نے (د) حضرت یونس علیہ السلام نے

(14) حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام: 091002135

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) صحف

(15) اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی: 091002136

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت داؤد علیہ السلام

(16) آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنہیں نبوت اور حکومت ایک وقت عطا کی گئی: 091002137

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت سلیمان علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(17) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002138

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(18) بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے: 091002139

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت یعقوب علیہ السلام

(19) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ہے: 091002140

(الف) ابن مریم (ب) ابوالکلام (ج) ابوتراب (د) ابوہریرہ

(20) آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے: 091002141

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(21) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002142

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(22) انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ مکمل اور اطاعت ہے: 091002143

(الف) انجیل پر (ب) قرآن مجید پر (ج) زبور پر (د) تورات پر

(23) اس کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پھیلی ہوئی پیشین گوئیاں پوری ہو گئیں: 091002144

(الف) حضور خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(24) جو لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں: 091002145

(الف) مشرکین (ب) کفار (ج) اہل کتاب (د) دہریے

(25) اگر ایک شخص ان پر عمل کرے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا: 091002146

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	الف	4	الف	5	د
6	الف	7	ب	8	ج	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	ج	14	الف	15	د
16	الف	17	ج	18	ج	19	ب	20	الف
21	د	22	ب	23	الف	24	الف	25	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟ 091002147

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔

2۔ کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے؟ 091002148

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود ہے ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں میں مذکورہ تینوں عقائد پر بعد ازاں اضافہ ہوا۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔

3۔ مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟ 091002149

جواب: وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی ہو اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی ہو تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے جیسے یہودی اور عیسائی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟ 091002150

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

5۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟ 091002151

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا۔ آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنہیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی۔

6۔ قرآن مجید میں کن صحیفوں کا ذکر ملتا ہے؟ 091002152

جواب: قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

7۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف تحریر کریں۔ 091002153

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیدا ہونے والے انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدِ انبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

8۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟ 091002194

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزاد کروایا۔

9۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا مختصر تعارف لکھیے۔ 091002195

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

10۔ قرآن مجید کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 091002196

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا دارومدار قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ہے کیوں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب نجات کا دارومدار حضور خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اور شریعت پر عمل کرنا ہے۔

11۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ 091002197

جواب: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، ہدایت اور نجات میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

12۔ انسان کی کامیابی کس بات میں ہے؟ 091002198

جواب: انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

13۔ چار الہامی کتابوں کے نام مع انبیائے کرام علیہم السلام تحریر کریں۔ 091002199

جواب: (1) تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ (2) زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
(3) انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ (4) قرآن مجید: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر سوم تفصیلی جواب دیں۔

1۔ کتب سماویہ (آسمانی کتابیں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔ 091002200

جواب: آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا ایمانی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے سچے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

کتب سماویہ (آسمانی کتابیں)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝ (سورۃ الاعلیٰ 87: 18-19)

ترجمہ: بیشک یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔

اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیدا ہونے والے انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدِ انبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

مشہور آسمانی کتب

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ ان میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

☆ تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ☆ زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
☆ انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ☆ قرآن مجید: حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔

ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

قرآن مجید نے پچھلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآن مجید کے احکام و قوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔

جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں۔

تورات

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی دلائی۔

زبور

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا۔ آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنہیں نبوت اور حکومت ایک وقت عطا کی گئی۔

انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

قرآن مجید

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ہے۔ کیوں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

آسمانی کتابوں میں مشترک باتیں

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود ہیں۔ عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے ذکر کردہ چیزیں عقائد پر بہت زور دیا۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے اپنی ان کتابوں میں تحریف کی اور ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ البتہ ان کے طریقے کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود ہے۔ جزا و سزا، تمام اخلاقی اقدار اور اخلاقی حسنات کی تعلیم بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھی۔

آسمانی کتب میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا اور سزا وغیرہ مشترک ہیں۔ البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

تمام آسمانی کتابوں کو ماننا

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے۔ اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور رہنمائی کے لیے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اس میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآن مجید پر عمل کرے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کریں، اس کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

حاصل کلام

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے باقی دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے اسلام ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے احسان کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

(5) عقیدۂ آخرت

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے: 091002161

(الف) عالم برزخ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) قبر

(2) عقیدۂ توحید، رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے: 091002162

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

(3) نشر کا معنی ہے: 091002163

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

(4) حشر کے دن کافر بل کر آئیں گے: 091002164

(الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(5) اب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قبر اطہر سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف ہوں گے 091002165

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اضافی معروضی سوالات

(6) ایک کامل اور جامع دین جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے: 091002166
(الف) یہودیت (ب) مسیحیت (ج) اسلام (د) بدھ مت

(7) اس جہان کے کھیل تماشوں کو حقیقی معنوں میں موت اور بربادی کہا گیا ہے: 091002167
(الف) آخرت (ب) قیامت (ج) عالم برزخ (د) حشر و نشر

(8) قرآن مجید کا تقریباً نصف آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے: 091002168
(الف) نصف (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) مکمل

(9) عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے: 091002169
(الف) دنیاوی محنت (ب) عبادت (ج) جنت (د) جہنم

(10) موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی وقفے کو کہتے ہیں: 091002170
(الف) حشر و نشر (ب) مقام محمود (ج) عالم برزخ (د) میزان

(11) اس کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں: 091002171
(الف) برزخ (ب) میزان (ج) حوض (د) حشر و نشر

(12) "جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے" 091002172
(الف) برزخ (ب) حشر و نشر (ج) میزان (د) قبر

(13) اس کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا ہے: 091002173
(الف) آخرت (ب) برزخ (ج) قبر (د) حشر

(14) اس کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے: 091002174
(الف) قیامت (ب) حشر (ج) برزخ (د) میزان

(15) حشر میں لوگوں کے چہرے ہوں گے: 091002175
(الف) مراتب (ب) لباس (ج) میزان (د) اعمال

(16) اس کا معنی سفارش ہے: 091002176
(الف) حشر (ب) قبر (ج) برزخ (د) شفاعت

(17) شفاعت کی قسمیں ہیں: 091002177
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(18) شفاعت کبریٰ کی خصوصیت ہے: 091002178
(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت نوح علیہ السلام کی
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی

(19) شفاعت کبریٰ کا فائدہ ہوگا: 091002179
(الف) پوری انسانیت کو (ب) مسلمانوں کو (ج) اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو (د) جنت کو

(20) دوزخ اور جنت کی تخلیق ہوگی: 091002180
(الف) حشر و نشر میں (ب) شفاعت میں (ج) اعمال میں (د) برزخ میں

(21) جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا: 091002181
(الف) صبر (ب) برزخ (ج) محمود (د) کوثر

(22) ترازو کو کہتے ہیں: 091002182
(الف) میزان (ب) محمود (ج) کوثر (د) مقام

(23) اس سے مراد وہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں: 091002183
(الف) نماز (ب) اچھے اخلاق (ج) صدقہ (د) حج

(24) اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا ہوگا: 091002184
(الف) برزخ (ب) جنت (ج) جہنم (د) قیامت

(25) اعمال نامے کے ساتھ ادا کر دیا جائے گا: 091002185
(الف) موت کو (ب) زندگی کو (ج) گھسیٹ کر (د) نگہبان کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف
6	ج	7	الف	8	ب	9	الف	10	ج
11	الف	12	د	13	ج	14	ب	15	الف
16	د	17	الف	18	د	19	الف	20	ب
21	د	22	الف	23	ب	24	ج	25	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 متعدد بلی سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ مقام محمود سے کیا مراد ہے؟ 091002186

جواب: شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: کبریٰ شفاعت کبریٰ ہے۔ یہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کی انتظاری کی تکلیف ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مقام محمود شفاعت ہی ہے۔

(جامع ترمذی 3148)

091002187

2۔ حوضِ کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب: "کوثر" جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پئیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی بشارت دیا کرتے تھے۔

091002188

3۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلایا جائے گا، ابلتے ہوئے کھولتے پانی پلائے جائیں گے، ان کا کھانا زقوم ہوگا جو اتنا کڑوا اور بدبودار ہوگا۔ اس عذاب کے باوجود موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آ جائے لیکن وہ قیدیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہلِ جہنم! تمہیں موت نہیں آئے گی اور اب تمہیں کبھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

اضافی مختصر سوالات

091002189

4۔ جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: جنت ایسا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ (سورۃ حٰم السجدۃ 31:41)

ترجمہ: اور اس میں تمہارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو گے۔

091002190

5۔ میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں جو اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن میزان نصب کی جائے گی اس کا پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

091002191

6۔ عقیدہ آخرت پر ایمان کے تقاضے لکھیں۔

جواب: عقیدہ آخرت پر ایمان کے تقاضے یہ ہیں کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

091002192

7۔ عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو متقی محسن مومن اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ 4:2)

091002193

8۔ عقیدہ آخرت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا۔ ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

091002194

9۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا کیا موقف تھا؟

جواب: عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا موقف تھا کہ کیا زمین میں منتشر ہو جانے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرنے کے دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔

091002195

10۔ قرآن مجید میں آخرت کے بارے میں شبہات کا رد کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم 27:30)

091002196

11۔ انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا کیوں تقاضا کرتی ہے؟

جواب: انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا شرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

091002197

11۔ عالمِ برزخ سے کیا مراد ہے؟

جواب: موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب تک اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون 100)

091002198

12۔ عالمِ برزخ کے حوالے سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی: 2460)

091002199

13۔ حشر و نشر کی مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: اگر کوئی موت کے بعد زندہ کیا جائے تو حشر کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی قبر اطہر سے باہر تشریف لائیں گے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

عزاء کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے انبیائے کرام علیہم السلام سب سے اعلیٰ ترین ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دن انبیاء کے امام ہوں گے اس دن کا فرشتے آسمان میں ہوں گے اور حوض کوثر پر ہوں گے۔

14۔ شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟ 99002208

جواب: شفاعت کبریٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب و کتاب کی انتہا ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اس شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔

15۔ شفاعت صغریٰ سے کیا مراد ہے؟ 99002209

جواب: شفاعت صغریٰ سے مراد ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام و ملائکہ مقربین صالحین، قرآن مجید اور روزے بغیر اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

16۔ حوض کوثر کی صفات کے بارے میں حدیث بیان کیجیے۔ 99002210

جواب: حوض کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوثر" جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی تہوں میں بہتی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ اجلا، شہد سے زیادہ شیریں، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 6843)

17۔ میزان کے بارے میں آیت یا حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 99002211

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء: 47)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔" (سنن ابی داؤد: 4799)

18۔ جنت کے بارے میں حدیث قدسی کا ترجمہ لکھیے۔ 99002212

جواب: جنت کی طرف سے قدسی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

19۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا؟ حدیث کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ 99002213

جواب: اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی الگ کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو بیڑیوں میں جکڑا جائے گا۔ آگ میں جلایا جائے گا۔ پانی کے کنوئیں سے پلایا جائے گا۔ پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا بھی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی طرف مائل کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آ جاتی لیکن وہ لوگوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جہنمیو! تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اور اے جہنمیو! اب تمہیں کبھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ عقیدہ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 99002206

جواب: عقیدہ آخرت

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو متقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ: 4)

آخرت کی اہمیت

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اس عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا۔ ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا موقف تھا کہ کیا زمین میں بکھر جانے اور ہڈیوں کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۝

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم: 27)

انسانی عقل کا تقاضا

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملنا چاہیے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

آخرت کے مراحل

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون 100)

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی 2468)

حشر و نشر

حشر کا معنی موت کے بعد زندہ کر کے جمع کرنا ہے۔ حشر کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر یکے بعد دیگرے قبروں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے۔ اس دن کافر جہنم آتش میں ہوں گے اور جہنم کے اہل ہوں گے۔

مقام محمود اور شفاعت کبریٰ

شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا مقصد پوری انسانیت کو ہوگا کیونکہ حساب کے انتظار کی تکلیف ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اس شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مقام محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی 3148)

شفاعت عظمیٰ

دوسری شفاعت عظمیٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام و علماء، شہداء، صالحین، قرآن، حج اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

حوض کوثر

"کوثر" جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نسل اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوستوں کو حوض کوثر سے سیراب ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ حوض کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی تہوں میں بہتی ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد 8843)

میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء 47)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔" (سنن ابی داؤد 4799)

جنت اور جہنم

حساب کے بعد جنت اور جہنم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہر و جبار ہونے کا مظہر ہے۔

جنت کی خوبصورتی

جنت ایسا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ (سورۃ فصلت 31) ترجمہ: اور اس میں تمہارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو گے۔

یہ جنت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری 3244)

برے انسانوں کا آخرت میں ٹھکانہ

اللہ تعالیٰ کے برے انسانوں کا آخرت میں ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلایا جائے گا، ابلتے پانی کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آ جاتی لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جہنم تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جنتیو! اب تمہیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری 6548)

حاصل کلام

جو شخص عقیدہ آخرت پر پختہ یقین رکھتا ہے وہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کو اپنا شعار رکھتا ہے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لے کر آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اکثر مقامات پر یتیموں، بیواؤں، ناداروں، غریبوں، مساکین کی حمایت اور پرورش پر جنت میں اپنی ہمسائیگی کا اعلان کیا ہے۔

(ب) عبادات

(1) نماز

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مسجد مبارک میں نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے؟ 091002207
(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا ستون (د) جنت کا ستون

(2) پانچ نمازیں گناہوں کو ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی: 091002208
(الف) میل کو (ب) رنگ کو (ج) کپڑے کو (د) لکڑی کو

(3) باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے: 091002209
(الف) تیس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(4) عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے: 091002210
(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر
(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(5) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے: 091002211
(الف) صلح کی (ب) محبت کی (ج) نظم و ضبط کی (د) کفایت شعاری کی

اضافی معروضی سوالات

(6) نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے: 091002212
(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا ستون (د) جنت کا ستون

(7) دین کا ستون ہے: 091002213
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

(8) نماز کنجی ہے: 091002214
(الف) مسجد کی (ب) جنت کی (ج) بیت اللہ کی (د) آخرت کی

(9) مومن کی معراج ہے: 091002215
(الف) زکوٰۃ (ب) نماز (ج) نیت (د) عبادت

(10) نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے: 091002216
(الف) لوگوں کی (ب) مسلمان کی (ج) کافر کی (د) مومن کی

(11) پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے: 091002217
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) جہاد

(12) مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے: 091002218
(الف) عبادت (ب) نماز (ج) تسبیح (د) صدیث

(13) انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے: 091002219
(الف) نماز (ب) رواداری (ج) طہارت (د) زکوٰۃ

(14) مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے: 091002220
(الف) جہاد (ب) نماز (ج) زکوٰۃ (د) طہارت

(15) باشعور ہونا شرط ہے: 091002221
(الف) نماز کے لیے (ب) جہاد کے لیے (ج) زکوٰۃ کے لیے (د) روزہ کے لیے

(16) اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے: 091002222
(الف) نفلی نماز (ب) فرض نماز (ج) باجماعت نماز (د) مسجد میں نماز

(17) اللہ تعالیٰ کا گھر ہے: 091002223
(الف) مسجد (ب) مدرسہ (ج) گھر (د) سکول

(18) اگر اسے چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے: 091002224
(الف) سکول (ب) مدرسہ (ج) خلیفہ (د) نظم و ضبط

(19) بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے: 091002225
(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) جہاد (د) عبادت

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	الف	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	ب	10	د	11	الف	12	ب
13	الف	14	ب	15	الف	16	ج	17	الف	18	ج
19	الف										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

ا۔ وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091002226

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

2۔ نماز کی کوئی ایک شرط تحریر کریں۔ 0000002223

جواب: نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔

جو نماز کے لیے وقت مقرر شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو اعضاء وضو سے غلاظت صاف کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ پاک صاف ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔

3۔ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو فوائد تحریر کریں۔ 0000002224

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے والوں اور دوسرے نمازیوں سے واقفیت کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر رہتا ہے اور خوشی و غمی میں شریک ہو کر ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے۔ اس طرح آپس میں محبت پیدا ہونے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سی مثال دی ہے؟ 0000002229

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 1466)

5۔ نماز کی اہمیت و فضیلت مختصراً بیان کریں۔ 0000002230

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز اللہ کی بھرپور ادائیگی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

6۔ فرض نماز کی چار شرائط لکھیں۔ 0000002231

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

7۔ باجماعت نماز کی کیا فضیلت ہے؟ 0000002232

جواب: باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) گنا بہتر ہے۔ (صحیح بخاری 645)

8۔ نماز عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت لکھیں۔ 0000002233

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر باجماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم 1465)

9۔ اذان نماز کی ترتیب میں کس بات کا درس دیتی ہے؟ 0000002234

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور سلام ترتیب

کے ساتھ لازم ہیں۔ اذان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

10۔ باجماعت مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا ارشاد نبوی ﷺ ہے؟ 0000002235

جواب: حدیث مبارکہ میں ہے کہ اگر تم مسلمانوں کی طرح باجماعت مسجد میں نماز کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم 654)

11۔ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے روحانی اور جسمانی فوائد لکھیں۔ 0000002236

جواب: فجر کی نماز کے لیے صبح کو وقت مقررہ پر اٹھنا، پھر قضا کرتے ہوئے مسجد جانا، باوضو ہونا، وضو کا پانی ٹھنڈا ہوتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

12۔ نماز کے چار فوائد لکھیں۔

جواب: نماز اہم روحانی، جسمانی، معاشرتی اور روحانی اچھے اثرات پیدا کرتی ہے۔ اللہ کی خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

مثلی تفصیلی سوال

سوال نمبر دو تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نماز کی جامع تعریف تحریر کریں۔ 0000002239

جواب: نماز

اسلام اپنے پیروکاروں کی پوری زندگی کو دنیاوی مفاد کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادت کا ایک نظام مقرر کرتا ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر مشتمل ہے۔ نماز کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء 4:103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت

نماز دین کی بنیاد کا اہم ترین حصہ ہے اس لیے ہر امت پر فرض رہی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کو معبود تسلیم کرنے کے بعد اس کے سب سے اہم حکم نماز سے متعلق ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے سے انکار کے برابر ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز اللہ کی بھرپور ادائیگی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ (سلف)

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء 4:103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقرر پر فرض ہے۔

نماز ادا کرو اللہ سب امت کی نماز کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی جگہ کو صاف کرنا پسند کرتا ہے۔

طہارت و پاکیزگی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ارشاد ہے

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف شفاف ہو اور تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا تم خیال کرتے ہو اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی نہیں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 1152)

نماز کے لیے وضو کی شرط

نماز کے لیے طہارت شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو اپنے اعضاء کو صاف کرتا ہے تاکہ جسم پاک ہو جائے اور وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہو سکے۔ وضو کے فوائد میں جسمانی طہارت و پاکیزگی شامل ہے۔

نظم و ضبط اور نماز کی ترتیب

جب انسان نماز کا آغاز کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، رکوع، سجدہ اور تشہد وغیرہ کے ساتھ نماز کی ترتیب کے ساتھ نماز کی پابندی اس کی زندگی میں نظم و ضبط کا اضافہ کرتی ہے۔

باجماعت نماز

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت اہمیت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری 645)

قیام اللیل کا ثواب

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر باجماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو پوری آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ صحیح مسلم 1491

مسجد میں نماز کی اہمیت

مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس لیے گھر سے بہت نمازی کو تعلیم ہوتی ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اگر تم دو حصوں کی طرح باجماعت مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تو نماز باجماعت کے لیے باجماعت مسجد میں نہ آنے والے کے لیے فرمایا کہ اگر عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں حکم دیتا کہ جماعت کے لیے مسجد میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (صحیح بخاری)

نماز کے فوائد و ثمرات

زندگی کا احساس

اللہ تعالیٰ کے سامنے پانچ مرتبہ حاضری دینے کے بعد زندگی کا احساس تازہ رکھتی ہے اور اس کی پوری زندگی تشکیل اسلامی

کامل ہو جاتی ہے۔

سماجی اور معاشرتی تعلق

گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کی ادائیگی کرتے ہوئے دوسرے نمازیوں سے سماجی تعلق مضبوطی رکھتا ہے۔

قرب الٰہی کا احساس

دن میں پانچ مرتبہ قرب الٰہی کا احساس ایک مسلمان کو اللہ کے قریب رکھتا ہے اور اللہ کی قربت کا احساس دیتا ہے۔

مسجد جانا اور وضو کا اہتمام

فجر کی نماز کے لیے صبح کی روشنی نکلنے سے پہلے مسجد جانا اور وضو کا اہتمام کرنا ایک مسلمان کو سماجی اور روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

گھر اور مسجد میں نماز میں فرق

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان گھر اور مسجد میں نماز میں فرق کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور روحانی تعلق کا احساس کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو سماجی سرگرمیاں ملتی ہیں۔

مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی

نماز باجماعت اور انفرادی نماز میں فرق ہے۔ باجماعت نماز میں مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔

انفرادی نماز	نماز صرف اپنے اور اللہ کے درمیان ہوتی ہے
نماز اللہ تعالیٰ کی بندگی	خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتی ہے
نماز کی قسمیں	نماز پنجگانہ اور نفلی نماز ہے اور نماز کی قسمیں ہیں

پانچوں نماز کی ترتیب

نمازیں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر پانچوں نماز کی ترتیب ہوتی ہے اور وہ کسی نماز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

نماز کے لیے درج ذیل فوائد حاصل ہیں

☆ جسم کا پاک ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ وضو (جسم) کا ہونا

☆ نماز کا وقت ہونا ☆ قبلہ رخ ہونا ☆ نیت کرنا

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں تاکہ ہم نماز کے روحانی، سماجی اور معاشرتی فوائد سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد ہو سکے۔

(2) روزہ

YouTube
Online Lecture
ایمانیات وعبادات
☆ روزہ اور فوائد وثمرات

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے: 09002239
(الف) تقویٰ کا حصول (ب) دوسروں سے ہمدردی
(ج) صدقات وخیرات کی کثرت (د) غربا و مساکین کی امداد

(2) درج ذیل میں سے روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں: 09002240
(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (ب) جس میں سحری نہ کی جائے
(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(3) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں: 09002241
(الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) صبر وتحمل کے (د) کفایت شعاری کے

(4) مقررہ وقت پر سحری و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے: 09002242
(الف) سیری کی (ب) سخاوت کی (ج) تحمل وبردباری (د) سلامتی کی

(5) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے: 09002243
(الف) بھوک پیاس کا (ب) ذاتی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزت نفس کا

اضافی معروضی سوالات

(6) روزے کو فیاضی کی اہمیت حاصل ہے: 09002244
(الف) زندگی میں (ب) ارکان اسلام میں (ج) عقائد میں (د) قرآن مجید میں

(7) قرآن وحدیث میں لفظ صوم (صیام) استعمال ہوا ہے: 09002245
(الف) نماز کے لیے (ب) زکوٰۃ کے لیے (ج) روزے کے لیے (د) حج کے لیے

(8) لغوی معنی رک جانے اور بچ جانے کے ہیں: 09002246
(الف) صوم (ب) صلوٰۃ (ج) زکوٰۃ (د) جہاد

(9) 2 ہجری میں فرض ہوا: 09002247
(الف) حج (ب) جہاد (ج) روزہ (د) قربانی

(10) سفر اور مرض کے علاوہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے: 09002248
(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) حج (د) روزہ

(11) اللہ تعالیٰ نے روزے کو بڑی نعمتوں سے بہتر قرار دیا ہے: 09002249
(الف) لیلۃ القدر کو (ب) رجب کو (ج) محرم کو (د) شعبان کو

(12) کس کو رمضان المبارک میں عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ 09002250
(الف) شب برات کو (ب) شب قدر کو (ج) شب معراج کو (د) تراویح کو

(13) آخری عشرے میں طاق راتیں معتکف اختیار کرتے ہیں: 09002251
(الف) محرم الحرام کے (ب) ربیع الاول کے (ج) رمضان المبارک کے (د) شعبان کے

(14) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی کمر بستہ ہو جاتے تھے: 09002252
(الف) عبادت میں (ب) ثواب میں (ج) اعتکاف میں (د) افطاری میں

(15) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے: 09002253
(الف) دس دنوں کا (ب) پانچ دنوں کا (ج) تین دنوں کا (د) تیس دنوں کا

(16) انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے: 09002254
(الف) نماز پڑھنے سے (ب) روزہ رکھنے سے (ج) زکوٰۃ ادا کرنے سے (د) حج کرنے سے

(17) مقررہ وقت پر سحری اور افطاری انسان کو دیتی ہے: 09002255
(الف) تندرستی کا (ب) رواداری کا (ج) تحمل وبردباری کا (د) صبر وشکر کا

(18) غربا و مساکین اور بھوکے شرمندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں: 09002256
(الف) زکوٰۃ وصدقات سے (ب) نماز باجماعت سے (ج) حج کرنے سے (د) جہاد کرنے سے

(19) مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، اجتماعی و روحانی طہارت اور ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں: 09002257
(الف) نماز سے (ب) زکوٰۃ سے (ج) حج سے (د) روزے سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	الف	6	ب
7	ج	8	الف	9	ج	10	د	11	الف	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	ب	17	ج	18	الف
19	د										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 10 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ صوم کا لغوی و اصطلاحی مفہوم تحریر کریں۔ 091002258

جواب: روزے کے لیے قرآن و حدیث میں لفظ "صوم" یا "صیام" استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا باز آ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے اسے "صوم" یا "روزہ" کہا جاتا ہے۔

2۔ رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔ 091002259

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 2549)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح ابن حبان: 1769)

3۔ روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ 091002260

جواب: 1۔ روزے سے مسلمانوں میں ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

2۔ روزے کی وجہ سے تحمل اور تحمل کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

3۔ روزے کے نفسیاتی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ 091002261

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا سکون آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

4۔ روزہ انسان کو پابندیٔ وقت اور نظم و ضبط کا کس طرح عادی بناتا ہے؟ 091002262

جواب: مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا عادی بناتی ہے۔

5۔ رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟ 091002263

جواب: روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں جس سے غریب، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

6۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002264

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (پرہیزگاری سے) بچ سکو۔

7۔ روزہ کن پر فرض ہے؟ 091002265

جواب: سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد و عورت پر فرض ہے۔

8۔ سحر اور افطار کے اوقات کیا ہیں؟ 091002266

جواب: طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔

9۔ روزہ افطار کروانے کا کیا اجر ہے؟ 091002267

جواب: کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی خوشخبری دی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کو روزہ افطار کروایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 807)

10۔ لیلۃ القدر کی اہمیت مختصر لکھیے۔ 091002268

جواب: نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

11۔ رمضان المبارک میں مسلمان کیسے عبادت کرتے ہیں؟ 091002269

جواب: رمضان المبارک میں مسلمان حلاوتِ کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا قرآن مجید کی حلاوت باوقار اور خشوع و خضوع کی فضا میں سنتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔

12۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا رمضان المبارک میں کیا معمول ہوتا تھا؟ 091002270

جواب: رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمربستہ ہو جاتے تھے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ازواج مطہرات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1903)

13۔ روزے کے طبی اور روحانی فوائد لکھیے۔ 091002271

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا سکون آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

14۔ ہمیں رمضان المبارک کیسے گزارنا چاہیے؟ 091002272

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے بیمار اور غریب افراد کی مدد کر سکیں اور دعا بھی ہیں افطار کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ روزے پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 2019/2020 (273)

جواب روزے کا لغوی معنی

عربی میں روزے کے لیے "صوم" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ہے "کسی فعل سے رک جانا، باز رہنا، پرہیز کرنا۔" صوم کی جمع صیام آتی ہے۔

اصطلاحی معنی

ایسی فرض یا نفلی عبادت جس میں ہر بالغ، عاقل، صحت مند اور تمام مسلمان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے رک کر روزہ رکھتا ہے۔

روزے کا مفہوم

روزے کے لیے قرآن و حدیث میں لفظ "صوم" یا "صیام" استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا باز آ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے رک جاتا ہے، اسے "صوم" یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت

ارکان اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور قرآن حکیم کے مطابق یہ پہلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ روزہ دو ہجری میں فرض ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرہ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (گناہوں سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے دو اہم مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

"جو شخص جھوٹ اور برے کام پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

(صحیح بخاری: 2102)

سحری و افطاری کے اوقات

طلوع فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔ خود سحری و افطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔

سحری کرنے کی فضیلت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 1923)

افطار کروانے کی فضیلت

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کو روزہ افطار کروایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 807)

رمضان المبارک میں فیوض و برکات

نزول قرآن مجید چونکہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان عبادت کا موسم بہار کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینہ قرآن مجید کی تلاوت، باجماعت قاری اور حفاظ کرام کی امامت میں سنتے ہیں۔

اعتکاف کی سنت

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمربستہ ہو جاتے تھے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ازواج مطہرات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1903)

روزے کے فوائد و ثمرات

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جانے والے روزوں کے فوائد و ثمرات یہ ہیں۔

بیماریوں سے تحفظ

روزہ رکھنے سے جہاں ایمان، قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینہ آرام ملتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

غربا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل

روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

جماعت و ایثار کی صفات

کم سے کم کھانا، پیاس اور بھوک کی عادت انسان میں جماعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔

نظم و ضبط کی پابندی

مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

جسمانی و روحانی طہارت اور ہمدردی

روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ

روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

تقویٰ اور تقویٰ کی غذا

روزے کی وجہ سے تقویٰ اور تقویٰ کی غذا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

ہر سال ایک مہینہ تک اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق کا مہینہ گزار کر مخلص کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے جس سے شیطان کی ہر ترغیب کا آسانی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

باہمی محبت کے فروغ کا سبب

ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک عبادت میں مصروف رہنا باہمی محبت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

روزے کے مقاصد اور اثرات

روزے کے چند اہم مقاصد اور اثرات درج ذیل ہیں۔

1۔ رضائے الٰہی کا ذریعہ

روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہے کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ روزے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا راز مضمر ہے۔

2۔ تقویٰ

روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اور دل کی پرہیزگاری ہے۔ تقویٰ اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دل گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اور انسان نیکی کے حصول کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ روزے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور انسان پرہیزگار بن جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) "تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

(سورۃ البقرہ)

انسان تمام برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جرائم سے نفرت کرتا ہے اور حلال چیزوں کو اپناتا ہے۔ یہ انسان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت ہے اور اسی کی وجہ سے انسان میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔

3۔ خود احتسابی

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی خواہشات پر قابو پانے کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ (آپ ﷺ) روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو نفس کو کنٹرول کرتا ہے اور تمام خواہشات پورے ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان روزے کی وجہ سے برائیوں کے دلدل سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ نفس انسان کا خادم ہے کہ اگر اس کی ایک بات تو خواہش پوری کر دی جائے تو پھر دوسری کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ نفس کو مکمل طور پر قابو میں رکھا جائے۔

4۔ جذبہ ہمدردی

جب انسان روزے کی حالت میں بھوکا رہتا ہے تو اسے غریبوں کی بھوک مٹانے اور ان کی مدد کا احساس ہوتا ہے اور اس کے اندر جذبہ

ہمدردی پیدا ہوتا ہے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک کو غم خواری کا مہینہ قرار دیا ہے۔ (آپ ﷺ)

5۔ قناعت پسندی

روزے کے باعث انسان قناعت پسند ہو جاتا ہے۔ وہ کم کھانے پر اکتفا کرتا ہے اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے اور اپنے حصہ میں سے دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے اور اس طرح اس میں ایثار کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان روزے کی وجہ سے قناعت اور ایثار کا نمونہ بن جاتا ہے۔

6۔ قبولیت دعا

روزے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور دعا کی جاتی ہے اور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے کیونکہ روزہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنا دیتا ہے۔ انسان برائیوں سے بچتا ہے اور مجرب بندوں میں شامل ہو جاتا ہے اور مجرب بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

7۔ گناہوں کی بخشش

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: "روزہ ڈھال ہے" (یعنی بخشش گناہوں اور برائیوں کے لیے ڈھال ہے) خلوص دل سے روزہ رکھنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ روزے انسان کی بخشش کا اہم ذریعہ بنتے ہیں۔ روزہ انسان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، فریب، بدکاری اور بدکاری سے بچاتا ہے۔

8۔ سادہ زندگی

روزہ ایک عبادت ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی تمام تعیشات (عیش) کو چھوڑ دیتا ہے اور بالکل سادہ زندگی گزارتا ہے۔ اس طرح انسان کو اپنے غریب بھائیوں کی سادہ زندگی کا احساس ہوتا ہے اور وہ بھی سادہ زندگی میں آتا ہے۔

9۔ خوف خدا

رمضان کے مہینے میں باقی مہینوں کی نسبت انسان زیادہ تقویٰ حاصل کرتا ہے اور یہی چیز انسان میں خوف خدا پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

10۔ وقت کی پابندی

روزے انسان میں وقت کی پابندی کا احساس بھی پیدا کرتے ہیں۔ انسان اپنے وقت پر سحری کرتا ہے اور وقت پر افطاری کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی زندگی میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

11۔ تعلیم خواہش

روزہ محبت کی بیماریوں کا علاج ہے۔ کھانے کی کثرت کی وجہ سے انسان کا نظام الہضم خراب ہو جاتا ہے اور روزے کی وجہ سے اس کی خوراک میں کمی آتی ہے۔ جس کی وجہ سے نظام الہضم کی بیماری کا علاج ہو جاتا ہے۔ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے معدہ سے فارغ ہو جاتے ہیں اور انسان جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) "روزہ رکھو تندرست رہو گے۔"

(طبرانی)

12۔ جسم کی زکوٰۃ

جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ یہ اس کا سارا زائد جسم کے خارج ہونے

ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔" (ابن ماجہ)

13۔ مشقت کی عادت

انسان روزہ رکھ کر دن بھر بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور اپنے روزمرہ کے تمام معاملات سرانجام دیتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر مشقت اور محنت کی عادت پروان چڑھتی ہے۔

14۔ روحانی مضبوطی

روزے سے انسان روحانی طور پر مضبوط ہو جاتا ہے۔ قابو نفس اور تقویٰ کی وجہ سے انسان گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ شیطانی حملے اور وسوسے کمزور پڑتے ہیں اور روحانی طور پر مضبوط ہو کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

15۔ قیامت

مخلص نیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے ہوئے روزے قیامت کے دن انسان کی شفاعت کریں گے اور اسے دوزخ کے عذاب سے بچا کر جنت کی دائمی نعمتوں میں لے جائیں گے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی اس خیر کی سرگرمیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی مغفرت کروا سکیں اور جہنم سے نجات حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

(3) زکوٰۃ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) دینِ اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے: 091002274
(الف) اختیاری نیکی کی (ب) نفلی صدقے کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی

(2) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟ 091002275
(الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے (ب) غلط طریق کار کرنے والوں سے
(ج) حج کا انکار کرنے والوں سے (د) نماز کا انکار کرنے والوں سے

(3) صدقہ نوعی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے: 091002276
(الف) زکوٰۃ نہ دینے سے (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے
(ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے

(4) دشمنی پیدا کرتی ہے: 091002277
(الف) عشر (ب) صدقہ (ج) غصہ (د) بخل

(5) زکوٰۃ کا اعلان سرکاری ہونے سے ظاہر ہو جاتا ہے: 091002278
(الف) تجارت کا (ب) صحت کا (ج) کمائی کا (د) عادت کا

اضافی معروضی سوالات

(6) لغوی معنی پاک ہونا ہے: 091002279
(الف) زکوٰۃ (ب) صلوٰۃ (ج) جہاد (د) حج

(7) پیدا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے: 091002280
(الف) صدقہ (ب) نفلہ (ج) زکوٰۃ (د) صلوٰۃ

(8) زکوٰۃ کی حیثیت محض صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک: 091002281
(الف) فرض (ب) قرض (ج) حصہ (د) مباح

(9) اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے: 091002282
(الف) ایک چیز پر (ب) دو چیزوں پر (ج) چار چیزوں پر (د) پانچ چیزوں پر

(10) ان کے دورِ مبارک میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا: 091002283
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) جب لوگ زکوٰۃ ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے: 091002284
(الف) صلوٰۃ (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

(12) اس کا لغوی معنی "دسواں حصہ" ہے: 091002285
(الف) عشر (ب) زکوٰۃ (ج) نفلہ (د) نصیب

(13) جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے: 091002286
(الف) 5 فی صد (ب) 4 فی صد (ج) 8 فی صد (د) 10 فی صد

(14) جس زمین کو مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے: 091002287
(الف) 3 فی صد (ب) 5 فی صد (ج) 7 فی صد (د) 8 فی صد

(15) فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے: 091002288
(الف) زکوٰۃ سے (ب) گھاگری سے (ج) نصیب سے (د) وراثت سے

(16) گھاگری رک جاتی ہے: 091002289
(الف) بخل سے (ب) زکوٰۃ سے (ج) سود سے (د) نصیب سے

(17) پاکستان کو ایک مضبوط فلاحی مملکت بنانے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے: 091002290
(الف) نظامِ صلوٰۃ کو (ب) نظامِ تعلیم کو (ج) نظامِ زکوٰۃ کو (د) نظامِ عدل کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	الف	3	الف	4	الف	5	ج
6	الف	7	ج	8	الف	9	د	10	الف
11	ج	12	الف	13	د	14	ب	15	الف
16	ب	17	ج						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 20 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔ 09100291

جواب: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان، آزاد ہو اور اس کے پاس ایسے مال کا مالک ہو جو قرض اور ضروریاتِ زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

عشر کا لغوی معنی "دسواں حصہ" ہے۔ فنی اصطلاح میں پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

2۔ زکوٰۃ و عشر میں فرق لکھیں۔ 09100292

جواب: عشر کی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمین کی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مال پر سال گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ ہر مرتبہ فصل پکنے پر ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

3۔ اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ و عشر کی اہمیت واضح کریں۔ 09100293

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے مال سے ملاوٹ کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ طہارت کا ذریعہ بنتا ہے اور روحانی سکون کا باعث ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرتی انصاف کا فروغ ملتا ہے جس سے معاشرے میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ زکوٰۃ کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 09100294

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔

5۔ نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔ 09100295

جواب: نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

6۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 09100296

جواب: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کو الگ کیا۔ اللہ کی قسم اگر انہوں نے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا تھا جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری: 1400)

7۔ زکوٰۃ کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔ 09100297

جواب: زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں رمضان سے پہلے فرض ہوئی۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔

8۔ عشر سے کیا مراد ہے؟ 09100298

جواب: عشر کا لغوی معنی "دسواں حصہ" ہے۔ فنی اصطلاح میں پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

9۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا کیا نقصان ہوتا ہے؟ حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ 09100299

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دیں گے تو آسمان سے بارش روک لی جائے گی اگر چوپائے نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔" (سنن ابن ماجہ: 4019)

10۔ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 09100300

جواب: اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں دل کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے طہارت حاصل ہوتی ہے اور روحانی سکون کا ذریعہ بنتی ہے اور اجتماعی معاشی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً غربت کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ معاشی ترقی ہوتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے دولت کی تقسیم بہتر انداز میں ہو جاتی ہے۔

11۔ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟ 09100301

جواب: پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام زکوٰۃ کو نافذ کرنا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

12۔ زکوٰۃ کے فوائد لکھیے۔ 09100302

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی اور ذہنی طور پر بھی پاک ہو جاتا ہے۔

13۔ سونے اور چاندی کا نصاب زکوٰۃ کیا ہے؟ 09002303

جواب: ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

14۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔ 09002304

جواب: جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینس اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

15۔ زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ 09002305

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد (خاتم النبیین ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری)

16۔ زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 09002306

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور: 56)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ زکوٰۃ کی تعریف تحریر کریں۔ 09002307

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں حسد، لالچ، بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

شرعی معنی

شرعاً اصطلاحی معنی "مال کا حصہ" ہے جو اسلام میں مالدار مسلمان پر اللہ کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۝ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

شرح نصاب

تجارت یا فروخت سے حاصل ہونے والے مال پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے اور اس زمین کو کنویں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیس (20) فی صد حصہ ہے۔

سرکاری ٹیکس، لیوی ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمین کی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مال پر سال گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر سیزن میں فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب

سونے اور چاندی کا نصاب

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینس اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی اور مال تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی حیثیت

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور معاشی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً غربت کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گھٹا کر لی جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں جمع نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے دولت کی تقسیم آہستہ آہستہ منصفانہ ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری شرط

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال اپنے مال کا مالک ہو، مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے پینے اور پہننے سے آزاد ہو۔

زکوٰۃ کے فوائد

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں حسد، لالچ وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی رو سے

زکوٰۃ کی حیثیت محض صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ ہجرت کے دوسرے سال پہلے فرض ہوئی۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ"

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور: 56)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خاتم النبیین ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری: 8)

نظام زکوٰۃ کا نفاذ

خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عہد حکومت میں نظام اسلامی کے ساتھ نظام زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا۔ اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری: 1400)

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔" (سنن ابن ماجہ: 4019)

حاصل کلام

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ معاشی نظم میں دولت کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ سماجی جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ دینے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

(4) حج اور قربانی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) عمرہ ادا کرنا ہے: 091002308
(الف) سنت (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل

(2) حج کا رکن اعظم ہے: 091002309
(الف) احرام باندھنا (ب) طواف زیارت (ج) وقوف عرفہ (د) قربانی کرنا

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرضیت حج ادا کیا: 091002310
(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(4) عید الاضحیٰ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے: 091002311
(الف) صدقہ (ب) قربانی (ج) عبادت (د) کھانا کھلانا

(5) آفاقی حاجی احرام باندھتے ہیں: 091002312
(الف) ظہر کی نماز کے بعد (ب) عصر کی نماز کے بعد (ج) مغرب کی نماز کے بعد (د) عشاء کی نماز کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے قربانی کی: 091002313
(الف) گائے کی (ب) اونٹ کی (ج) بکریوں کی (د) دنبوں کی

(7) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عمرے ادا کیے: 091002314
(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

(8) ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے: 091002315
(الف) عمرہ (ب) حج (ج) نماز (د) روزہ

(9) ایک وقت روحانی، مالی اور بدنی عبادت ہے: 091002316
(الف) زکوٰۃ (ب) جہاد (ج) حج (د) صلوٰۃ

(10) ایک جامع عبادت ہے: 091002317
(الف) حج (ب) نماز (ج) زکوٰۃ (د) روزہ

(11) واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے: 091002318
(الف) عمرہ (ب) حج (ج) صلوٰۃ (د) روزہ

(12) اس کی ادائیگی کے علاوہ کچھ نہیں ہے: 091002319

(الف) زکوٰۃ (ب) صدقہ (ج) حج مبرور (د) عمرہ

(13) حج کرنے والا احرام باندھے: 091002320

(الف) آفاقی (ب) قارن (ج) مفرد (د) گیارہ بارہ

(14) قربانی کے بعد مکہ مکرمہ سے حج کے لیے روانہ ہو جائے: 091002321

(الف) حج کرنے والا (ب) رمی (ج) طواف (د) قربانی کرنے والا

(15) حج کرنے والا میدان عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو: 091002322

(الف) طلوع آفتاب کے بعد (ب) چاشت کے بعد (ج) ظہر کے بعد (د) غروب آفتاب کے بعد

(16) حج کرنے والا جب طواف زیارت مکمل کر لے تو عمرہ مکمل کرنے کے بعد کرے: 091002323

(الف) قربانی (ب) عمرہ (ج) حج (د) طواف

(17) حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے: 091002324

(الف) حاجی (ب) غازی (ج) حج کرنے والا (د) مسافر

(18) جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ قریب نہ آئے: 091002325

(الف) عیدگاہ کے (ب) گھر کے (ج) مسجد کے (د) گوشت کے

(19) قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں: 091002326

(الف) گھر کی (ب) بھیڑ کی (ج) خاندان کی (د) ایک ہی

(20) ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں: 091002327

(الف) حج و قربانی (ب) صلوٰۃ و زکوٰۃ (ج) جہاد و قتال (د) صدقہ و خیرات

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ج	3	ج	4	الف	5	ب	الف
6	الف	7	ب	8	ب	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	الف	14	الف	15	د
16	الف	17	ج	18	الف	19	ج	20	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔ 091002328

جواب: 1۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔

2۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت شرط ہے۔

2۔ حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091002329

جواب: عادی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی ادا نہیں کرتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جس کا سیرت سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت بھی ہے جس سے ایمان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔ 091002330

جواب: حج ملت اسلامیہ کے اتحاد اور اخوت کا مظہر ہے۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، احرام یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر قربانی جھگڑے اور فساد سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ حج کے کوئی سے دو مناسک تحریر کریں۔ 091002331

جواب: حج کے مناسک میں احرام باندھنا، میقات سے گزرنا، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

5۔ حج اور عمرہ کے بارے میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔ 091002332

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری 1773)

6۔ قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا وعید فرمایا گیا ہے؟ 091002333

جواب: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ 3123)

7۔ حج کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیے۔ 091002334

جواب: حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورۃ آل عمران)

8۔ حج کی خصوصیت کی مختصر وضاحت کریں۔ 00002335

جواب: حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ ایک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کتنے حج اور عمرے ادا فرمائے تھے؟ 00002336

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔

(جامع ترمذی (931))

10۔ حج اور عمرہ کرنے والے کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 00002337

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ (2893))

11۔ تلبیہ ترجمہ لکھیے۔ 00002338

جواب: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت میری تیرا ہے تیرا ہی کوئی شریک نہیں۔

12۔ اجتماعی قربانی کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے۔ 00002339

جواب: اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کوئی تعداد مقرر نہیں ہوتی بلکہ دو یا تین لوگ بھی مل کر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

13۔ قربانی کا فلسفہ مختصر لکھیے۔ 00002340

جواب: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ضرورت ہوئی تو اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیں گے تاہم دین کو نہیں چھوڑیں گے۔

14۔ حج کرنے کے فوائد لکھیے۔ 00002341

جواب: انسان کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور مقامات میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے ایمان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

15۔ اہل خانہ کعبہ کی کیفیات تحریر کریں۔ 00002342

جواب: حالت احرام میں حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے اور صرف حج کا عظیم اجتماع ہی نہیں بلکہ اسے ترجیح

دیتے ہیں یعنی ترجیحی طور پر حج اور عمرہ ادائی کی ترجیح بھی انھیں حاصل ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے اپنے رب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ حج کرنا ہی نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور حضور رسول ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔ 00002343

جواب: حج اور قربانی

حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝ (سورۃ آل عمران (97))

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

جامع عبادت

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ ایک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، طواف، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔ (جامع ترمذی (931))

گناہوں کا کفارہ

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری (1773))

اللہ تعالیٰ کا مہمان

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ (2893))

حج کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا احرام باندھ کر فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہو جاتا ہے اور وہاں نماز پڑھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ اس حج کا ارادہ کرنے والے کو حج کے لیے آسان کر دے اور قبول فرمائے اور تلبیہ کہتے ہوئے بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا اس میں کوئی شریک نہیں۔

مناسک حج

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں ادا کرے اور نماز فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروب آفتاب کے بعد وہاں عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل چلنا افضل ہے۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے۔ منیٰ کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

رمی کا فریضہ

جب غروب آفتاب منیٰ پہنچ جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوائے یا کتروائے اور احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا۔ پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر "طواف زیارت" کرے۔ وقوف عرفات اور طواف زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے۔ وقوف عرفات حج کا رکن اعظم ہے۔ وقوف مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات بھی مناسک کی ادائیگی واجب ہے۔ آخر میں الوداعی طواف کرے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں آٹھ نماز کر کے مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

قربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے جانور کی قربانی کرنا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور ان کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ادا کرتا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اس لیے یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ 3123)

قربانی کی شرائط

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ کم از کم کی کوئی شرط نہ مقرر نہیں ہوتی۔ لوگ بھی اور گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرتا ہے کہ میں

اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

اتحاد و یگانگت کے مظاہر

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، احوال یہاں تک کہ زبان بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت

عازمین جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتے ہیں تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتے بلکہ حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتے ہیں اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتے ہیں۔

حاصل کلام

حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے۔ گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

باب سوم

سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ

عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ کے 10 سال (مدنی دور)

(1) فتح مکہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے: 091003001

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہوں پر حملہ (ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) طائف پر حملہ (د) قریش کے معاہدے معاہدات کا تحفظ

(2) فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا: 091003002

(الف) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے: 091003003

(الف) قصوا (ب) براق (ج) بغلہ (د) ذوالفقار

(4) قدرت و اختیار رکھنے کے باوجود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا شان دار مثال ہے: 091003004

(الف) انتقام لینی کی (ب) عفو درگزری (ج) حفاظت کی (د) ایثار و قربانی کی

(5) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی پیش کی: 091003005

(الف) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

اضافی معروضی سوالات

(6) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے: 091003006

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عفو درگزری (ج) حفاظت کی (د) ایثار و قربانی کی

(7) صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے مسلمانوں کے حلیف ہیں: 091003007

(الف) خزاعہ (ب) خزرج (ج) جرہم (د) اوس

(8) صلح حدیبیہ کے موقعے پر معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے: 091003008

(الف) جنگ (ب) بائیکاٹ (ج) رابطہ (د) پیغام رسانی

(9) مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ کے فتح میں جا پہنچے: 091003009

(الف) 6 ہجری میں (ب) 7 ہجری میں (ج) 8 ہجری میں (د) 10 ہجری میں

(10) ابوسفیان، عکرمہ بن ابی جہل اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا: 091003010

(الف) مہاجرین میں سے (ب) انصار میں سے (ج) بیعت میں سے (د) قریش مکہ میں سے

(11) کس موقع پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے؟ 091003011

(الف) فتح مکہ کے (ب) غزوہ بدر کے (ج) غزوہ احد کے (د) غزوہ تبوک کے

(12) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان پر آیت جاری تھی: 091003012

(الف) سورۃ الفتح کی (ب) سورۃ الفاتحہ کی (ج) سورۃ البقرہ کی (د) سورۃ الاخلاص کی

(13) نبی اکرم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو: 091003013

(الف) تمام اہل مکہ کو (ب) تمام اہل مدینہ کو (ج) قریش مکہ کو (د) بنو انصار کو

(14) خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا: 091003014

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(15) حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل: 091003015

(الف) مٹنے ہی والا ہے (ب) بدلنے والا ہے (ج) پلٹنے والا ہے (د) پھیلنے والا ہے

(16) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی: 91003016

(الف) چار رکعت (ب) دو رکعت (ج) آٹھ رکعت (د) چھ رکعت

(17) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی: 091003017

(الف) ہجرت کے موقع پر (ب) صلح حدیبیہ کے موقع پر

(ج) فتح مکہ کے موقع پر (د) حجۃ الوداع کے موقع پر

(18) خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی: 091003018

(الف) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(19) صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے: 091003019

(الف) غزوہ بدر کے نتیجے میں (ب) غزوہ احد کے نتیجے میں

(ج) فتح مکہ کے نتیجے میں (د) صلح حدیبیہ کے موقع پر

(20) حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا: 091003020

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	الف	3	الف	4	ب	5	د	6	ب
7	ب	8	الف	9	ج	10	د	11	الف	12	الف
13	الف	14	ج	15	الف	16	ب	17	ج	18	الف
19	ج	20	الف								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حج مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ 0910010021

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

2۔ حج مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سامنا کس سے ہوا؟ 0910010022

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر مجلسوں کو بھی سب خرابیوں سے پاک فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک کنواری بکری ہوئی تھی جس سے دودھ اترتا جاتا تھا۔ اس آیت کی عملی تفسیر ہے:

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ۔ (سورۃ بنی اسرائیل 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

3۔ فروغ اسلام کے حوالے سے حج مکہ کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔ 0910010023

جواب: حج مکہ کے نتیجے میں قریش کے تاجروں نے قبول اسلام میں پہل کی تھی کہ صرف ان دنوں میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حسن اسلام کو تقویت حاصل ہوئی۔ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔ دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی قیادت و صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ چودہ سو مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بت خانے تھے ان کو ختم کرنے کے لیے صحابہ کرام کو روانہ فرمایا۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ سفر حج کے دوران حج کے لیے کیا مدد ہے؟ 0910010024

جواب: اس سفر میں حج کے لیے صرف تقویٰ اختیار کرنا اور اللہ سے بھی محبت کرنے کا ارادہ ہے۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو کیا فرمان صلح کا پیغام بھیجا؟ 0910010025

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو بھی فرمان صلح کا پیغام بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں یا وہ کہہ دیں کہ

ہم سے دست بردار ہو جائیں یا صحابہ کرام کو ختم کرنے کا اعلان کریں۔

6۔ حج مکہ کے موقع پر کون صحابیات نے اسلام قبول کیا؟ 0910010026

جواب: قریش مکہ میں سے ابوجہل کی بیٹی، ولید کی بیٹی اور حکیم بن حزام کی بہن نے اسلام قبول کیا۔

7۔ حج مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے جذبات کیسے تھے؟ 0910010027

جواب: حج مکہ کے موقع پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ پر خوشی اور اللہ کے جذبات غالب تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے اور اونٹنی کی کمر کو اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔ حج کی ادائیگی کی۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی کس کے سپرد کی؟ 0910010028

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی اور پھر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی۔

9۔ حج مکہ کے نتیجے میں اسلام اور اہل اسلام کو کیا عظمت و شان حاصل ہوئی؟ 0910010029

جواب: حج مکہ کے نتیجے میں قریش کے تاجروں کی نے قبول اسلام میں پہل کی تھی کہ صرف ان دنوں میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حسن اسلام کو تقویت حاصل ہوئی۔ اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔ دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی قیادت و صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔

10۔ حج مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا؟ 0910010030

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بت خانے تھے ان کو ختم کرنے کے لیے صحابہ کرام کو روانہ فرمایا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 2۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حج مکہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔ 0910010031

جواب: 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں پہنچے اور لشکر مجتمع کر کے بعد اسلامی لشکر شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ) کا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔

حج مکہ کا پس منظر

قریش مکہ کی جانب سے صحابہ کی مخالفت و ایذا

اس غزوہ کا سبب یہ ہے کہ قریش مکہ کی جانب سے اس معاہدہ کی مخالفت و زیادتی تھی جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان میں ہوا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ 8 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر عرب قبائل میں سے بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے اور بنو بکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ کر کے قریش مکہ اس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے لیکن اٹھارہ (18) ماہ بعد بنو بکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور رات کے وقت میں بھی بنو خزاعہ پر قتل و مسلسل کی۔

ہوازن کا مسلمانوں سے مدد طلب کرنا

ہوازن نے مسلمانوں سے مدد مانگی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو بھی شرکت کا پیغام بھیجا کہ یا تو ہوازن کے مقابلوں کی مدد کریں یا مدینہ سے مدد آنے تک مکہ کا دفاع کریں۔

قریش مکہ کا اعلان جنگ

قریش مکہ نے جنگ کرنے کا قول کیا۔ قریش مکہ نے صلح کو جب توڑ دیا تو ابوسفیان نے اعلان کیا لیکن صلح کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد سردار قریش ہوتے ہوئے سب سے پہلے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جا کر معاہدہ کی تجدید کرو اس کا انجام بہت المناک ہو سکتا ہے۔

مذاکرات میں ناکامی

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر گفتگو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن بات نہ بنی۔

اسلامی لشکر کی روانگی

آٹھ ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان لشکر بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ کرمہ کے لئے روانہ ہو چکے۔ صرف المظفر ان کے ساتھ ہی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (بایاں حصہ) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (دایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا پرچم حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کعبہ مقدسہ کو حرمت عطا کرے گا اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ (سیرت ابن ہشام)

حضرت عباس

حضرت عباس کے بعد اسلامی لشکر شریک میں داخل ہو گیا۔

سب کے لیے امان کا اعلان

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس بڑے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہدایت جاری فرمائی کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر پناہ لے اس کو بھی محفوظ کیا جائے، جو اپنے اہل میں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں ان سب کے لیے امان ہے۔

فتح مکہ کے اہم واقعات

اسلامی لشکر حضرت عباس کے بعد مکہ کرمہ میں داخل ہو گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر قریش مکہ میں سے ابوسفیان، بدیل بن ورقاء اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

عفو و اغماض کے ساتھ آمد

فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ پر انتہائی عفو و اغماض کے جذبات غالب تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی اونٹنی

قصواء پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا سر انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا اور زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں۔

عام معافی کا اعلان

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اہل مکہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اس حسن سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔

عفو و درگزر کی شان بے مثال

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شان بے مثال ہے۔

خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو بھی سو سا ٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا (سورۃ بنی اسرائیل 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

بھاری تعداد میں قبول اسلام

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی۔ پھر اسود کو بوسہ دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

فتح مکہ کے نتائج

☆ فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی حتیٰ کہ صرف اس روز تقریباً دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

☆ دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا۔ اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔ دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پندرہ دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا۔

☆ مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بت خانے تھے ان کو ختم کرنے کے لیے لوگوں کو حکم دیتے رہے۔

(2) غزوۂ حنین

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 سے 5 تک درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) 091003032
وادی حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:
(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر (ج) پچاس کلومیٹر (د) پچاس کلومیٹر

(2) 091003033
وادی حنین میں آباد تھے:
(الف) بنو نضیر و بنو قینقاع (ب) اوس و خزرج و بنو قریظہ (ج) اوس و خزرج (د) ہوازن و بنو ثقیف

(3) 091003034
غزوۂ حنین میں لشکر کے دائیں بازو سے کمان کرنے والے تھے:
(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(4) 091003035
غزوۂ حنین کے دوران میں بی بی کریمہ ام المومنین ﷺ نے کفار کے پیچھے:
(الف) سخت خطرناک (ب) زخمی (ج) گرفتار (د) زندہ

(5) 091003036
غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:
(الف) فوج کثی کا (ب) غرور کا (ج) کثرت شماری کا (د) بردباری کا

اضافی معروضی سوالات

(6) 091003037
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور کہا "یہ جنگ خدا کی راہ"
(الف) مال غنیمت کا (ب) شہادت کا (ج) مدد کا (د) کہاں ہوا؟

(7) 091003038
غزوۂ حنین میں ان کے خلاف مسلمانوں کی ازحد ضرورت ہوگی جلدی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے:
(الف) ہوازن (ب) بنو قریظہ (ج) اوس (د) بنو نضیر

(8) 091003039
کس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے بی بی کریمہ ام المومنین ﷺ کو معجزات عطا فرمائے:
(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ حنین (ج) غزوۂ تبوک (د) غزوۂ احزاب

(9) 091003040
غزوۂ حنین میں انھوں نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا:
(الف) ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(10) 091003041
غزوۂ حنین میں مسلمان شہید ہوئے:
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(11) 091003042
اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا:
(الف) غزوۂ حنین (ب) غزوۂ تبوک (ج) غزوۂ احزاب (د) غزوۂ بدر

(12) 091003043
اس غزوے کی وجہ سے متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے:
(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ احزاب (ج) غزوۂ تبوک (د) غزوۂ حنین

(13) 091003044
وہ غزوات جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں، غزوۂ حنین ہے:
(الف) غزوۂ احد (ب) غزوۂ بدر (ج) غزوۂ تبوک (د) غزوۂ احزاب

(14) 091003045
اللہ پر توکل رکھتے ہوئے بہادری اپنانی چاہیے:
(الف) دفاع کی (ب) تجارت کی (ج) بیماری کی (د) رہنمائی کی

(15) 091003046
کثرت کے باوجود سامنا کر سکتا ہے:
(الف) سچ کا (ب) کامیابی کا (ج) محبت کا (د) سچائی کا

(16) 091003047
نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے:
(الف) انبیا کرام علیہم السلام سے (ب) والدین سے (ج) اللہ تعالیٰ سے (د) بہنوں سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	د	3	ب	4	الف	5	الف	6	د
7	الف	8	ب	9	الف	10	ج	11	الف	12	د
13	ب	14	ب	15	ج	16	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 10 تک ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غزوۂ حنین کے موقع پر بی بی کریمہ ام المومنین ﷺ نے کس طرح جرأت و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟

091003048

جواب: اس موقع پر بی بی کریمہ ام المومنین ﷺ نے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نیز ام المومنین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔ بی بی کریمہ ام المومنین ﷺ خچر سے اترے اور رجز خوانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کی طرف نکل پڑے:

"انا النبی لا کذب ..... انا ابن عبد المطلب"

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ..... میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری: 4315)

2۔ غزوۂ حنین کے کوئی سے دو نتائج تحریر کریں۔

091003049

جواب: (1) غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مال غنیمت عطا فرمایا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے اس جنگ سے دوبارہ کرکے مسلمانوں کو

کبھی بھی اپنی تعداد اور سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے بہادری اور استقامت کی روش اپنانی چاہیے۔

3۔ مشکل حالات میں وقت قومی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ غزوۂ حنین کی روشنی میں وضاحت کریں۔ 091003050

جواب: ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ کثرت مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے کفار کو واصل جہنم کیا؟ 091003051

جواب: غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا بیس (20) مشرکین کو قتل کیا، جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تیس سے زائد تھی۔

5۔ غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟ 091003052

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ انصار کو واپس آنے کے لیے پکاریں۔ چنانچہ انھوں نے بلند آواز سے پکارا اور کہا: "یہ ہے خیموں والا کہاں ہے؟"

6۔ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003053

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خچر سے اترے اور یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے۔

"انا النبی لا کذب ..... انا ابن عبد المطلب"

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ..... میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری: 4315)

7۔ قرآن مجید میں کن غزوات کا ذکر ہوا ہے؟ 091003054

جواب: غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی وہ غزوات ہیں جن کے ذکر قرآن مجید میں آئے ہیں۔

8۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت حاصل ہوا؟ 091003055

جواب: غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھ ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

9۔ غزوۂ حنین کا لشکر کتنا تھا؟ 091003056

جواب: مکہ مکرمہ سے چالیس (40) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں ہوازن اور ثقیف کے قبائل آباد تھے جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا کر اپنے ساتھ ملایا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ (18) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

10۔ غزوۂ حنین کی ابتدا میں مسلمانوں کے پاؤں کیوں اکھڑ گئے تھے؟ 091003057

جواب: دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں آ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے۔ جیسے ہی مسلمان میدان جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی اور مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے

سے بوکھلا گئے اور باقاعدہ طور پر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

11۔ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پرچم کا رنگ اور نام کس نے تقسیم کیا تھا؟ 091003058

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپ کی رکاب حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔

12۔ غزوۂ حنین کے چند معجزات کا ذکر کیجیے۔ 091003059

جواب: اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو متعدد معجزات عطا فرمائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے زمین کی مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹی بھرا خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی۔ دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مال غنیمت فوراً تقسیم کیوں نہ فرمایا؟ 091003060

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ وفد کے منتظر رہے۔ وفد کا انتظار فرمایا تھا کہ شاید ہوازن اسلام قبول کر لیں اور مال غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے۔ لیکن ایسا نہ ہوا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرما دیا۔

14۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003061

جواب: ترجمہ: "بیشک اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں مغرور کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) راہ فرار اختیار کر لی۔" (سورۃ التوبۃ: 25)

15۔ غزوۂ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ 091003062

جواب: اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ کثرت مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ غزوۂ حنین میں پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔ 091003063

جواب: غزوۂ حنین کا پس منظر

مکہ مکرمہ سے چالیس (40) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں ہوازن اور ثقیف کے قبائل آباد تھے جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا کر اپنے ساتھ ملایا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ (18) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

واقعات

دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں آ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے۔ جیسے ہی مسلمان میدان جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی اور مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور باقاعدہ طور پر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شجاعت و جرأت

اس موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے جس کی باگ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"انا النبی لا کذب ..... انا ابن عبد المطلب"

ترجمہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ..... میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" (سیرت ابن ہشام)

اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور یقین کامل

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

ثابت قدم رہنے کے لیے ترغیب دلانا

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو کہاں ہو" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا جو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

معجزات کا ظہور

اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو معجزات عطا فرمائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کنکریوں کی مٹھی بھر کر دشمن کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں پڑ گئی۔ دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

غزوہ حنین کے نتائج

غزوہ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوے میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

بے شمار مال غنیمت

غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھ ہزار قیدی تھے، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار

فرمایا تاکہ جو لوگ اسلام قبول کریں اور مال غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے لیکن جب ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرما دیا۔

حضرت مالک بن عوف کا اسلام میں داخل

غزوہ حنین کی وجہ سے حضرت مالک بن عوف اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام پر وہ آخر دم تک قائم رہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ (سورۃ التوبۃ: 25)

ترجمہ: "بیشک اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں (زعم میں مبتلا) کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) راہ فرار اختیار کی۔"

غزوہ حنین سے سبق

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت و مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

حاصل کلام

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے دعا کرنے کے بعد کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے بہتر طریقہ اختیار کرنی چاہیے کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کر سکتا ہے۔

(3) عام الوفود

سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ
☆ عام الوفود
وفود کی بارگاہِ رسالت میں حاضری
YouTube
Online Lecture

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 سے 5 تک جواب کا انتخاب کریں۔

(1) عام الوفود سے مراد ہے: 091003064
(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینہ

(2) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بطور خطیب کس صحابی کو پیش کیا؟ 091003065
(الف) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا: 091003066
(الف) مسجد نبوی ﷺ میں (ب) مسجد قبا میں
(ج) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر (د) سرائے میں

(4) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا: 091003067
(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن نمط (ج) عیاض بن ابی (د) ربیع

(5) وفد عبدالقیس کے سردار ربیع میں دو نمایاں خوبیاں تھیں: 091003068
(الف) علم اور وقار (ب) بہادری اور جنگی مہارت (ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

اضافی معروضی سوالات

(6) عام کا معنی ہے: 091003069
(الف) ماہ (ب) دن (ج) سال (د) گھنٹہ

(7) اس کا معنی گروہوں کی جماعت ہے: 091003070
(الف) وفد (ب) نفر (ج) حشد (د) جند

(8) وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے: 091003071
(الف) عام الحزن (ب) عام الفتح (ج) عام الفیل (د) عام الوفود

(9) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو ٹھہراتے تھے: 091003072
(الف) مسجد نبوی ﷺ میں (ب) مسجد قبا میں (ج) مسجد الفتح (د) مسجد الجمعہ

(10) ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا: 091003073
(الف) بنو عامر کا وفد (ب) بنو تمیم کا وفد (ج) بنو ہوازن کا وفد (د) بنو قیس کا وفد

(11) عمرے سے پہلے قبائل وفود کے وقت آرام فرما رہے تھے: 091003074
(الف) صحابہ رضی اللہ عنہم (ب) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ
(ج) مدینہ والے (د) مکہ والے

(12) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بے آرام کیا: 091003075
(الف) بنو تمیم والوں نے (ب) بنو قیس والوں نے (ج) بنو ہوازن والوں نے (د) بنو عامر والوں نے

(13) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے: 091003076
(الف) سورۃ الحجرات (ب) سورۃ الفجرات (ج) سورۃ الکہف (د) سورۃ یوسف

(14) یہاں تم پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو: 091003077
(الف) بزرگوں کو (ب) صحابہ رضی اللہ عنہم کو
(ج) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو (د) مدینہ والوں کو

(15) اپنے آبائی دین کو ترک کیا اور وفد میں اسلام قبول کر لیا: 091003078
(الف) بلال بن حمر (ب) اقرع بن حابس (ج) صیفی بن نطاف (د) اقرع بن الخطیب

(16) عرب کے علاقے میں نصاریٰ بنی تغلب میں آباد تھے: 091003079
(الف) یمن (ب) ہند (ج) تبوک (د) نجد

(17) وفد یمن کتنے افراد پر مشتمل تھا: 091003080
(الف) 40 (ب) 50 (ج) 60 (د) 70

(18) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو وفد یمن سے کرنے کا حکم دیا: 091003081
(الف) جہاد (ب) مباحثہ (ج) مباہلہ (د) ہجرت

(19) وفد یمن نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے: 091003082
(الف) فدیہ (ب) جزیہ (ج) صدقہ (د) نذرانہ

(20) وفد عبدالقیس کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب تھا: 091003083
(الف) اشج (ب) اسود (ج) اکبر (د) منذر

(21) فرصت والے مہینے ہیں: واقعہ وفود اور تحریر: 091001084
(الف) رجب (ب) شعبان (ج) رمضان (د) ربیع الاول

(22) بہت زیادہ مال حاصل ہو اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی 091003015

(الف) فتح کو (ب) وفد بنو تمیم (ج) اقرع بن حابس (د) اسیر بن حاتم

(23) ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے: 091003086

(الف) سلام کرنا چاہیے (ب) اجازت طلب کرنی چاہیے (ج) بات چیت کرنی چاہیے (د) گفتگو کرنی چاہیے

(24) جلد بازی نہیں کرنی چاہیے: 091003087

(الف) ملاقات میں (ب) واقعات میں (ج) مطالعات میں (د) جذبات میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	ج
7	الف	8	د	9	الف	10	د	11	ب	12	الف
13	ب	14	ج	15	ب	16	الف	17	ج	18	ج
19	ب	20	الف	21	الف	22	الف	23	ب	24	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 24 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کس طرح کا احترام کا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

091003084

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے ان وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرانا، ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام کرنا آپ خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

2۔ وفود کی آمد نے جزیرہ عرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ 091003089

جواب: 9 ہجری میں پورے عرب سے اسی کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تمام وفود کے ساتھ ایسے حسن سلوک اور شفقت سے پیش آئے کہ وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جن لوگوں کو قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی انھوں نے اپنے علاقے کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی کہ پورے کے پورے قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

3۔ وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کے وقت کھانے کے آداب میں سے کون سے آداب سکھائے؟ 091003091

جواب: وفد بنو تمیم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے سورۂ حجرات نازل فرمائی جس میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ نبی کی آواز میں کوئی نبی خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرے۔ نبی خاتم النبیین ﷺ کو اس طرح نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ 091003091

جواب: عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

5۔ وفد عبدالقیس کے سردار کا نام لکھیں۔ 091003092

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار کا اسم منذر بن عائذ اور لقب "اشج" تھا۔

6۔ وفد عبدالقیس کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سی دعا فرمائی؟ 091003093

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس والوں کی مغفرت فرما۔

7۔ وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟ 091003094

جواب: اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور عظمت و وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

8۔ دور نبوی ﷺ میں مدینہ طیبہ آنے والے وفود کے قیام و طعام کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 091003095

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دور رسالت میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

9۔ وفد بنو تمیم کی مدینہ طیبہ میں آمد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091003096

جواب: بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ظہر سے پہلے تشریف لائے اور پھر کے وقت آرام فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بے آرام کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی۔

10۔ مسلمانوں کی طرف سے وفد بنو تمیم کو جواب کس نے دیا تھا؟ 091003097

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا اور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔ انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خطیب اور شاعر دونوں بہت اعلیٰ ہیں۔

11۔ وفد نجران میں شامل افراد اور سرداروں کے بارے میں بیان کیجیے۔ 091003098

جواب: عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ کی تعداد بڑی تھی۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے پیروکار مسلمانوں میں تین افراد کو پہچانتے تھے۔

12۔ وفد نجران کا کیسے استقبال کیا گیا؟ 091003099

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا گیا اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

13۔ وفد نجران کی آمد کا کیا مقصد تھا؟ 091003100

جواب: یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کی خبریں سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرما دیا لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

14۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نجران کے وفد کے ساتھ مباہلے کے لیے کون کون سے گئے؟ 091003101

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے ساتھ مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

15۔ پادریوں نے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روشن چہرے دیکھ کر کیا کہا تھا؟ 091003102

جواب: پادریوں نے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یہ سمجھ لو کہ تم اور تمہارے نسلیں تک مٹ جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

16۔ اگر نجران کا وفد مباہلہ کر لیتا تو کیا نتیجہ نکلتا؟ 091003103

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انہیں بندر اور سور بنا دیا جاتا۔ ان کی وادی میں آگ بھڑکائی جاتی اور انہیں ملیا میٹ کر دیا جاتا۔ یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ کا کھات اتر جاتے۔

17۔ وفد عبدالقیس کا کیسے استقبال کیا گیا؟ 091003104

جواب: وفد عبدالقیس کی بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آنے سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آ رہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔ وفد عبدالقیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

18۔ وفد عبدالقیس کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ کیسی عقیدت تھی؟ 091003105

جواب: انہوں نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے چہرہ انور کی خوب صورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک اور پاؤں اقدس کو بوسہ دے کر محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس وفد کے سرداروں نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور علم و وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

19۔ مسافر کی آداب کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات سے کیا دریافت ہوتا ہے؟ 091003106

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ کسی دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت

طلب کرنی چاہیے۔ مسافرت میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور مسافرت کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں بھی دوسروں کا خیال رکھنا چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۱ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ وفد نجران کے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کا احوال بیان کریں۔ 091003107

جواب: عاقب اور نجران کا مفہوم

عاقب کا معنی "سردار" اور نجران ایک علاقہ ہے جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔ عاقب اور نجران سے مراد وہ سردار ہے جس میں یہ سے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ تبوک کے بعد دور دراز علاقوں میں نظام اسلام خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہونے اور لوگوں میں شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں کچھ جاننا حاصل کریں۔ چنانچہ بہت سے علاقوں سے وفود بارگاہ میں حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وفد کے ساتھ حسن سلوک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دین اسلام پورے عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام، اعلیٰ آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثال ہیں۔

وفد نجران

عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ کی بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ سردار بھی تھے۔ پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے لیے دینی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

وفد کا پرتپاک استقبال

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا گیا اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

وفد کی آمد کا مقصد

یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کی خبریں سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرما دیا لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے ساتھ مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

پادریوں کا مباہلے سے انکار

جب ان کے پادریوں نے یہ داستان پڑھ سنائی تو کہنے لگے کہ اگر تم ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو اپنے گھر اور اپنے جانوں تک مٹ جائے گا، چنانچہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

اہل نجران کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد

اس کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے اوپر آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں بندر اور خنزیر بنا دیا جاتا اور ان کی وادی میں آگ لگ جاتی اور انھیں ملیا میٹ کر دیا جاتا یہاں تک کہ درختوں پر بسنے والے پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ ہلاک ہو کر رہ جاتے۔

اضافی تفصیلی سوالات

3۔ عام الوفود سے کیا مراد ہے؟ وفد تمیم کے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کا احوال قرآن پاک کی روشنی میں بیان کریں۔ 0000003109

جواب: عام الوفود کا مفہوم

عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغام اسلام خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہونے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں کچھ علم حاصل کریں چنانچہ بہت سے علاقوں سے لوگ وفود کی صورت میں حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وفود کے ساتھ حسن سلوک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دور رسالت ﷺ میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا اہتمام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد عبدالقیس

اس وفد میں بنی عبدالقیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اشج" تھا۔ اشج یمن اور سمل کا گھر تھا۔ وفد عبدالقیس کی بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آمد سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آنے والے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔

وفد کا استقبال

وفد عبدالقیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کا بہت استقبال فرمایا۔

بیعت و اقامت کا اختیار

انھوں نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے چہرہ انور کی طرف صورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسہ دے کر بیعت و اقامت کا اختیار کیا۔

علم و وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری

اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ لباس پہنا اور عمامہ باندھ کر وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: "بے شک تم میں دو خوبیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک علم اور دوسرا بردباری۔" ذکر کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور بردباری اعلیٰ اوصاف ہیں۔

چند ضروری واقعات و روایات

دوران گفتگو میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے درخت والے بیٹوں، ذوالخلصہ، ذوالکفین اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو اوزار، برتن اور غنیمت میں سے ادائے خمس کا حکم دیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصی دعا

خاتم النبیین ﷺ سے متاثر ہو کر اپنے آبائی دین کو خیرباد کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کر لیا۔

4۔ وفد عبدالقیس کا جامع احوال تحریر کیجیے۔ 0000003109

جواب: عام الوفود کا مفہوم

عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغام اسلام خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہونے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں کچھ علم حاصل کریں چنانچہ بہت سے علاقوں سے لوگ وفود کی صورت میں حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وفود کے ساتھ حسن سلوک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دور رسالت ﷺ میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا اہتمام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد تمیم

وفد تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کروانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عصر سے پہلے ظہر اور ظہر کے بعد آرام فرما رہے تھے۔

سورۃ الحجرات کا نزول

انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بے آرام کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو گھر کے باہر بلند آواز میں دیتے رہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب نہ کی تو اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی، جس میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی خاتم النبیین ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

وفد کا قبول اسلام

یہ لوگ اپنے ساتھ تین فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا۔ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ انھوں جواب دیا۔ انھوں نے تسلیم کرایا کہ آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خطیب اور شاعر دونوں بہت اعلیٰ ہیں۔ اقرع بن حابس بارگاہ رسالت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ اے اللہ اصحاب الفیل والوں کی تشکیل فرما۔ یہ جنگ دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش سے پہلے قرآن مجید اور احادیث شریف میں ملتی ہے۔

حنائف کے ساتھ تعلق

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کو خانہ کعبہ کی چابیاں عطا فرمائیں اور ان کو اندر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(4) غزوہ تبوک

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مدینہ منورہ سے تبوک کے راستے پر واقع تبوک ہے: 091003110

(الف) ایک شہر (ب) ایک راستہ (ج) ایک پڑاؤ (د) ایک دریا

(2) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا: 091003111

(الف) گھر کا سارا سامان (ب) بہت سی بکریاں

(ج) گھر کا آدھا سامان (د) ایک درہم اور اشرفیاں

(3) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا گیا تھا: 091003112

(الف) مال جمع کرنے کی (ب) لشکر کے پیچھے رہنے کی

(ج) اہل بیت کی حفاظت کی (د) لشکر کی حفاظت کی

(4) غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس: 091003113

(الف) سواریوں کی کثرت تھی (ب) پیدل سپاہیوں کی کثرت تھی

(ج) سپاہیوں کی کثرت تھی (د) اور ان کی شدید قلت تھی

(5) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی: 091003114

(الف) تنگ دستی کی وجہ سے (ب) صدقہ ادا کرنے کی وجہ سے

(ج) خلافت کی وجہ سے (د) کثرت صدقہ کی وجہ سے

اضافی معروضی سوالات

(6) [illegible]: 091003115

(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ تبوک (ج) غزوہ احد (د) غزوہ حنین

(7) ایک مشہور مقام جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے: 091003116

(الف) تبوک (ب) حنائف (ج) روم (د) روم

(8) عمرہ کے بعد مسلمانوں نے قلعہ کا ارادہ کیا: 091003117

(الف) خیبر نے (ب) مشرکین نے (ج) یہودیوں نے (د) بنی مصطلق نے

(9) اپنا مال و دولت آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا: 091003118

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (ب) اہل مکہ نے

(ج) اہل مدینہ نے (د) منافقین نے

(10) اپنے گھر کا سارا مال لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا: 091003119

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(11) اپنے گھر کا آدھا مال لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا: 091003120

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(12) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کو بہت سامان مہیا کیا: 091003121

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(13) بہت مجبوری کر کے اپنی امت کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کی: 091003122

(الف) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوعبیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(14) مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت کے لیے اور دیگر معاملات کے لیے مقرر کیا: 091003123

(الف) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(15) پیدل فوج کی سواریاں کتنی تھیں: 091003124

(الف) منافقین کا (ب) کفار کا (ج) مشرکین کا (د) یہودیوں کا

(16) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر روانہ ہوا: 091003125

(الف) مکہ کی طرف (ب) مدینہ کی طرف (ج) طائف کی طرف (د) عراق کی طرف

(17) سامان کی کمی اور سفری تکلیف کی وجہ سے اس لشکر کا نام رکھا گیا: 091003126

(الف) تنگی سواری کا لشکر (ب) تنگی کا لشکر (ج) تنگی کا لشکر (د) تنگی سواری لشکر

(18) اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی: 091003127

(الف) غزوہ بدر (ب) غزوہ احد (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ حنین

(19) سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنگ کی مشغولیت کے شرکت کرنے سے رہ گئے تھے:

091003128

(الف) غزوہ تبوک میں (ب) غزوہ بدر میں (ج) غزوہ احد میں (د) غزوہ خندق میں

(20) "اللہ تعالیٰ نے مجھے چار باتوں کی وجہ سے کسی قدر حسین اور نیک بنایا ہے" یہ قول ہے:

091003129

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (د) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	د	5	الف
6	ب	7	الف	8	د	9	الف	10	ب
11	الف	12	د	13	الف	14	ب	15	الف
16	ج	17	ب	18	ج	19	الف	20	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات انجام دیں؟ 091003130

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، ساٹھ اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی لشکر کا سارا سامان مہیا کیا۔

2۔ غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟ 091003131

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی اپنے رسول رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے ایک چادر بھی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے چادر، چوڑیاں، انگوٹھیاں، بھٹے، بالیاں اور کپڑے لائی تھیں۔

3۔ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کس طرح بے نقاب ہوئے؟ 091003132

جواب: جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گیا۔ اس موقع پر منافقین کی تنگی کے باعث مسلمان راستوں سے بھٹک گئے جا رہے تھے۔ ابی بہت خوش تھا۔ جب ان کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت بیان کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ اہل مدینہ کو رومیوں کی حملہ تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟ 091003133

جواب: اہل مدینہ کو رومیوں کی حملہ تیاری کے بارے میں شام کے تاجروں نے آگاہ کیا تھا۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟ 091003134

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

6۔ شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں کیا خبر دی تھی؟ 091003135

جواب: شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو عرب قبائل کی حمایت حاصل ہے۔

7۔ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟ 091003136

جواب: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کا طرز طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔ منافقین کے لیڈر عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن نبتل جہاد کے لیے نکلنے پر تقریباً راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

8۔ غزوہ تبوک کی وجہ تسمیہ لکھیے۔ 091003137

جواب: تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اس مناسبت سے اس غزوہ کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

9۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر کتنا سامان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا؟ 091003138

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ترجمہ: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی محبت اور اللہ کو چھوڑ آیا ہوں"۔

10۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا؟

091003139

جواب: اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

11۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس مہم کی انجام دہی کے لیے مدینہ منورہ میں چھوڑا؟

091003140

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت کے لیے وہیں رکھا اور مدینہ کی انتظام و انصرام کی ذمہ داری سونپی۔

12۔ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے آنسو کیوں نکل پڑے؟ 091003141

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس علاقے میں دریوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا؟ 091003142

جواب: یہ سخت گرمی، خشک سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

14۔ جیش العسرۃ سے کیا مراد ہے؟ مختصر وضاحت کریں۔ 091003143

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ لشکر کے دوران مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔ سواریاں کم تھیں، زاد راہ بہت ناقص اور پانی کی شدید قلت تھی۔ ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔ کھجور کی گٹھلی اور کھجور کی ڈنڈی تقسیم ہو جاتی تھی۔ مسلمانوں نے ڈھائی سو پانچ کھجور کا یہ فاضل اپنی استطاعت سے بڑھ کر اور جان ہتھیلی پر رکھ کر کیا۔ سامان کی کمی اور طرح طرح کی تکالیف کی وجہ سے جیش العسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

15۔ غزوہ تبوک کے نتائج اختصار کے ساتھ تحریر کریں۔ 091003144

جواب: مسلمانوں کی قوت، حوصلہ اور تنظیمی قوت کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بڑی فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے بچے، بوڑھے اور عورتیں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔

16۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کا حال تحریر کریں۔ 091003145

جواب: غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پیچھے جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ بولا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے معافی طلب کی۔

17۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟ 091003146

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے بیان کو قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعہ کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔

18۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک نے توبہ کے بارے میں کیا فرمایا؟ 091003147

جواب: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: "اللہ کے رسول! معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "معافی اللہ کی طرف سے ہے۔" حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ، میں

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے، اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انعام سے نوازا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 091003148

جواب: غزوہ تبوک کا پس منظر

غزوہ تبوک 9 ہجری میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔ معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ عرب شمالی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو بھی روم نے اس کارروائی کے لیے تیار کیا۔ شام کے قبائل نے مدینہ منورہ میں یہ خبر پہنچائی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا ہے جس کو بڑی تیاری حاصل ہے۔

جنگ کی تیاری کا حکم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت گرمی، خشک سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔ دن تو دن رات کے اندھیرے میں بھی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کا اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بڑے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایثار

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال و اسباب اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی محبت اور اللہ کو چھوڑ کر آیا ہوں۔" اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کا سازوسامان مہیا کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم پیش کیے۔ عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن) کھجور پیش کیں اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بڑی رقم کے ساتھ صاع کھجوریں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کا ایثار

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی اپنے رسول رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہیں سے ایک مرتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے ایک پیالہ بھی رکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے بچوں، گھریلو، ہمسائیوں، رشتہ دار بیمار کی دوا دارو کیا کرتی تھیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ایثار

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت کے لیے اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپ دی۔

جذبہ ایثار اور جہاد کا شوق

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایثار اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔

صحابیات کا کردار

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور شور سے جاری تھی۔ زاد راہ اور سواریوں کا بندوبست کیا جا رہا تھا لیکن صحابیات کا نور طرح طرح کی سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ صحابیات کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنے کا فیصلہ اہم تھا۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھیں۔

جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اسلامی لشکر کے ترتیب کی طرف متوجہ ہوئے تو صحابیات کا ایک وفد عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کے پاس آیا جو ان کی جماعت کا سردار تھا۔ اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر واپس لوٹ گیا کہ اتنے گرم موسم میں ملاقات کی تمنا کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ کرنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقتور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے صحابیات کی حالت بیان کر دی اور وہ مطمئن ہو گئے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں لشکر روانگی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر رومیوں کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔ سواریاں کم تھیں، زاد راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔ ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔ کھجور کی گٹھلی تقسیم ہوتی تھی۔ مسلمانوں نے تھوڑا پانی کو تھوڑا تھوڑا پیا اور اس قلت صبر، تحمل اور بردباری سے کام لیا۔ مسلمانوں کی اولوالعزمی کی وجہ سے بعض اوقات اونٹ کی مینگنی کا خشک بھی کھایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی جرأت، صداقت، قوت اور استقامت

مسلمانوں کی جرأت، صداقت، قوت کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو فتح اور کامیابی حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمایا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ واپس آئے۔ مدینہ منورہ کی سرحدوں پر پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا استقبال کیا۔

غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کے لیے معافی

غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پیچھے جب منافقین بھی بہانے تراش رہے تھے تو انہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے معافی طلب کی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے بیان کو قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان سے بائیکاٹ کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف فرما دیا۔

توبہ کے لیے کی برکت

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تمہیں آج کا دن مبارک ہو یہ دن تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمہاری پیدائش کے بعد سے آج تک گزرے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ کیا آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ اب تک زندگی بھر میں کبھی سچ بات ہی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انعام میں نوازا ہے۔

نتائج

غزوہ تبوک کے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں

☆ مسلمانوں کی جرأت، صداقت، قوت کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔

☆ مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ رومیوں اور ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ گرد و نواح کی مسیحی آبادیوں پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

☆ اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔

☆ مسلمانوں کو اطمینان اور سکون کے لیے حاصل ہوئی۔

(5) حجۃ الوداع

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 کا درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع کب فرمایا؟ 091003149
(الف) 8 ہجری (ب) 9 ہجری (ج) 10 ہجری (د) 11 ہجری

(2) حج اور عمرے کے لیے کیا احرام باندھا جاتا ہے؟ 091003150
(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(3) بدی سے مراد ہے: 091003151
(الف) قربانی کا جانور (ب) پالتو جانور (ج) حلال جانور (د) طاقت ور جانور

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شان بیان کی؟ 091003152
(الف) ذوالحلیفہ (ب) حدیبیہ (ج) غدیر خم (د) منیٰ

(5) حجۃ الوداع میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی: 091003153
(الف) حج ادا کرنے پر (ب) قربانی کرنے پر (ج) رسالت کا حق ادا کرنے پر (د) نماز ادا کرنے پر

اضافی معروضی سوالات

(6) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے سال کے کل عرصہ کو کیا فرمایا؟ 091003154
(الف) حجۃ الوداع (ب) حجۃ الاول (ج) حجۃ الثانی (د) حجۃ الشاذ

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے کیا مناسب ہے؟ 091003155
(الف) طائف میں (ب) وادی الروحا میں (ج) شعب ابی طالب میں (د) وادی عرفہ میں

(8) آپ خاتم النبیین ﷺ جس اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرفہ" میں تشریف لائے: 091003156
(الف) قصواء (ب) غرہ (ج) عجیہ (د) مزدہ

(9) کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے: 091003157
(الف) اسلام کے (ب) حج کے (ج) تقویٰ کے (د) عمرے کے

(10) آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ تین اور بھی ہیں جو سب پر بھاری ہیں: 091003158
(الف) جاہلیت کی (ب) اختلاف کی (ج) گمراہی کی (د) مشرکین کی

(11) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجتے رہتے تھے: 091003159
(الف) طائف کی طرف (ب) یمن کی طرف (ج) منیٰ کی طرف (د) یمامہ کی طرف

(12) زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے: 091003160
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) زکوٰۃ

(13) اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ مل کر حج ادا کیا: 091003161
(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(14) بعض لوگوں نے انتقامی فیصلوں پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے شکوہ کیا: 091003162
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(15) "غدیر خم" کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں: 091003163
(الف) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	ب	3	الف	4	ج	5	ج
6	الف	7	ب	8	الف	9	ج	10	الف
11	د	12	ج	13	الف	14	ج	15	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کریں۔ 091003164

جواب: مقام رابغ سے واپسی پر "غدیر خم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں۔ اسی مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ (مسند احمد 12308)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعے پر مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003165

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی

کالے کوے کو مارنے پر کسی کوے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہوتی۔

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جانور اور انسان کے لیے کس چیز کی استعمال سے بچنے کا حکم دیا؟ 091003166

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان ایک چیز چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس سے چمٹے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟ 091003167

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

5۔ تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091003168

جواب: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ 3:5)

6۔ حج قران سے کیا مراد ہے؟ 091003169

جواب: حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں۔

7۔ یمن روانگی کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا نصیحت ارشاد فرمائی؟

091003170

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔ ان کے سر پر عمامہ باندھا، علم عطا فرمایا اور ہدایت دی کہ قتال میں عجلت نہیں کرنی اور اسلام کا حکم دینا ہے اگر اطاعت کر لیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور بتانا کہ ہر سال فرض ہے اور زکوٰۃ میں صرف ایک عمر فرض ہے۔

8۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ یمن کے نتائج تحریر کریں۔ 091003171

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی جن کے ہمدان قبیلہ "ہمدان" والے اسلام میں داخل ہوئے۔ جب حضور خاتم النبیین ﷺ کو ان کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ آ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

9۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا تعلق رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ 091003172

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن روانگی کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟ 091003173

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت دے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد 3582)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر سو تفصیلی جواب دیں۔

1۔ خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091003174

جواب: خطبہ حجۃ الوداع

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اکناف عالم میں اسلام کی دعوت پہنچانے کی ذمہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اعلان حج پر ہر طرف سے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔

مدینہ منورہ سے روانگی

ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خاتم النبیین ﷺ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔"

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غسل کیا، سر پر بدن میں خوشبو لگائی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے اور بیداء میں دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مصلے پر ہی حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا۔ حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں۔ اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

بیت اللہ کا طواف

ایک ہفتے کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو "ذی طوی" میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر وادی مکہ میں "حجون" کے پاس قیام فرمایا۔ صحابہ نے طواف نہیں کیا بلکہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ 8 ذوالحجہ پیر کے دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں اور چار رکعت والی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھیں۔

منیٰ سے روانگی

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ منیٰ سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے۔ وہاں "وادی نمرہ" میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے خیمہ لگایا ہوا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اسی میں اترے۔ سورج ڈھلا تو آپ خاتم النبیین ﷺ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرنہ" میں تشریف لائے۔

خطبہ آپؐ

جب آپ کے گرد جمع تھے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ یا اللہ کی حمد و ثنا کی، اللہ کے کلمات کے ساتھ اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حقوق اللہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی

جاہلیت کی رسوم کے خاتمے کا اعلان

آپ خاتم النبیین ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی رسوم کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ فرمایا کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گواہی

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا اور تم سے قیامت میں میرے بارے میں سوال ہوگا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔"

حاصل خطبہ الوداع

اسلام کے اصول آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں واضح فرما دیئے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ عرفہ کے دن ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ: 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا۔

یمن کی مہم کا سوال

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ یمن کی مہم کے لئے حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیج رہے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔ ان کے سربراہ کو یہ حکم دیا کہ یمن میں داخل ہونے سے پہلے وہاں کے لوگوں کو دعوت دینا اور اگر اطاعت کر لیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور اللہ کا شکر ادا کرنا۔ یہ سال فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا

آپ خاتم النبیین ﷺ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت دے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد: 3582)

پہنچا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوت دین دی۔ بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتیٰ کہ پورا قبیلہ "ہمدان" دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خاتم النبیین ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے شکوہ کیا۔ پہنچا پر مقام "غدیر خم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے خیموں کی رہائش رکھتے ہیں۔ وہاں پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ، اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ (مسند احمد: 12306)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

حاصل کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

(8) وصال نبوی خاتم النبیین ﷺ

﴿مشق معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جس مہینے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا 091603175

(الف) صفر المظفر (ب) محرم الحرام

(ج) ربیع الاول (د) رمضان المبارک

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آخری وصیت کا تعلق ہے 091603176

(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز سے (ب) عدالت سے

(ج) سود سے (د) زکوٰۃ سے

(3) وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سا عمل ادا فرمایا؟ 091603177

(الف) تمام غلام آزاد کر دیے (ب) روزہ رکھا

(ج) عمرہ ادا کیا (د) نماز کی امامت کی

(4) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی کس بات پر چشم پوشی فرمائی؟ 091603178

(الف) جنت کی بشارت پر (ب) تسبیح عطا ہونے پر

(ج) وفات کی بشارت پر (د) جگر کا ٹکڑا قرار دینے پر

(5) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا وصال ہوا 091003179
(الف) سفر کے وقت (ب) چاشت کے وقت (ج) عشاء کے وقت (د) مغرب کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آخری وصیتیں فرمائیں 091003180
(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (ب) والدین کی تعظیم کے بارے میں
(ج) سود کی حرمت کے بارے میں (د) زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

(7) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا 091003181
(الف) دس ہجری کو (ب) گیارہ ہجری کو (ج) بارہ ہجری کو (د) تیرہ ہجری کو

(8) آخری یوم عرفہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی کا نام 091003182
(الف) یوم عرفہ کے (ب) یوم عرفہ کے (ج) یوم رمضان کے (د) یوم شوال کے

(9) آپ خاتم النبیین ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اجازت سے ان کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے 091003183
(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
(ج) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (د) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

(10) علالت کے دوران نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس کو امام نماز مقرر فرمایا 091003184
(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) ایک دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام ہتھیار آزاد فرما دیئے 091003185
(الف) مال سے (ب) رمضان سے (ج) حج سے (د) جہاد سے

(12) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کو سپرد فرمایا 091003186
(الف) تلوار (ب) جنگی سازوسامان (ج) مال (د) تحریر

(13) وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے کس سے پردہ اٹھایا 091003187
(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(14) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھ کر خوش ہو کر مسکرائے 091003188
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ

(15) تاسف بھرے لہجے میں کہے گئے "اے اللہ میری بخشش فرما" 091003189
(الف) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(16) آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی 091003190
(الف) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(17) آپ خاتم النبیین ﷺ نے کس سفر کی وصیت فرمائی کہ دوسرے قلب اکبر ہیں 091003191
(الف) مہاجرین (ب) اہل مکہ (ج) انصار (د) خدام

(18) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال سے ایک دن قبل صدقہ فرمایا 091003192
(الف) چند دینار (ب) چند اشرفیاں (ج) چند گھوڑے (د) چند اونٹ

(19) سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرایا 091003193
(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(20) جس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو وقت تھا 091003194
(الف) ظہر کا (ب) چاشت کا (ج) عصر کا (د) مغرب کا

(21) آپ خاتم النبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے پانی لایا گیا 091003195
(الف) کنویں سے (ب) چشمے سے (ج) نہر سے (د) پانی کے کنوؤں سے

(22) ان کے گھر سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا 091003196
(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	ب
6	الف	7	الف	8	ب	9	الف	10	ب
11	الف	12	ب	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	ج	18	الف	19	الف	20	ب
21	الف	22	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091003197

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انصار کی عزت اور ان سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی لحد مبارک کس نے تیار کی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو قبر مبارک میں اتارا؟

091003198

جواب: حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے غلام حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو غسل دیا۔ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باجماعت نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لحد (قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قبر مبارک پر مٹی کے اوپر پانی کی طرف سے پانی چھڑکا۔

3۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نماز جنازہ کس طرح ادا کی؟ 091003199

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا جنازہ باجماعت صحابہ کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا بلکہ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر درود و سلام اور دعا کرتے رہے۔

4۔ وصال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک پر کون سے الفاظ تھے؟ 091003200

جواب: وصال کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسواک اپنی بہن کی طرف دیکھ کر مانگی کوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے آخری الفاظ تھے۔ "اللھم بالرفیق الاعلیٰ" (ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھے بلند مرتبہ فرشتے سے ملا دے۔) یہ الفاظ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا سر مبارک جھک گیا۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔ 091003201

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔"

(جامع ترمذی 484)

اضافی مختصر سوالات

6۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نماز کی امامت کس کے ذمے کی تھی؟ 091003202

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔

7۔ وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003203

جواب: وصال سے ایک دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرے اوپر دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے لیے اور اپنے عاملوں کی آمدنی کے علاوہ باقی سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری 6729)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنگی سازوسامان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091003204

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنگی سازوسامان وغیرہ مسلمانوں کو یہ فرما دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد غلام نہیں ہوں۔ جنگی استعمال کرتے رہیں اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

9۔ وصال کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے اور مسکرانے کی کیا وجہ تھی؟ 091003205

جواب: تدفین کے بعد اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا۔ ایک دفعہ آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں۔ بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے والا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مت رو، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی۔ اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری 4434)۔

10۔ وصال کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کس بات پر مسکرائے تھے؟ 091003206

جواب: وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنا کمرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجرے سے ملا دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔

11۔ سوت کی انتیوں کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 091003207

جواب: جناب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے بکری یا بھیڑ کا پالی سے بھرا ایک برتن تھا آپ بار بار اپنا دست مبارک پانی میں ڈالتے پھر یہ پڑھتے اور فرماتے۔ لا الٰہ الا اللہ بے شک موت کی بڑی انتیاں ہیں۔ (صحیح بخاری 4449)۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیماری کے ایام میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیا وصیتیں فرمائیں؟ 091003208

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی بیماری کے ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مخاطب ہوئے اور انہیں وصیتیں فرمائیں۔ انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری پونجی کی اور ان کے حقوق رکھے ہیں۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل کیا ارشاد فرمایا؟ 091003209

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی نعمتیں دینا چاہیں تو اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے۔

14۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا تھا؟ 091003210

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے کنوئیں سے پانی لایا گیا اور وضو کے بعد اول کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس،

حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو غسل دیا۔

15۔ کس چچا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دفن کرنے کا شرف حاصل ہوا؟ 991003211

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دفن کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

16۔ اہل مدینہ کے لیے سب سے زیادہ خوشی کا دن اور تکلیف دہ تجربہ کون سا تھا؟ 991003212

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے سوائے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مدینہ آمد سے زیادہ خوشی کا دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے سوائے خاتم النبیین ﷺ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ تجربہ کوئی نہ تھا۔ وصال نبوی خاتم النبیین ﷺ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

17۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس بات کا اشارہ فرمایا تھا؟ 991003213

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کو سہارا دینے کے لیے صحابی نماز ہی میں پیچھے ہٹ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر وہ کھڑے ہو گئے۔

(صحیح البخاری 4448)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ وصال نبوی (خاتم النبیین ﷺ) پر پانچ نوٹ تحریر کریں۔ 991003214

جواب: وصال نبوی (خاتم النبیین ﷺ)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دن بھری کو بھی فرمایا۔

طبیعت کی ناسازی

صفر کے آخری ایام میں شدید حرارت سے واپسی پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بیماری کے ایام میں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ خاتم النبیین ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ (صحیح البخاری 4450)

مرض کی شدت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات سے پانچ دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نماز کی امامت کے لیے سیدنا ابوبکر کو فرما دیا۔

امامت کے فرائض

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ تلقین فرمائی۔

صدقہ و خیرات

وصال سے ایک دن قبل آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس جو دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا کہ میرا وہ دینار جو کی شکل میں تقسیم نہیں ہوا۔ میں نے اپنی بیویوں کے لیے اور اپنے مالوں کی امانت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری 4473)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی سواری، ہتھیار اور مسلمانوں کو بری فرما دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد خلافت میں بھی جنگ و قتال کرتے رہے اور یہ سلسلہ ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتا گیا۔

وصال کا دن

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجرے پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز پڑھ رہے تھے تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کو سہارا دینے کے لیے صحابی نماز ہی میں پیچھے ہٹ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر وہ کھڑے ہو گئے۔ (صحیح البخاری 4448)

نماز کے بعد اپنی بیٹی حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا ایک دفعہ آپ رو دیں اور دوسری دفعہ مسکرا دیں۔ بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مت رو میری آل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی۔ اس پر میں مسکرا دی۔ (صحیح البخاری 4449)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا "ابا جان میرے لیے کیا ہے" آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا "آج کے بعد تمہارے ابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔"

جناب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پیالہ ہوتا تھا آپ بار بار اپنا دست مبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لا اله الا الله ان للموت سکرات (صحیح البخاری 4449)

اسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے ہاتھ سے دعا فرمائی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بعد میت

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی ازواج کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تشریف لاتے ہوئے اور انہیں تلقین و نصیحت فرماتے۔

☆ انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

وفات سے قبل ارشاد مبارک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں اختیار کرنے کا اختیار دیا اور اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندہ اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا کہ کیوں کہ لوگ اس بیٹھکی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کا اظہار

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وفات سے پہلے نواسے رسول سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر پیار اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کی حفاظت اور ان پر سخت ہاتھ سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔

آخری لمحات کا آغاز

جب آپ خاتم النبیین ﷺ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سر مبارک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تھا۔ تب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک لے کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسواک فرمائی اور جب کی طرف دیکھ کر اگلی کلمہ کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے آخری الفاظ تھے "اللھم بالرفیق الاعلیٰ" ترجمہ "اے اللہ مجھے بلند دوست سے ملا دے" یہ الفاظ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

تجہیز و تکفین کا مرحلہ

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے بیر حمہ کے کنوئیں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے غلام حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو غسل دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو تین دن تک صحابہ کی محفل میں رکھا گیا۔ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر درود و سلام بھیجتے اور دعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہر گئے تو سب مل کر درود و سلام بھیج کر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر (فاروق) اعظم کے بعد اس کام کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہوا۔ تجہیز کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کا دفن

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اہل مدینہ کے لیے رسول کریم خاتم النبیین ﷺ کی مدینہ منورہ سے رخصت کا دن کوئی بھی قصور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ نہ کوئی دن تھا۔ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

ماحصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم جتنے ختم نبوت پر یقین رکھتے ہوئے کلمہ طیبہ کے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس پر درود و سلام کے نذرانے پیش کریں تاکہ ہمارے قلب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی محبت سے روشن ہو اور ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

اسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ اور ہماری عملی زندگی

(1) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کا بچپن اور جوانی

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بچپن اور جوانی
YouTube
Online Lecture
☆ خدمت خلق ☆ صفت وحیا

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ہوئی تھی: 091001214
(الف) 18 اپریل 571ء (ب) 22 اپریل 571ء (ج) 24 اپریل 571ء (د) 26 اپریل 571ء

(2) حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک تھی: 091001215
(الف) چھ سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا کیا؟ 091001216
(الف) دعا کے طور پر نماز پڑھی (ب) نماز کعبہ کے اندر پڑھی
(ج) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے (د) زمزم کے کنویں پر گئے

(4) جس صحابی کے گھر کو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی سے زیادہ محبوب قرار دیا: 091001217
(الف) ابوایوب انصاری (ب) سعد بن معاذ (ج) حذیفہ بن الیمان (د) سلمان فارسی

(5) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن کا نام گرامی ہے: 091001218
(الف) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت جلیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اضافی معروضی سوالات

(6) آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش سے تقریباً ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے: 091001219
(الف) والد (ب) دادا (ج) چچا (د) ماموں

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی: 091001220
(الف) ایک سال (ب) دو سال (ج) تین سال (د) چار سال

(8) دادا کی وفات کے صدمے سے نکلنے پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کی: 091003220

(الف) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوطالب

(ج) ابولہب (د) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(9) کس قبیلہ میں پرورش کے لیے چار سال تک آپ خاتم النبیین ﷺ رہے؟ 091003222

(الف) بنو سعد (ب) بنو ہذیل (ج) بنو عباس (د) بنو تمیم

(10) آپ خاتم النبیین ﷺ ایام طفولیت میں گھوڑے کے اور کھیلا کرتے تھے 091003221

(الف) پانی کے ساتھ (ب) ریت کے ساتھ (ج) کھلونے کے ساتھ (د) برتن کے ساتھ

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام تھا 091003224

(الف) تلاوت (ب) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا (ج) نعت (د) نظم

(12) آپ خاتم النبیین ﷺ کی ناظرہ داری اور خدمت گزاری میں دن رات کی جان سے مصروف رہے تھے: 091003223

(الف) ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ج) ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(13) ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑا تو سردارانِ عرب بکر کے حوالی کے پاس آئے 091003226

(الف) ابوطالب (ب) عبدالمطلب (ج) عمرو بن ہشام (د) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(14) مظلوموں کی دستگیری اور قیام امن کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے کس معاہدے میں شرکت فرمائی؟ 091003227

(الف) حلف الفضول (ب) حلف المطیبین (ج) حلف الاحلاف (د) حلف الفجار

(15) آپ خاتم النبیین ﷺ کو پالنے کے لیے پہلی آپ خاتم النبیین ﷺ نے دودھ پلائی 091003228

(الف) ایک بچی (ب) ایک عورت کی (ج) ایک لونڈی کی (د) ایک بوڑھی کی

(16) اس زمانے میں گھروں میں بنا ہوا دودھ نہیں تھا 091003229

(الف) تمل خانوں کا (ب) دیہ خانوں کا (ج) عبادت خانوں کا (د) اثاثہ خانوں کا

(17) آپ خاتم النبیین ﷺ گود میں کھلایا کرتی تھیں اور بچپن سے میں اور پالتی تھیں: 091003230

(الف) حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(18) حضرت شیما رضی اللہ عنہا کن غزوات میں شامل تھیں: 091003231

(الف) غزوہ حنین کے (ب) غزوہ تبوک کے (ج) غزوہ احزاب کے (د) غزوہ بدر کے

(19) جن کی سفارش پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے قیدیوں کو آزاد کر دیا 091003232

(الف) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(20) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے: 091003233

(الف) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(21) غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خاتم النبیین ﷺ بہت غمگین ہوئے: 091003234

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(22) تجارت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شریک رہے: 091003235

(الف) حضرت قیس رضی اللہ عنہ (ب) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت بلال رضی اللہ عنہ

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ مشابہت کوئی نہیں دیکھا گیا: 091003236

(الف) غزوہ تبوک میں (ب) غزوہ بدر میں (ج) غزوہ احزاب میں (د) غزوہ حنین میں

(24) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک چادر میں رکھ کر بر قیمت کے متعلق فرمایا پھر بیچنے کا حکم دیا: 091003237

(الف) کپڑا (ب) گھر کا (ج) گھر کا سودا (د) صدقہ کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	ب	3	ج	4	ج	5	الف	6	الف
7	ب	8	ب	9	ب	10	الف	11	ب	12	ج
13	الف	14	ب	15	ب	16	ب	17	د	18	الف
19	ب	20	الف	21	ب	22	الف	23	د	24	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 5 تک دیے گئے سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کے حوالے سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار بیان کریں۔ 091003238

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ایک دن کھیلتے کھیلتے غائب ہو گئے۔ تلاش بسیار کے بعد بھی دن بھر نظر نہیں آئے۔ میں صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ یہاں پر آپ خاتم النبیین ﷺ کے اصرار پر آپ خاتم النبیین ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین ﷺ روانہ ہوئے جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرائی تھیں تشریف لے جاتے رہے اور بکریوں کو چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

2۔ عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدے کا نام بتا کر اس کا مختصراً تعارف تحریر کریں۔ 991003239

جواب: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے "حلف الفضول" نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو ملک میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو دلی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے اگر اس معاہدے کے ہونے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کی کس نشانی نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی طرف ترغیب دلائی؟

991003240

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ خاتم النبیین ﷺ کے پیروکار ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کلام کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔

(الف لیلیٰ کبریٰ ۱/۵۳)

اضافی مختصر سوالات

4۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟ 991003241

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 991003242

جواب: اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک ایک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں۔ یہاں تک آپ خاتم النبیین ﷺ رہے۔

6۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے کون سا رشتہ رکھتے تھے؟ 991003243

جواب: سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خالہ زاد بھائی بھی تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس رشتے کی وجہ سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریر کریں۔ 991003244

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے تین بہنیں تھیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیماء بنت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور بچپن سے ہی آپ کے ساتھ رہتی تھیں۔ غزوہ حنین میں حضرت شیماء قیدیوں میں شامل تھیں۔ انہوں نے نبی

کریم خاتم النبیین ﷺ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، سواری، بھائی، احترام سے بٹھایا اور دریافت فرمایا کہ تمہیں دیا جائے گا۔ قیدیوں کی سفارش کرو، انہیں کھاری بھیجے سے آزاد کر دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

8۔ اصحاب اصحاب کے حوالے سے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن کا کوئی واقعہ لکھیے۔ 991003245

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی میرے لئے نظر نہیں آتے، صبح کو اٹھ کر روانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اصرار پر آپ خاتم النبیین ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ روانہ ہوئے اور جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرائی تھیں تشریف لے جاتے رہے اور بکریوں کو چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

9۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی بعثت پر دلالت کرنے والی کیا خاص نشانی دیکھی تھی؟ 991003246

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی بعثت پر دلالت کرنے والی خاص نشانی دیکھی کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کلام کیا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔

(الف لیلیٰ کبریٰ ۱/۵۳)

10۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام کیا تھا؟ 991003247

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔

11۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن کا کوئی واقعہ تحریر کیجیے۔ 991003248

جواب: ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا تو سردارانِ عرب کعبہ کے متولی حضرت عبدالمطلب کے پاس آئے۔ انہوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ساتھ لیا اور حرم میں دو پہاڑوں کے درمیان کعبہ کی پشت کی طرف کھڑا کر دیا اور خود اللہ کی بارگاہ میں مشغول ہو گئے۔ دعا کے دوران حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھایا۔ ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہو گئیں اور خوب اتنی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، نالے اور بیابانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔ بیابانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔

(الفضل الخاص بالعالمین ۱/۱۰۰)

12۔ "حلف الفضول" کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 991003249

جواب: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے "حلف الفضول" نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو ملک میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو دلی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے اگر اس معاہدے کے ہونے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

13۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دوست کون تھے؟ 001003239

جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرِفہرست ہیں۔ یہ تمام اصحاب نبوت سے پہلے بلند اخلاق اور وقار والے تھے۔

14۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسنِ معاملت کے بارے میں لکھیں۔ 001003251

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسنِ معاملت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب قریش مکہ اور اسود کی محبت کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے تب آپ خاتم النبیین ﷺ نے حکمت سے کام لیتے ہوئے ان کو سمجھایا اور اسود کو ایک چادر میں رکھ کر قبیلے کے سرداروں کو پکڑنے کا کہا جب تمام سردار چادر پکڑ کر لے آئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کی روشنی میں عادت، خلق، عفت و حیا، بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور حسنِ معاملت پر نوٹ لکھیں۔ 001003252

جواب: راست بازی اور عادت خلق

ایک دفعہ عرب میں خلق قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب مکہ کے مختلف حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انہوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ساتھ لیا اور حرم میں دیوارِ کعبہ کے ساتھ کھڑا کر کے دعا میں مشغول ہو گئے۔

دعا کی برکت سے قحط کا خاتمہ

دعا کے دوران حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلی مبارک آسمان کی طرف اٹھا دی ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہو گئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ تمام میدان سیراب ہو گئے، نالوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، پھل میوہ جات کی رونقیں مرسبز ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔ (الشفا، فصل ثانی، ص ۱۳۰)

قیامِ امن کے لیے معاہدے میں شرکت

پہلے عرب کے مظلوموں کی راست بازی اور قیامِ امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔

معاہدے کی اہم شقیں

اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

راست بازی کے معاہدے پر خوشی کا اظہار

اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

مظلوم عورت کی راہنمائی

ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کی راہنمائی فرمائی۔

گھر کے کاموں میں مدد کرنا

حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ایک روز لکڑیاں کیچڑ کے دوران جہاں امیر سے بھی بھاری بوجھ اٹھا کر لاتے۔ میں نے کہا کہ اونٹ کہاں چلے جاتے ہیں اتنی سے آپ کریم لکڑیاں لاتے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا

میں جانتا ہوں آپ لکھے گی میرے کہ میں بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجئے۔ چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ہمراہ چلے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے اونٹوں پر حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گٹھریاں رکھی تھیں تشریف لے جاتے ہوئے اور گٹھریاں بھی ساتھ لے کر آپ کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عفت و حیا

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ (بخاری، 3562)

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ غسل خانوں کا رواج نہیں تھا۔ نہانے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ آبادی سے دور چلے جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ آبادی سے بہت دور چلے جاتے یہاں تک کہ کوئی آپ خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شجاعت و بہادری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری اور حسنِ معاملت کا مرقع تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف حمیدہ کے بیان کو اور کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ غزوہ احد میں جب مسلمان لشکر منتشر ہو گئے تھے تب بھی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر شدید حملے ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر تیر برسائے گئے، دشمن آپ خاتم النبیین ﷺ پر حملہ آور تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے رہے۔

"میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔"

بھائیوں اور دوستوں سے حسنِ سلوک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور بچپن سے ہی پیار دیتی تھیں۔

رضاعی بہن کی عزت و تکریم

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انہوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ تم چاہو تو میرے ساتھ رہو یا اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔ اس کی سفارش پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

دوستوں سے تعلق داری

اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرِفہرست ہیں۔ یہ تمام اصحاب نبوت سے پہلے بلند اخلاق اور وقار والے تھے۔ آپ کے اپنے دوستوں سے گہرے تعلقات بھی تھے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو غزوہ احد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا معاملہ اپنے قبیلے کے ساتھ بھی نبوت سے پہلے مثالی تھا۔

نبی کی صفات

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسنِ معاملت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب قریش مکہ اور اسود کی محبت کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے

قریب تھے اب آپ خاتم النبیین ﷺ نے تھوڑے تھوڑے سے پانی لیا اور اس کو ایک برتن میں رکھ کر اس میں برکت کی دعا کی اور پھر اس کو ایک پیالہ میں رکھ کر اس میں برکت کے متعلق فرمایا کہ پیالہ کے گرد بیٹھے ہوئے سب لوگ اس میں سے پانی پئیں۔ جب تمام لوگوں نے پیالہ بھر لیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور پھر اس کو اٹھا کر اپنی برکت سے نوازا۔

(2) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کا طریق عبادت

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) رسول اللہ تعالیٰ خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا۔ 091003253

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو (ب) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(2) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس مبارک میں عبادت کے دوران میں داخل ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: 091003254

(الف) کیا میں شکر گزار نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو قرار دیا۔ 091003255

(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی راحت (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ غار حرا تشریف لے جاتے تھے۔ 091003256

(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تنہائی کے لیے (ج) فضیلت کے لیے (د) یکسوئی کے لیے

(5) حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟ 091003257

(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ 091003258

(الف) غار ثور (ب) غار حرا (ج) غار ثبیر (د) غار کہف

(7) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس مبارک میں داخل ہوتے۔ 091003259

(الف) کثرت عبادت سے (ب) کثرت تلاوت سے (ج) کثرت ذکر سے (د) کثرت استغفار سے

(8) تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ 091003260

(الف) زکوٰۃ (ب) روزہ (ج) نماز (د) حج

(9) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سحری کے قریب پڑھتے۔ 091003261

(الف) نفل (ب) وتر (ج) فرض (د) سنت

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان المبارک میں خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔ 091003262

(الف) عبادت کے لیے (ب) کھانے کے لیے (ج) سحری کے لیے (د) جانے کے لیے

(11) عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ 091003263

(الف) دین حنیف (ب) دین متین (ج) دین اسلام (د) دین ابراہیم

(12) انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی شمار ہوگا۔ 091003264

(الف) ریاضت (ب) عبادت (ج) اطاعت (د) قراءت

(13) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں برپا کر دیا۔ 091003265

(الف) سیاسی انقلاب (ب) روحانی انقلاب (ج) معاشرتی انقلاب (د) فکری انقلاب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	د	5	الف	6	ب
7	الف	8	ج	9	ب	10	الف	11	ج	12	ب
13	ب										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔ 091003266

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نوافل کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

091003267

جواب: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

"رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ جاتے۔" (صحیح بخاری 1140)

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نصیحت کی؟

091003268

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھانا بھی کھاؤ، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

اضافی مختصر سوالات

4۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟ 091003269

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

5۔ عبادت میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟ 091003270

جواب: عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

6۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اوقاتِ عبادت کے بارے میں مختصراً مفہوم بیان کریں۔ 091003271

جواب: نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حال آں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (صحیح بخاری:412)

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نماز سے کس قدر محبت تھی؟ 091003272

جواب: نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان کا آخری عشرہ کیسے گزارتے تھے؟ 091003273

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

9۔ سرزمینِ عرب میں کیسا انقلاب برپا ہوا تھا؟ 091003274

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمینِ عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے کوسوں دور تھی، اس کے باشندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف راغب ہو گئے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 کا تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اوقاتِ عبادت اور عبادات میں میانہ روی و اعتدال پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091003275

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کا اوقاتِ عبادت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتے تھے۔

عبادت میں یکسوئی

عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی غار میں

عبادت کے دوران میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول

آپ خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

قرآن مجید کی تلاوت اور روزوں کا اہتمام

قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

خشوع و خضوع

نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حال آں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (صحیح بخاری:412)

نماز سے محبت

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

رات کی عبادت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

"رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور عبادت کرتے اور سحری کے قریب پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب مؤذن (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ جاتے۔" (صحیح بخاری:1146)

رمضان المبارک میں معمول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

میانہ روی اور اعتدال کا مفہوم

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔

عبادت کی وسعت

انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں

نے عرض کیا: جی ہاں بیٹھ گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ بھی، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری، 5134)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دل عبادت اور خشوع و خضوع سے وابستگی

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دل عبادت اور خشوع و خضوع سے وابستگی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور کریں اور اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

حاصل کلام

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطہ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوتی تھی وہاں اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ دلوں سے گونجتی تھی۔ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف راغب ہوگئے۔

(3) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت و ایثار

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سخاوت سے مراد ہے: 091001276
(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا (ب) فضول خرچی کرنا
(ج) جمع کرنا (د) مانگ لینا

(2) علمی سخاوت سے مراد ہے: 091001277
(الف) کسی کو اچھی بات سکھانا (ب) کسی پر مال خرچ کرنا
(ج) کسی کو وقت دینا (د) تیمارداری کرنا

(3) غریبوں کی پرورش کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا دوسروں کے کام آنا ہوتا کہلاتا ہے: 091001278
(الف) صبر (ب) سخاوت و ایثار (ج) عبادت و ذکر (د) رواداری

(4) انصاری عورتوں نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ 091001279
(الف) خود بھوکے رہے اور اسے کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(ج) اسے مال و دولت عطا کیا (د) اسے گھوڑے عطا کیے

(5) انسانی دل سے مال و دولت کی لالچ و محبت اور دولت کو اہم سمجھنا: 091001280
(الف) فضول خرچی (ب) سخاوت (ج) عبادت (د) صلہ رحمی

اضافی معروضی سوالات

(6) غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں پیش کیا: 091001281
(الف) گھر کا سارا مال (ب) 1100 اونٹ (ج) گھر کا آدھا مال (د) 10000 درہم

(7) "نطفہ" سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، دوزخ سے قریب ہے: 091001282
(الف) نمازی (ب) حاجی (ج) ولی (د) عالم

(8) اللہ اور جنت سے اور آگ کے قریب ہے: 091001283
(الف) گناہ (ب) بدلا (ج) پیار (د) جاہل

(9) کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی سامان سے مدد کرنا بھی ہے: 091001284
(الف) ایثار (ب) سخاوت (ج) محبت (د) تیمارداری

(10) "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا گیا: آپ خاتم النبیین ﷺ سخاوت دیتے ہیں یا بخل؟" 091001285
(الف) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(11) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی انکار کیا ہو: 091001286
(الف) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(12) غزوہ تبوک میں سامان جہاد کے لیے مکمل اونٹ اور اشرفیاں پیش کر دیں: 091001287
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(13) سائل کو سب کچھ عطا کر کے خود پانی سے روزہ افطار کر لیا: 091001288
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	الف	5	ج	6	الف
7	ج	8	الف	9	ب	10	ج	11	الف	12	ب
13	د										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔ 091001289

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی

مانگنے والا آیا تو اپنی حاجت دے کر مطلب پوچھے کسی سے لے کر حاجت روائی کی ضرورت پوری فرمائیے۔ ایک شخص آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں وہاں تم میری حاجت پوری کرو مطلب شیئر کرو جب ہمارے پاس کچھ آ جائے گا ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔ (مثال 338)

3۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی سخاوت کی ایک مثال بیان کریں۔ 091003290

جواب: ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ بھوکا ہوں تو سب کھانا اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

3۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ فرمایا؟ 091003291

جواب: غزوۂ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تاکہ اس کو جنت کی بشارت دے دوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سارے مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو اونٹ، گھوڑے اور اشرفیاں بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں پیش کر دیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ سخاوت اور ایثار سے کیا مراد ہے؟ 091003292

جواب: سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مثال صلاحیتیں دی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرنے پر بھی سخاوت ہے اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

5۔ سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔ 091003293

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر: 9)

"اور وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید حاجت ہو۔"

6۔ انصاری صحابی کون کریم خاتم النبیین ﷺ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ 091003294

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کس طرح رات کو اپنے مہمان کی میزبانی کی ہے اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔

(ہجرت 2054)

7۔ سخاوت کی مالی، جانی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔ 091003295

جواب: سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال، وقت اور صحت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی

بات اس شخص کو دے جو واقف نہیں یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دیا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کم زور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

8۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال پیش کیا؟ 091003296

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد کے لیے نو سو اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دیں۔

9۔ سخاوت کے مختلف طریقے کون کون سے ہیں؟ 091003297

جواب: سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف منصوبے چلانا۔

10۔ سخاوت کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091003298

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور دور ہے جہنم سے اور جہنم سے دور ہے۔

(پیاسے کا انعام 1968)

11۔ سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ سے سخاوت کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091003299

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خاتم النبیین ﷺ عطا فرما دیتے۔ ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کو بھر دیتیں۔ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔ (مسلم 2312)

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا کیا عالم تھا؟ 091003300

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آیا تو اپنی حاجت دے کر مطلب پوچھے کسی سے لے کر حاجت روائی کی ضرورت پوری فرما دیتے۔

13۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے سخاوت فرماتے تھے؟ 091003301

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب دیتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خود اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں پر نچھاور فرما دیتے تھے۔

14۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سخاوت اور ایثار کے بارے میں مختصر تحریر کیجیے۔ 091003302

جواب: اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی

الرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ روٹی جو کچھ تھا سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

15۔ ہمیں سخاوت اور ایثار کی صفات کیوں اپنانی چاہئیں؟ 091003303

جواب: ہمیں سخاوت اور ایثار کی صفات اپنانی چاہئیں، کیونکہ سخاوت اور ایثار سے دلوں میں اخوت اور محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت انسانی دل سے مال و دولت کی لالچ اور محبت کو ختم کر دیتی ہے جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے باہمی محبت بڑھتی ہے اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ سیرت طیبہ سے سخاوت کی مثالوں سے واضح کریں۔ 091003304

جواب: سخاوت کا مفہوم

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان کو اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرنے کو بہترین سخاوت ہے۔ اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

آنحضور رسول خاتم النبیین ﷺ اور سخاوت و ایثار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خاتم النبیین ﷺ سوال دینے والے شخص سے انکار نہ فرماتے اور سوال کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسے سونے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتی۔ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فاقہ کی طرف نہیں دیکھتے۔ (مسلم)

بھوکے مہمان کے لیے اہتمام

ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں بھوکا ہوں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے اہتمام کا پیغام بھیجا۔ انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دوسری ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا۔ انھوں نے بھی اسی طرح کہا حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی میزبانی کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دو اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ غرض سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا تم نے کس طرح رات کو اپنے مہمان کی میزبانی کی ہے اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔ (صحیح بخاری)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا عالم

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگتا تو آپ اپنی حالت دیکھ کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔

سخاوت کے مختلف طریقے

سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے اموال خرچ کرنا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر)

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو۔"

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور بخیل اللہ، جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔"

(جامع ترمذی 1968)

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) "بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی تیمارداری کرو۔" (بخاری)

سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین

آپ خاتم النبیین ﷺ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیانتداری اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں لا حاضر فرما دیتے تھے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر سخاوت و ایثار

غزوہ تبوک و ہجرت کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں ہماری مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سو اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ روٹی جو کچھ تھا سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

پڑوسیوں کی امداد

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے کبھی انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم 2311)

حاصل کلام

ہمیں بھی سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہئیں، کیونکہ سخاوت و ایثار سے جہاں فرد و معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت انسانی دل سے بخل و سخاوت کی لالچ و حرص کو ختم کر دیتی ہے جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب بھی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے باہمی محبتیں بڑھتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

(4) صلہ رحمی

﴿متعلق معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 سے 15 تک جواب کا انتخاب کریں۔

(1) صلہ رحمی سے مراد ہے: 091003303

(الف) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا (ب) کثرت سے صدقات و خیرات کرنا

(ج) فضول خرچی سے بچنا (د) تکالیف کو برداشت کرنا

(2) عمر اور رزق میں اضافہ و برکت کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا: 091003306

(الف) صلہ رحمی کا (ب) کثرت صدقات کا (ج) صبر و تحمل کا (د) میانہ روی کا

(3) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے: 091003307

(الف) کثرت صدقات (ب) میانہ روی (ج) صلہ رحمی (د) قطع رحمی

(4) حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے: 091003308

(الف) کبھی کبھی صلہ رحمی کرے (ب) ہمیشہ اچھے سے پیش آئے

(ج) کبھی کبھی سے تعلق توڑ دے (د) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

(5) حضرت علامہ ابو الحسن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی دین کے بھلائی کے کاموں کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صداقت کی دلیل کے طور پر جو اوصاف بیان فرمائے ان میں سے ایک وصف تھا: 091003309

(الف) صلہ رحمی (ب) سچائی

(ج) کثرت سے روزے رکھنا (د) حلال کرنا

اضافی معروضی سوالات

(6) اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے: 091003310

(الف) سختی کرنی چاہیے (ب) بحث کرنی چاہیے (ج) تعلق جوڑنا چاہیے (د) تعلق توڑنا چاہیے

(7) اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا ہے: 091003311

(الف) صلہ رحمی (ب) صدقہ (ج) عہد شکنی (د) قطع رحمی

(8) رشتہ داروں کی مدد کرنا اور برا سلوک سے ان کا خیال رکھنا بھی کہلاتا ہے: 091003312

(الف) امداد (ب) خبر گیری (ج) صلہ رحمی (د) حسن سلوک

(9) قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا کہلاتا ہے: 091003313

(الف) ظلم (ب) نادانی (ج) غفلت شعاری (د) قطع رحمی

(10) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی: 091003314

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) اللہ تعالیٰ نے

(ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے

(11) جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو اسے چاہیے کہ وہ کرے: 091003315

(الف) صلہ رحمی (ب) صدقہ خیرات (ج) جہاد (د) حج

(12) رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کو سخت ناپسند تھا: 091003316

(الف) غیبت کرنا (ب) قطع تعلق کرنا (ج) غصہ کرنا (د) روحانیت

(13) بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی موجود ہو: 091003317

(الف) قطع تعلق کرنے والا (ب) چور (ج) کافر (د) بھوکا

(14) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے اہمیت اجاگر ہوتی ہے: 091003318

(الف) آسمانی کتب کی (ب) صلہ رحمی کی (ج) مذہبی کی (د) تجارت کی

(15) اقرباء میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور تعلقات کا استحکام پایا جاتا ہے: 091003319

(الف) مال و اسباب سے (ب) امانت و دیانت سے (ج) معاشرتی امن سے (د) صلہ رحمی سے

(16) خاندانی نظام تباہ و برباد ہو جاتا ہے: 091003320

(الف) قطع رحمی سے (ب) فرقت سے (ج) محبت کرنے سے (د) فضول خرچی سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	د	5	الف
6	ج	7	الف	8	ج	9	د	10	الف
11	الف	12	ب	13	الف	14	ب	15	د
16	الف								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 10 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کس طرح صلہ رحمی کی تلقین فرماتے تھے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔ 091001321

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک خوب صورت اور گھنے باغ والے تھے۔ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دیں تو انہوں نے وہ باغ اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری: 2769)

2۔ صلہ رحمی کی کوئی دو صورتیں لکھیں۔ 091001322

جواب: اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا یہ سب صلہ رحمی کی صورتیں ہیں۔

3۔ صلہ رحمی کے دو فوائد اور قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091001323

جواب: (i) صلہ رحمی سے معاشرے میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام مستحکم ہوتا ہے۔ (ii) معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے اور معاشرتی ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

(i) قطع رحمی سے معاشرے میں باہمی نفرت پیدا ہو سکتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ (ii) خاندانی نظام انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔

4۔ صلہ رحمی خاندانی نظام کے استحکام کا باعث ہے۔ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091001324

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے معاشرے میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے خاندانی نظام مستحکم ہوتا ہے، معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے اور معاشرتی ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ قطع رحمی سے معاشرے میں نفرت اور دشمنی پروان چڑھ سکتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی نظام انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ صلہ رحمی کی فضیلت پر ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ 091001325

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح مسلم: 6523)

6۔ قطع رحمی سے کیا مراد ہے؟ 091001326

جواب: قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو

نقصان اٹھانے والے قرار دیا ہے۔

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کن نو (9) باتوں کا حکم دیا گیا تھا؟ سمجھ کر تحریر کریں۔ 091001327

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے رب نے مجھے نو (9) باتوں کا حکم دیا ہے۔ خفیہ اور علانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، رضا اور خوشی میں بھی انصاف کی بات کہوں اور دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہوں، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں، میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا دیکھنا عبرت کا باعث ہو اور میرا بولنا اللہ کی یاد ہو۔

(ابن ابی حاتم، 9113)

8۔ قطع تعلق کے بارے میں رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091001328

جواب: قطع تعلق کرنا رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: آج کوئی قطع تعلق کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ ایک نوجوان اس مجلس سے اٹھا۔ اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس نے ان سے معذرت کی اور پھر حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلق کرنے والا موجود ہو۔ (شعب الایمان: 7599)

9۔ تعلق توڑنے والے رشتہ داروں کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟ 091001329

جواب: ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کی کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں، وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا: اگر تم واقعی ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔

(صحیح مسلم: 6523)

10۔ قطع رحمی کی قسم کھانے والے کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس بات کا حکم دیا؟ 091001330

جواب: ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میرا ایک بھائی ہے۔ میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا اور میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اس سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن ابی داؤد: 3288)

11۔ پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش کیا؟ 091001331

جواب: پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش کیا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلان نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۱ کا تفصیلی جواب دیں۔

۱۔ صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091803112

جواب: صلہ رحمی اور قطع رحمی کا مفہوم

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اخلاق و محبت سے رہنا، دکھ درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شریک ہونا، ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی خوشی رہنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا اور ہر طرح سے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، مالی لحاظ سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا، ان کی طرف سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو فاسق اور نافرمان قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ سے صلہ رحمی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری 2768)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق میں اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جو آپ سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خاتم النبیین ﷺ اس کے ساتھ تعلقات جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اس سے تعلق قائم رکھنا کوئی مشکل کام نہیں، مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد مبارک

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے میرے رب نے مجھے دس باتوں کا حکم دیا ہے۔ کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، رضا اور غصہ میں حق بات کہنے، تنگدستی اور خوشحالی میں اعتدال پر قائم رہنے، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں۔ میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا یاد دہانی کا باعث ہو اور میری نگاہ عبرت کا درس ہو۔ (مسند احمد 9111)

صلہ رحمی کے فضائل و برکات کی وجہ سے

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی خوشخبری سنائی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح مسلم 6172)

قطع تعلقی کی ممانعت

قطع تعلقی کرنا اصل میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اذیت دینا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

مرتبہ ہم حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے تو ایک آدمی اس مجلس سے اٹھا۔ اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔ (مسند احمد 23390)

احادیث میں صلہ رحمی کی تاکید

☆ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا اگر واقعی ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہا تو تم ان کو جتنی جلی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔

(صحیح مسلم 6524)

☆ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میرا ایک رشتہ دار ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ نہیں دیتا اور میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ نہیں دوں گا اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور اس کو کچھ دو اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (سنن ابی داؤد 3258)

اعلان نبوت سے پہلے

بعثت نبوی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اس اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلان نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

ماحصل کلام

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو اپنانا چاہیے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ امن کا گہوارہ بنتا ہے۔ معاشرتی امن کا راستہ ہموار ہوتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ جب کہ قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور معاشرتی امن تباہ ہو جاتا ہے۔

(5) خواتین کے ساتھ حسن سلوک

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جنت کس کے قدموں میں ہے؟ 091903133

(الف) ماں (ب) بیٹی (ج) بہن (د) بیوی

(2) کون سا شخص دوسروں کی طرح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے قریب ہوگا؟ 091003334

(الف) دوسروں کی اچھی تربیت کرنے والا (ب) صدقہ و خیرات کرنے والا

(ج) مسلسل روزے رکھنے والا (د) دوسروں کو معاف کرنے والا

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے 091003335

(الف) کھڑے ہو جاتے تھے (ب) پھل بھجوایا کرتے تھے

(ج) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (د) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اعمال کی اصلاح فرمائی: 091003336

(الف) عورتوں کے ساتھ (ب) علم کے ساتھ (ج) بچوں کے ساتھ (د) اعمال کے ساتھ

(5) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے 091003337

(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

اضافی معروضی سوالات

(6) خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں: 091003338

(الف) بچے (ب) خواتین (ج) مرد (د) بزرگ

(7) مختلف معاشروں میں بہت سے حقوق سے محروم کیا گیا اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا: 091003339

(الف) مردوں کو (ب) بزرگوں کو (ج) خواتین کو (د) بچوں کو

(8) اپنے گھر والوں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا: 091003340

(الف) اسلام نے (ب) ہندومت نے (ج) حکومت نے (د) بدھ مت نے

(9) خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی 091003341

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) حضرت آدم علیہ السلام نے

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو پرورش کرتا ہے: 091003342

(الف) بزرگوں کی (ب) بچوں کی (ج) بیماروں کی (د) بیٹیوں کی

(11) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وراثت کی کم از کم حصہ کے لیے اس کا مقام ہر چیز سے بلند کر دیا 091003343

(الف) عورت کو (ب) مرد کو (ج) بوڑھے کو (د) بچے کو

(12) آپ خاتم النبیین ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے: 091003344

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت مائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(13) ان کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے: 091003345

(الف) ماں (ب) باپ (ج) بیٹی (د) بیوی

(14) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے: 091003346

(الف) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت طیبہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(15) خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں: 091003347

(الف) عہد نبوی میں (ب) دورِ جہالت میں (ج) قبل از مسیح (د) عہد قدیم میں

(16) خواتین کے تعلیمی اداروں کے بارے انتخاب کریں: 091003348

(الف) جانے سے (ب) ملنے سے (ج) کھانے سے (د) دیکھنے سے

(17) شرم و حیا اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں: 091003349

(الف) عوامی مقامات پر (ب) بند کمرے میں (ج) تنہائی میں (د) سوتے ہوئے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف
6	ب	7	ج	8	الف	9	الف	10	د
11	الف	12	ب	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 10 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1. حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟ 091003350

جواب: حضرت مائدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت عائشہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (سنن ابی داؤد 5227)

2۔ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003351

جواب: ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جس نے بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم 6695)

3۔ معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں کون سے اقدامات اٹھانے چاہئیں؟ 091003352

جواب: معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں چاہیے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر غیر ضروری چکر لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں کیونکہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ اسلامی تعلیمات میں عورت کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ 091003353

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کے دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر غیر ضروری چکر لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں کیونکہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

5۔ قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟ 091003354

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء 19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔

6۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091003355

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ (جامع الترمذی 3895)

7۔ بیٹی کی پرورش کرنے کی کیا فضیلت ہے؟ 091003356

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابی داؤد 5146)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ماں کی خدمت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 091003357

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی 3104)

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسے تکریم کی؟ 091003358

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

10۔ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں کیا فرق ہے؟ 091003359

جواب: اللہ تعالیٰ نے اصل صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے جو عورتوں کو بھی ملتی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد گھر سے باہر جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر کے مجاہد پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کو ان کے فرائض کے مطابق کام میں رکھا ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 کا تفصیلی جواب دیں۔

1۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091003360

جواب: خواتین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ خواتین کو حقوق دیے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء 19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت ادا کرنا ہوتی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ (جامع الترمذی 3895)

اسلام سے پہلے عورتوں کے ساتھ سلوک

اسلام کی آمد سے پہلے مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خواتین کی تربیت کے لیے اقدام

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا کہ مرد آپ خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے جنت لے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان

سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خاتم النبیین ﷺ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انہیں تعلیم دیتے۔

بیٹیوں کی پرورش جنت کا سبب

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے گھر کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم 6699)

آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے اس کی توہین بھی نہ کرے اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسی جنت میں داخل کرے گا۔

(سنن ابی داؤد 5146)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عورت کو وراثت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (ادب المفرد 947)

جنت ماں کے قدموں میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی 3104)

رضاعی والدہ کی تکریم

آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں فطری فرق

اللہ تعالیٰ نے اول صالح کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی ملی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں قدرتی فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر کے انہیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کو ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھا ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

حاصل کلام

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھورنے یا ان کا تمسخر اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر رش لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ معاشی مقامات پر بغیر ضرورت کے پیچھے گریز کریں اور ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

(5) انداز تربیت

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اس سال خدمت فرمائی: 091001361
(الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا: 091001362
(الف) مصر (ب) یمن (ج) شام (د) طائف

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا: 091001363
(الف) تمہارا نام کیا ہے؟ (ب) تم نے کیا تیاری کی ہے؟ (ج) تم کس شہر سے ہو (د) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے منافق سے پوچھا: 091001364
(الف) خریداری کرنے والے کے (ب) صلح کرنے والے کے
(ج) معاف کرنے والے کے (د) مقدمات کرنے والے کے

(5) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تربیت کے حوالے سے پوشیدہ اور علانیہ میں اختیار فرماتے تھے: 091001365
(الف) تدریج کا (ب) وعظ و نصیحت کا (ج) تحریر و تقریر (د) ذاتی رابطہ کا

اضافی معروضی سوالات

(6) انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے: 091001366
(الف) مردوں کے (ب) خواتین کے (ج) انسانوں کے (د) بچوں کے

(7) آپ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف ہیں: 091001367
(الف) حکمت اور بصیرت (ب) اصلاح اور صداقت (ج) شرافت اور دیانت (د) نفاست اور کرامت

(8) آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی کمزوری خاطر رکھتے: 091001368
(الف) قدر و منزلت کو (ب) حیثیت کو (ج) ذہنی استعداد کو (د) شرافت کو

(9) آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر نصیحت فرماتے تھے: 091001369
(الف) ہم لہجے میں (ب) مسلسل (ج) اہم جگہ پر (د) اچھے انداز میں

(10) ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو روزے رکھتے ہوئے دیکھا: 091001370
(الف) غیر مسلسل (ب) فرضی (ج) شوال کے (د) مسلسل

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو: 091003371

(الف) دل آزاری (ب) تعریف (ج) بدلہ (د) خوف خدا

(12) ایک دیہاتی مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کے ایک گوشے میں کرنے لگا: 091003372

(الف) قہر (ب) پیشاب (ج) نصیحت (د) خدمت

(13) وہ کہتے ہیں میں دس برس تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا: 091003373

(الف) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(14) اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حسن سیرت عطا کی تھی: 091003374

(الف) تجارت کی (ب) کھیتی باڑی کی (ج) جانوروں کی (د) شاعری کی

(15) مخاطب کے جذبات و احساسات کے ساتھ مزاح اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے: 091003375

(الف) حضور خاتم النبیین ﷺ (ب) خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(ج) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(16) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بات کرتے تھے: 091003376

(الف) بلند (ب) مناسب صحیح (ج) کبھی کبھی (د) مسجد میں

(17) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر معاملے میں اختیار فرماتے تھے: 091003377

(الف) جلد بازی (ب) تدریج کا (ج) تاخیر سے (د) کام پورا کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	الف	5	الف
6	ج	7	الف	8	د	9	ج	10	د
11	الف	12	ب	13	الف	14	ج	15	الف
16	ب	17	ب						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 5 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کے جذبات و احساسات کے ساتھ مزاج اور نفسیات کا کس طرح خیال رکھتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔ 091003378

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کی ذہنی سطح اور نفسیات کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب اس بات قبول کرنے کے لیے

آمادہ ہو جائے۔ ایک دیہاتی نے مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کے ایک گوشے میں پیشاب کر دیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا اور مسجد کو پاک کر دیا گیا۔ اس شخص نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنے خیالات کرتے ہوئے) فرمایا میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہ مجھے برا کہا نہ ڈانٹا بلکہ آپ نے فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث 520)

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اصلاح و تربیت کے لیے کس طرح گفتگو فرماتے تھے؟ 091003379

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی استعداد اور صلاحیت کو مدنظر رکھتے۔ بے جا گفتگو نہ فرماتے موقع محل کا لحاظ بھی فرماتے۔

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔ 091003380

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام اور ہر معاملے میں تدریج کا انداز اختیار فرماتے تھے۔ نہ تو تربیت طرح کی خوبیوں اور نہ ہی کسی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے۔ مخاطب کی صلاحیت اور حالت کے مطابق اسے اصلاح و ترقی کی راہ پر لگاتے۔ اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ معاذ تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تم پہلے انہیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خاتم النبیین ﷺ اس کے رسول ہیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری، 1395)

اضافی مختصر سوالات

4۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟ 091003381

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں اوصاف کیا تھے؟ 091003382

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں یہ بات نمایاں کرنے کی چیز ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا پھر اس کام کو اپنی امت کی عادت بنایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

6۔ کسی کی غلطی پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا انداز تربیت کیا تھا؟ 091003383

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سر عام نہ ٹوکتے اور نہ ہی بات کرتے بلکہ عام لیے طریقوں کو اختیار کر کے نصیحت فرماتے تھے۔

7۔ مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091003384

جواب: ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہو گئی جس کے بعد پتہ چلا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ پر اجتماع

کوئی لوگ جمع تھے اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو کچھ کرو طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (صحیح بخاری، 4788)

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ غلطی پر فوراً براہ راست کیسے متنبہ فرماتے تھے؟ 001001385

جواب: اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر مشفقانہ تھا؟ 001001386

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور کوئی کام جو کرنا تھا نہیں کیا تو آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم، 2309)

10۔ اصلاح و تربیت کے سلسلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خاص اسلوب کیا تھا؟ 001001387

جواب: اصلاح و تربیت کے سلسلے میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی تھا کہ آپ بلا وجہ طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا یہ معجزانہ اعجاز تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ دو ٹوک اور جامع الفاظ میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو جوامع الکلم کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مخاطب کی کن باتوں میں لحاظ فرماتے تھے؟ 001001388

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ مخاطب کے جذبات، احساسات کے علاوہ اس کی ظرف اور استعداد کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے کن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی کیسے فرماتے تھے؟ سیرت مبارکہ سے ایک واقعہ بیان کریں۔ 001001389

جواب: اپنے کن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میں ایک مزدور آدمی ہوں کسب حلال کے لیے محنت مزدوری کرتا ہوں۔ اس محنت کی وجہ سے ہتھیلیوں پر نشانات پڑ گئے ہیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ آپ کے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس کا مرکز بنتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 001001390

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا انداز تربیت صحابہ کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو طریق احسن پر ادا فرمایا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں یہ بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا پھر اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں راہنما اصول

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں دین اسلام کے کارکنان اور علماء کرام کے لیے راہنما اصول موجود ہیں جن کو عمل میں لا کر نوجوان نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

- حکمت اور بصیرت

آپ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب کسی کی تربیت فرماتے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ جیسی بات سنتے فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے۔

- انداز نصیحت

آپ خاتم النبیین ﷺ کسی انسان کی غلطی پر بھی اس کو سر عام نہ کرتے یا بات ذکر کر کے تربیت نہ فرماتے بلکہ عام لوگوں کو اجتماعی نصیحت فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہونے لگی چونکہ کے قدم پیچھے ہٹ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ پر جہاں کوئی لوگ جمع تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو کچھ کرو طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (صحیح بخاری، 4788)

یعنی آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اشارے سے بات کی تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ نصیحت کے وقت آنکھوں میں محبت، شفقت کی چمک ہوتی اور چہرے پر سختی کے بجائے نرمی کا انداز ہوتا تھا۔

- دل سوزی اور محبت کے انداز

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔ یہاں پر ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا اور پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس دیہاتی صحابی نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ اٹھ کر میرے پاس آئے، نہ مجھے ڈانٹا نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (صحیح ابن حبان، 1279)

- مشفقانہ انداز

آپ خاتم النبیین ﷺ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

جوانات سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں اس دن تک حضور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہا جو کلام میں نے جس طرح بھی کر دیا آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کرتا تو یہ نہیں فرماتے کہ یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم: 2309)

جوامع الکلم کی خصوصی صفت

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا یہ تحریر انگیز انداز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتیں مختصر سے لفظوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو جوامع الکلم کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

اصحاب کہف کا اپنے اقوال کا جائزہ لینے کی تلقین

حضور خاتم النبیین ﷺ صحابہ کے جذبات و احساسات کے ساتھ ان کی صلاحیت کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، لیکن قیامت کے کچھ نشانیاں بتائی جاتیں، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آپ خاتم النبیین ﷺ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے" پھر خاتم النبیین ﷺ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری: 6167) اس سوال کے ذریعے سے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے تو ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہونا بے کار ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

اللہ کا ہی موصوف طویل

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بہت مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اللہ کا ہی موصوف طویل تعریف کرتے اور ان کی تعریف فرماتے ایک بار ایک شخص نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ اس کی قمیص پر نشانات پڑے ہوئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے جب دریافت کیا تو اس نے بتایا: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میں ایک مزدور آدمی ہوں کسب حلال کے لیے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ اس محنت مزدوری کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ ایسے مقدمات سے جو اس کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ عمل میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

معاملات میں تدریج کا اہتمام

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے۔ نزول تربیت اور تربیت کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے۔ ایک خرابی کو ہٹا کر جب جذبات کی مناسبت اور صلاحیت کے مطابق اسے اسلام اسلامی کا پابند بنا لیتے تھے۔ اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تم پہلے انہیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا۔ جب وہ اس بات کو مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خاتم النبیین ﷺ اس کے رسول ہیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ

نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

باعمل کلام

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنا لیں تو اس سے دین و دنیا ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے اس کے برعکس پھیلی ہوئی بے حیائی کو اس معاشرے کی بدنصیبی ہوگی۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے طرز تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے بہترین اصول موجود ہیں۔ ان کو مشعل راہ بنا کر روایتی عمل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

باب: چہارم — اَخلاق و آداب

(1) شکر و قناعت (2) امانت و دیانت (3) اخلاص و تقویٰ (4) پردہ پوشی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا کا اجر ہے: 091004001

(الف) روزے دار کے (ب) بیمار کے (ج) مسافر کے (د) تنگی کے

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے قناعت کی دعا کس نے مانگی تھی: 091004002

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا: 091004003

(الف) سوچ کو (ب) دماغ کو (ج) زبان کو (د) دل کو

(4) پردہ پوشی جائز نہیں: 091004004

(الف) بے نمازی کی (ب) اخلاقی جرم کی (ج) گناہ گار کی (د) منافق کی

اضافی معروضی سوالات

(5) شکر کا لغوی معنی ہے: 091004005

(الف) احسان مانا (ب) خرچ کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

(6) قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو چاہیے کہ: 091004006

(الف) اس پر راضی رہے (ب) اس کو کم سمجھے

(ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے (د) اس میں کمی کرے

(7) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے: 091004007

(الف) اللہ اکبر (ب) سبحان اللہ (ج) لا الٰہ الا اللہ (د) الحمد للہ

(8) بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے: 091004008

(الف) الحمد للہ (ب) جزاک اللہ خیرًا (ج) برحمتک اللہ (د) اللہ اکبر

(9) تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا اگر تم کرو گے: 091004009

(الف) صبر (ب) شکر (ج) تقویٰ (د) برداشت

(10) وہ انسان کامیاب ہو گیا جو: 091004010

(الف) مسلمان ہو گیا (ب) کافر ہو گیا (ج) مرتد ہو گیا (د) منافق ہو گیا

(11) شکر کی صفت دراصل ایسے اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے ہے: 091004011

(الف) دور (ب) پڑوسی (ج) قریب (د) موافق

(12) انسان سخت محنت مشقت اور مسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے اگر وہ کرے: 091004012

(الف) اطاعت و بندگی (ب) شکر و شکایت (ج) خود غرضی (د) صلہ رحمی

(13) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عملی پیکر تھے: 091004013

(الف) رحم دلی (ب) عاجزی (ج) شکر گزاری (د) خود غرضی

(14) انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی نعمتوں پر کرتا رہے: 091004014

(الف) شکر (ب) خود غرضی (ج) خود فکر (د) صبر

(15) شکر گزار بننے کا طریقہ ہے کہ انسان نعمتوں میں دیکھے اپنے سے کم تر والے: 091004015

(الف) دیکھے (ب) محسن و احسان کو (ج) حسب مراتب کو (د) جاہ و حسب کو

(16) عبادت میں سکون ملتا ہے: 091004016

(الف) عاجزی و انکساری سے (ب) رحم دلی سے (ج) عقیدت سے (د) تقویٰ سے

(17) انسان کا صبر و استقامت سامان زندگی کے پیچھے دوڑ کر خود کو: 091004017

(الف) تھکا دیتا ہے (ب) گم راہ کر دیتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) لاپتہ کر دیتا ہے

(18) شکر گزار بننے سے اضافہ ہوتا ہے: 091004018

(الف) فرحت میں (ب) نعمتوں میں (ج) قسمت میں (د) دولت میں

(19) جس شخص کو کوئی چیز ملے اور اس نے چھپا دی تو اس نے کی: 091004019

(الف) عبادت (ب) سخاوت (ج) کفایت (د) ناشکری

(20) امانت و دیانت کا تعلق ہے: 091004020

(الف) مال و اسباب سے (ب) عادت سے (ج) تجارت سے (د) زندگی کے رویے سے

(21) ہجرت مدینہ کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں: 091004021

(الف) کفار مکہ کی (ب) اہل مدینہ کی (ج) یہودی (د) اہل طائف کی

(22) کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے: 091004022

(الف) امانت داری (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) خود غرضی

(23) حدیث مبارکہ کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے: 091004023

(الف) امانت (ب) لطیفہ کی بات (ج) آخری بات (د) بھولنے والی بات

(24) سب سے بڑی امانت داری منافق کا نشانہ ہے انسانوں کا: 091004024

(الف) قول (ب) عہد (ج) صبر (د) تقویٰ

(25) بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل والوں کے: 091004025

(الف) پاس ہیں (ب) دے دیں (ج) لے لیں (د) پہرہ کریں

(26) امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکم ربانی حضرت سے شروع ہو کر آتا ہے ایک: 091004026

(الف) دنیا کے عظیم تک (ب) کاروباری شخص تک (ج) نگران و رہبر تک (د) نیک تک

(27) مال دار اور غنیا اپنے اموال سے غریب و مساکین کی معاونت کا ادا کریں: 091004027

(الف) حصہ (ب) حق (ج) فریضہ (د) امانت

(28) امانت کا تقاضا ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو ادا کی جائے: 091004028

(الف) حلال (ب) حرام (ج) ادا (د) زیادہ

(29) اسلام میں ہر شخص کو امانتیں سونپی گئی ہیں: 091004029

(الف) اختیار میں (ب) دائرہ کار میں (ج) ملکیت میں (د) پاؤں میں

(30) کسی کے راز کی حفاظت کرنا بھی ہے: 091004030

(الف) امانت داری (ب) صداقت (ج) سخاوت (د) پاک دامنی

(31) اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا ہے: 091004031

(الف) حرام (ب) امانت (ج) خود غرضی (د) حلال

(32) مقروض بھی ہے ایک: 091004032

(الف) بوجھ (ب) امانت (ج) خوشی (د) خیانت

(33) اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو نہیں ہے؟ 091004033

(الف) نیک (ب) صادق (ج) کل (د) امانت دار

(34) اللہ تعالیٰ کے راز کو پھیلانا دراصل ہے: 091004034

(الف) زیادہ دولت ہے (ب) پرہیزگاری اختیار کرنے والا (ج) زیادہ محسن ہے (د) زیادہ شریف ہے

(35) تمام اعمال کا دارومدار ہے: 091004035

(الف) علم پر (ب) نیت پر (ج) محنت پر (د) جوانی پر

(36) اخلاص کا معنی ہے: 091004036
(الف) خالص کرنا (ب) عبادت کرنا (ج) کوشش کرنا (د) توبہ

(37) اخلاص کا لازمی نتیجہ ہے: 091004037
(الف) بزرگی کا (ب) تقویٰ کا (ج) کثرت عبادت کا (د) علم و عمل کا

(38) "خالص بنانا، صاف کرنا" یہ معنی ہے: 091004038
(الف) اخلاص کا (ب) تقویٰ کا (ج) عبادت کا (د) نیت کا

(39) اس کے بغیر کوئی عمل یا عقیدہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہو سکتا: 091004039
(الف) تقویٰ (ب) نیت کی درستی (ج) کوشش (د) بزرگی

(40) نیت پر دارومدار ہے: 091004040
(الف) تمام اعمال کا (ب) مال و دولت کا (ج) عزت کا (د) اخلاص و تقویٰ کا

(41) تقویٰ کا لغوی معنی ہے: 091004041
(الف) روکنا (ب) صبر کرنا (ج) سچائی کرنا (د) پرہیزگاری اختیار کرنا

(42) قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار قرار دیا گیا ہے؟ 091004042
(الف) تقویٰ کو (ب) نماز کو (ج) سچائی کو (د) زکوٰۃ کو

(43) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا ہے: 091004043
(الف) دماغ کو (ب) دل کو (ج) جگر کو (د) زبان کو

(44) ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے: 091004044
(الف) سیرت طیبہ (ب) شاعری (ج) تاریخ (د) سائنس

(45) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیشکش کس کی تھی 091004045
(الف) اہل مدینہ نے (ب) اہل مکہ نے (ج) اہل طائف نے (د) اہل طائف نے

(46) قرآن مجید کی کس سورت میں تقویٰ کا ذکر ہے: 091004046
(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ البقرہ (ج) سورۃ الناس (د) سورۃ الاخلاص

(47) اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کس چچا سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو تبلیغ سے روکیں؟ 091004047
(الف) حضرت ابوطالب (ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) ابولہب

(48) پردہ پوشی سے مراد ہے: 091004048
(الف) عیب چھپانا (ب) عیب ظاہر کرنا (ج) بدصورتی کا علاج کرنا (د) نصیحت کرنا

(49) دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا: 091004049
(الف) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا (ب) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا
(ج) اس کو نئی نعمت دیا جائے گا (د) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

(50) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ دوسروں کی اصلاح فرماتے: 091004050
(الف) نام لے کر (ب) نام لیے بغیر
(ج) تنہائی میں فرما کر (د) مجلس میں بات گزار کر کے

(51) دین اسلام میں منع کیا گیا ہے: 091004051
(الف) عیب تلاش کرنے سے (ب) صلہ رحمی کرنے سے
(ج) حکومت کرنے سے (د) میانہ روی اختیار کرنے سے

(52) جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ: 091004052
(الف) تصدیق کرے (ب) تردید کرے (ج) آگے پھیلائے (د) انکار کرے

(53) اس کے لیے سزا میں کا لفظ کس استعمال ہوتا ہے: 091004053
(الف) نقاب (ب) پردہ پوشی (ج) ستر (د) عیب

(54) اگر ہمیں کسی کا معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں: 091004054
(الف) عیب (ب) غلطی (ج) پردہ (د) نقصان

(55) کسی کے عیب چھپانے والے کو اللہ نے کیا قرار دیا ہے: 091004055
(الف) بہت اچھا (ب) محبت کرنا (ج) ملنا (د) انعام عطا

(56) اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ لیا ہے تو اسے بتانا ہے: 091004056
(الف) غلط (ب) گناہ (ج) نامناسب (د) نیک

(57) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر بات فرماتے تھے 091004057
(الف) غلط ہے (ب) سچا ہے (ج) تحسین ہے (د) انکار ہے

(58) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ چور ہے: 091004058
(الف) پانی (ب) شربت (ج) شراب (د) دودھ

(59) دوسرے شخص کے عیب ڈھونڈنے پر عموماً کا خیال نہیں رکھنا چاہیے: 091004059
(الف) حفاظ اخلاق (ب) پردہ پوشی کا (ج) صداقت کا (د) انعام عطا کا

(60) سوشل میڈیا پر کسی دوسرے کے عیب یا راز کی تشہیر کرنا انتہائی شرمناک ہے: 091004060
(الف) اخلاق کا (ب) پردہ پوشی کا (ج) اصلاح کا (د) تحقیق کا

(61) اختیار کرنے کے بعد سے زیادہ اور اکثر کی اقسام ہیں: 091004061
(الف) پردہ پوشی (ب) عبادت (ج) تحقیق (د) نرمی

(62) اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو اس معاشرے اور خاندان کے بارے میں: 091004062
(الف) بگاڑ ہوتے ہیں (ب) ختم ہوتے ہیں (ج) فروغ پاتے ہیں (د) زحمت بنتے ہیں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	ب	5	الف	6	الف
7	د	8	ب	9	ب	10	الف	11	ج	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	د	17	الف	18	ب
19	د	20	د	21	الف	22	الف	23	الف	24	ب
25	د	26	د	27	ب	28	ج	29	ب	30	الف
31	الف	32	ب	33	د	34	ب	35	ب	36	الف
37	ب	38	الف	39	ب	40	الف	41	د	42	الف
43	ب	44	الف	45	ب	46	ب	47	الف	48	الف
49	الف	50	ب	51	الف	52	الف	53	ب	54	الف
55	ب	56	ج	57	د	58	ج	59	ب	60	ب
61	الف	62	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 10 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091004043

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتیں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ فوراً الحمدللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

2۔ بدیانتی اور حق تلفی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091004064

جواب: اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا۔ لوگوں میں اعتماد کی فضا قائم رہے گی۔ بددیانتی اور حق تلفی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے گر جاتا ہے بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

3۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاص و تقویٰ کی ایک مثال بیان کریں۔ 091004053

جواب: مثل مکے نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال، دولت اور سرداری کی پیش کش کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے کہا کہ اے آپ خاتم النبیین

ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اللہ کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

4۔ پروپیگنڈے کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟ 091004066

جواب: دورِ حاضر کے جدید میڈیا میں عموماً پروپیگنڈے کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پروپیگنڈے کی تعلیمات نظر انداز کرتے ہوئے خبر اور دوسرے لوگوں اور گروہوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دوسرے لوگوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ ایسے میں ادارے میڈیا کو چاہیے کہ لوگوں کی پروپیگنڈے کا خیال رکھے اور غیر ذمہ دارانہ خبر سے اجتناب کرے۔ سوشل اور باہمی رابطے کے جدید ذرائع کے استعمال پر پروپیگنڈے کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ پوری قوم کے لیے زحمت نہ بنے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ شکر و قناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔ 091004067

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، شکریہ ادا کرنا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

6۔ شکر و قناعت اختیار کرنے کے نقصانات لکھیں۔ 091004068

جواب: اگر انسان شکر و قناعت نہ کرے تو مزید حاصل دولت اور مال کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا ذہنی اطمینان چھین لیتا ہے اور بعض اوقات اس کی صحت اور ابدی کی طرف مائل ہونے لگتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

7۔ حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا ہے؟ 091004069

جواب: "کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے" (جامع ترمذی 2486)

8۔ لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔ 091004070

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکریہ ادا کریں، کیونکہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔" (جامع ترمذی 1955)

9۔ شکر و قناعت کے بارے میں آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 091004071

جواب: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

10۔ شکر و قناعت کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004072

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم 1054)

11۔ شکر و قناعت کیسا وصاف ہیں؟ حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091004073

جواب: شکر و قناعت وہ ایسے عظیم اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔"

12۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں؟ 091004074

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار رہنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

13۔ عملی زندگی میں شکر گزار رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ 091004075

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن، جمال، رزق اور گھر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے بہت سے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں۔ شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان ہمیشہ دوسرے پر فضیلت سامان زندگی کے پیچھے دوڑ کر اپنا وقار کھو دیتا ہے۔

14۔ انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔ 091004076

جواب: انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جزاک اللہ خیرا کہنا ہے۔
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جزاک اللہ خیرا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر جزا دے) کہا اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔" (جامع ترمذی: 2035)

15۔ امانت داری سے کیا مراد ہے؟ 091004077

جواب: امانت داری سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست حقدار کے سپرد کرنا ہے۔

16۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔ 091004078

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (سورۃ النساء: 58)
"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔"

17۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کے سوال کا کیا جواب دیا؟ 091004079

جواب: ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو امیر معاویہ نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کہ یہ واقعی نبی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

18۔ امانتوں کی ادائی کے سلسلہ میں اخروی سزا کیا ہے؟ 091004080

جواب: امانتوں کی ادائی کا سلسلہ تخلیق کے وقت سے شروع ہو کر ایک عام شخص تک آتا ہے۔ ہر شخص اپنے فرائض ادا کرے، صلاحیتوں کی جان و مال اور

عزت کی حفاظت کرے، عدل قائم کرے اور عہدہ و منصب اہل لوگوں کے سپرد کرے، علماء دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اغنیاء اپنے اموال میں سے غرباء و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ معاشرے میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

19۔ امانت و دیانت کے تعلق کی وسعت بیان کیجیے۔ 091004081

جواب: امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے۔ بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت ہماری خالق کائنات سے انسانوں کا وعدہ ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں شامل ہیں۔

20۔ امانت و دیانت کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 091004082

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد: 3140)
"اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔"

21۔ حدیث کی روشنی میں امانت کا کیا تقاضا ہے؟ 091004083

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
"امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔"
(جامع ترمذی: 1264)

22۔ سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ سے امانت و دیانت کی ایک مثال واضح کریں۔ 091004084

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا پیکر تھے۔ اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ ہجرت مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

23۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا کیوں حرام ہے؟ 091004085

جواب: انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے اس وجہ سے اپنی زندگی کو ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

24۔ امانت و دیانت کی وسعت بیان کیجیے۔ 091004086

جواب: اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، شوہر ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشاء کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا مشورہ کی کوئی چیز اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔ مجلس میں جو بات کی جائے وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں۔

25۔ مجالس میں کی جانے والی گفت گو کے بارے میں ارشاد رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ تحریر کیجیے۔ 091004087

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے تو وہ بات سننے والے کے ذمہ ایک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے اگر بیان کرے گا تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی 1908)

26۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا کیا نسخہ ہے؟ 091004088

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

27۔ اخلاص کا مفہوم بیان کریں۔ 091004089

جواب: اخلاص کا معنی ہے خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

28۔ تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔ 091004090

جواب: تقویٰ کا لغوی معنی ہے ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

29۔ اخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004091

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ: 5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

30۔ اخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004092

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (صحیح بخاری: 1) ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔

31۔ نیکی کی قبولیت کی بنیادی شرط کیا ہے؟ 091004093

جواب: نیکی کی قبولیت کی بنیادی شرط اخلاص ہے یعنی نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل یا کوشش قبول نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

32۔ تقویٰ کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔ 091004094

جواب: اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا ہر نیکی میں اخلاص نیت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

33۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تقویٰ کا کیا عالم تھا؟ سیرت طیبہ کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ 091004095

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر اوقات رات کی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں

مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بزرگوں کے بھی استغفار فرماتے تھے اور ان میں کمی کی حرص اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے حالانکہ آپ خاتم النبیین ﷺ معصوم عن الخطا تھے۔

34۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن سلوک کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کریں۔ 091004096

جواب: ایک غزوے کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن دوڑتا آیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جگایا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے کہا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اب تلوار لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمہیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

35۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ 091004097

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاص و تقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

36۔ اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے کے چند فوائد لکھیں۔ 091004098

جواب: اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے اور ان کی قدر میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

37۔ ریاکاری یا دکھاوے کی نیکی کے چند اثرات لکھیں۔ 091004099

جواب: اب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل نیکی ہے اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔

38۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کثرت سے استغفار کیوں فرمایا کرتے تھے؟ 091004100

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا یہ استغفار فرمانا اصل میں امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

39۔ پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔ 091004101

جواب: پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنا عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہوتا ہے۔

40۔ پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091004102

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا ترجمہ: اور نہ کسی کے متعلق جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

41۔ پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 091004103

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری 2442)

42۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟ 091004104

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بتایا کہ میں اس گناہ سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

43۔ اگر کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ 091004105

جواب: اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرے۔ چاہیے تھا کہ اگر وہ عیب واقعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

44۔ اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ تحریر کریں۔ 091004106

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ مثلاً رات کو ایک کام کرے پھر صبح ہو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات یہ یہ کام کیا حالانکہ اس نے رات گزاری ہی اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا ہو اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا دیا ہوا پردہ اٹھا دیتا ہے۔" (صحیح بخاری 6069)

45۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ لوگوں کی اصلاح کیسے فرماتے تھے؟ 091004107

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرماتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اسی بات سے اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

46۔ مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091004108

جواب: ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو ملامت نہ کرو اور ان کے عیب تلاش نہ کرو۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد 2032)

47۔ پردہ پوشی اختیار کرنے کے نقصانات لکھیے۔ 091004109

جواب: پردہ پوشی اختیار کرنے کے بہت سے انفرادی اور اجتماعی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

48۔ پردہ پوشی کرنے کے کیا فوائد ہیں؟ 091004110

جواب: اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یگانگت اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ جب برائی کی باتوں اور عیبوں

کو چھپایا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں اور جب برائیوں کے ذکر سے منع کیا جائے تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔

49۔ معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ 091004111

جواب: جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈال کر معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور اسی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

50۔ پردہ پوشی کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ 091004112

جواب: دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی اس شخص کو نصیحت دیں اور اسے اس پر مجبور کریں۔

51۔ موبائل اور باہمی رابطے کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کی کیا اہمیت ہے؟ 091004113

جواب: موبائل اور باہمی رابطے کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 52 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 091004114

☆ شکر و قناعت ☆ امانت و دیانت

☆ اخلاص و تقویٰ ☆ پردہ پوشی

﴿شکر و قناعت﴾

شکر و قناعت کا معنی و مفہوم

شکر کا لغوی معنی احسان مانا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے لیے ضروری ملا اور اللہ نے اسے عطا کیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم 1054)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا شکر ادا کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔"

(سنن ابی داؤد 4814)

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے" (جامع ترمذی 2488)

شکر و قناعت کی وسعت

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے ساتھ حاصل ہونے والے رزق پر راضی رہے۔ شکر اور قناعت وہ ایسے عظیم اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

شکر و قناعت کی اہمیت

اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہر وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جس کا دل اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت

آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً الحمد للہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار رہنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

عملی زندگی میں شکر گزار رہنے کا طریقہ

عملی زندگی میں شکر گزار رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، دولت اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں۔ شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے اور انسان آخرت اور دنیا کی سامان زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکاتا ہے۔

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جزاک اللہ خیرا کہنا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جزاک اللہ خیرا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔" (جامع ترمذی 2035)

ماحصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور غم خوار دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکریہ

ادا کریں۔ کیونکہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکریہ نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ نہیں کیا" (جامع ترمذی 1955)

امانت و دیانت

امانت و دیانت کا مفہوم

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سب سے بڑی امانت داری

سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ان میں داخل ہیں۔

امانت و دیانت کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا" (سورۃ النساء: 58)

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔"

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد 3148)

"جس شخص کا کوئی دین نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔"

احسن معلوم اور امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ

امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ حکم ربی وقت سے شروع ہو کر ایک خاندان تک آتا ہے۔ حکم ربی اپنے فرائض ادا کریں، والدین کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں، اولاد تمام کریں اور حسب و حسب اہل لوگوں کے سپرد کریں، علماء دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اغنیاء اپنے اموال میں سے غرباء و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، ملازم و کارکن اپنے اوقات کی پابندی کریں یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"امانت کا تقاضا ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔"

(جامع ترمذی 1264)

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا پیکر تھے اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر

پہنچے تھے۔

اہل مکہ کی امانتیں

ہجرت مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

زندگی بطور امانت

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم و جان کو جو کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

ہر شخص کے اختیار میں امانتیں

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خلیفہ، وزراء، گورنر، سربراہ اور مشیر وغیرہ سب سے ان کی امانتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشاء کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے لہٰذا ایسے کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔

مجلس کی امانت

مجلس میں جو بات کی جائے وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چاہا جائے اور وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے اگر بیان کرے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی 1959)

امانت و دیانت کے فوائد و ثمرات

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، باہمی اور اعتماد ہی سے انسانی معاشروں میں باہمی اعتماد اور استحکام جیسے قیمتی رشتے فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم درجے سے بچ رہا ہے بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

﴿اخلاص و تقویٰ﴾

اخلاص کا مفہوم

اخلاص کا معنی ہے خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان

کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص ہے یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل یا کوشش اللہ تعالیٰ میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

اخلاص قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو ہو کر۔ (سورۃ البینہ: 5)

حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (صحیح بخاری: 1)

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

تقویٰ کا مفہوم

تقویٰ کا لغوی معنی ہے: اپنا بچاؤ کرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے دل میں پیدا ہوتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت قرآن مجید میں

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو مخاطب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

تقویٰ کا اصل مقام دل

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا دل میں تقویٰ ہو تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہو تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا ہر کام نیتجتاً اخلاص و نیت کی صورت میں ڈھلتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کا لب لباب اور خلاصہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اہل مکہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال، دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اللہ کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تقویٰ کا مقام

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اخلاص، تقویٰ اور دل جمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت عطیہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ نے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (سنن ابن ماجہ: 4836)

حاصل کلام

اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے اور ان کی لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔

﴿پردہ پوشی﴾

پردہ پوشی کا مفہوم

پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

دین اسلام کی تعلیمات

دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں تاکہ اس شخص کی عزت برقرار رہے اور اس کا مذاق نہ اڑائیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا ترجمہ: اور نہ کسی کے متعلق ٹوہ میں رہا کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

کسی کے عیب چھپانے اور اسے عفو دینے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری: 2442)

اخلاقی مفاد کا خیال

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھا ہو تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ عیب اخلاقی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا اخلاقی نقصان ہو رہا ہو تو اخلاقی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام جائز اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

سزا سے محرومی

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو اور اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات یہ یہ کام کیا حالانکہ اس نے رات گزاری اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا (اس پر پردہ ڈالا ہوا) ہٹا دیتا ہے۔" (صحیح بخاری: 6069)

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اسی بات سے اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ منبر شریف پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو ملامت نہ کرو اور ان کے عیب تلاش نہ کرو۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی: 2032)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل اور اصلاح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے توبہ کی کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

جدید میڈیا پر پردہ پوشی کی ضرورت

دور حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ ہر چیز انسان دیکھتا ہے اس کو نظر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات نظر انداز کرتے ہوئے خود اور دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پھیلا دیتا ہے۔ اس طرح وہ طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطے کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں زحمت نہ بنیں۔

اخلاقی اور اخروی نقصانات

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے اخلاقی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ نفرت بڑھتی ہے اور باہمی اعتماد کی فضا میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

حاصل کلام

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے اور باہمی محبت و اخوت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

بُری عادات سے اجتناب

(1) تکبر (2) حسد

(3) جھوٹ (4) غیبت اور بہتان

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 سے 5 تک جواب کا انتخاب کریں۔

(1) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا: 091004115

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال دولت کی وجہ سے

(ج) کثرت علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(2) یہودی مدینہ کی کریم آقا خاتم النبیین ﷺ پر ایمان نہ لانے کی وجہ تھی: 091004116

(الف) حسد (ب) مال دولت (ج) غرور (د) لاعلمی

(3) حدیث نبوی ﷺ کے مطابق منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے: 091004117

(الف) جھوٹ بولنا (ب) گالی دینا (ج) گھٹیا کام (د) بغاوت کرنا

(4) قرآن مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے: 091004118

(الف) غیبت کو (ب) جھوٹ کو (ج) حسد کو (د) تکبر کو

اضافی معروضی سوالات

(5) تکبر سے مراد ہے: 091004119

(الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال اکٹھا کرنا

(ج) تنہائی کو اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

(6) زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے: 091004120

(الف) تکبر کی (ب) ملاوٹ کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

(7) حدیث مبارک کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟ 091004121

(الف) رات کے دانے کے روپ تکبر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے روپ تکبر کرنے والا

(ج) جو کے دانے کے روپ تکبر کرنے والا (د) چنے کے دانے کے روپ تکبر کرنے والا

(8) متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے: 091004122

(الف) صحت سے (ب) مال سے (ج) اولاد سے (د) اطمینان قلب سے

(9) انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بڑی صورت ہے: 091004123

(الف) تنگدستی (ب) گمراہی (ج) غرور (د) بزدلی

(10) تکبر کی مذمت مختلف صورتوں میں مرفوع ست خود کو شریک ٹھہراتا ہے: 091004124

(الف) مال کے ساتھ (ب) پڑوسیوں کے ساتھ (ج) اللہ کے ساتھ (د) بزرگوں کے ساتھ

(11) فرعون اور نمرود نے دعویٰ کیا: 091004125

(الف) ولی ہونے کا (ب) نبی ہونے کا (ج) صحابی ہونے کا (د) نبی ہونے کا

(12) مال کی کا موقف تھا کہ دولت کسی بندے کے شریف کسی بندے آدمی کا حق تھا جو ہوتا: 091004126

(الف) مال دار (ب) نگران دار (ج) نیک (د) محنتی

(13) جھوٹا نہیں ہو سکتا: 091004127

(الف) صابر (ب) موسیٰ (ج) ہم سایہ (د) خلیل

(14) انسان دوسرے مخلوق کا سہارا لیتا ہے جب وہ اکڑ کر ہو جاتا ہے: 091004128

(الف) تکبر میں (ب) خود غرضی میں (ج) لالچ میں (د) جھوٹ میں

(15) انسان دوسرے مخلوق کا سہارا لیتا ہے تحفظ کرنے کے لیے: 091004129

(الف) مال کا (ب) جھوٹ کا (ج) [illegible] (د) حقوق کا

(16) متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے کرتا ہے: 091004130

(الف) پیار (ب) نفرت (ج) دشمنی (د) اصل

(17) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟ 091004131

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت آدم علیہ السلام

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(18) حسد کو کس طرح کہا جاتا ہے جیسے: 091004132

(الف) آگ بجھاتی ہے (ب) نیکی کو (ج) روشنی اندھیرے کو (د) بدی نیکی کو

(19) کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ: 091004133

(الف) حسد (ب) خصوصی لڑائی (ج) گھٹیا (د) غیبت

(20) حدیث مبارک کے مطابق جس دو لوگوں سے دور رہنا چاہیے: 091004134

(الف) [illegible] (ب) [illegible] (ج) [illegible] (د) عالم اور شاعر

(21) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کو سونے سے پہلے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: 091004135

(الف) غصے سے (ب) اندھیرے سے (ج) جادو سے (د) حسد سے

(22) جو شخص کسی مسلمان کی ذلت چاہے وہ ہے: 091004136

(الف) گناہگار (ب) متکبر (ج) مظلوم (د) حاسد

(23) حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود نہیں کرتا: 091004137

(الف) عبادت (ب) دولت (ج) عبادت (د) محنت

(24) سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا: 091004138

(الف) ابلیس نے (ب) قابیل نے (ج) یہودیوں نے (د) نمرود نے

(25) رشک کرنا کیسا ہے: 091004139

(الف) حرام (ب) جائز (ج) مستحب (د) حلال

(26) حسد کے مقابلے میں آتا ہے: 091004140

(الف) تکبر (ب) غیبت (ج) رشک (د) ایمان

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	الف	8	د	9	د	10	د	11	ج	12	ب
13	ب	14	الف	15	ب	16	ب	17	ب	18	الف
19	الف	20	ب	21	د	22	د	23	د	24	الف
25	الف	26	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 6 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ تکبر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔ 091004141

جواب: تکبر کی وجہ سے انسان نہ صرف محبت، شفقت اور خوش دلی جیسی اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ وہ اطمینانِ قلب جیسی عظیم نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

2۔ رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔ 091004142

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ دوسرے کی شخص کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کمال پختہ اس کے پاس نہ ہو تو اس دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔ قرآن و سنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، البتہ رشک کی اجازت دی گئی ہے۔

3۔ جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔ 091004143

جواب: جھوٹی شہادت کرنا، دوستی میں جھوٹ بولنا، کسی پر تہمت لگانا یا کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا یا جھوٹی درخواست دینا، میڈیکل سرٹیفکیٹ یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی باتیں پھیلانا اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں شامل ہیں۔

4۔ "غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی بگاڑ اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں" وضاحت کریں۔ 091004144

جواب: غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کچھ اور شخص کی غیر موجودگی میں ایک دوسرے کے بارے میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ وہ معاشرہ

میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدان جنگ بنے ہوئے ہیں، خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں اور سنی سنائی نہ پھیلائیں۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچے گا اور ہمارا دل بھی پرسکون رہے گا۔ دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 091004145

جواب: انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بڑی اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے۔ اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو خدا سے بڑا سمجھتا ہے۔

6۔ تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔ 091004146

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ (سورۃ القصص: 83)

7۔ تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔ 091004147

جواب: تکبر کی عملی صورت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے قرآن اور نمرود نے بت ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیاء کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے انکار کیا جائے اور ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تکبر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 091004148

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

9۔ کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟ 091004149

جواب: کسی کو اسلام میں داخل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، عاجزی کرنا اور کسی کو حقیر سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ اس بیماری سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور دارِ سعادت و فلاح کا گھر پا سکیں۔

10۔ بعض اہل مکہ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کیوں کیا؟ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیجیے۔ 091004150

جواب: بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم پیدا ہوئے اور کس طرح نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے اہل دولت کو ملنی چاہیے۔

اعتراض کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: اور وہ کہتے ہیں کہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا کسی بڑے رئیس پر دونوں بستیوں میں سے کہ کیا ہم نے اتارا ہے؟ (سورۃ الزخرف: 31)

11۔ تکبر کی تیسری صورت کون سی ہے؟ 091004151

جواب: تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلے میں خود کو برتر تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔ انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرت علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت، ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب و نسب پر فخر، عہدہ، حسب، کامیابی و کامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

12۔ غرور و تکبر کی مختلف صورتیں اور ان سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ 091004152

جواب: غرور و تکبر کی مختلف صورتیں ہیں جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا، زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کمزور حالت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا، اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو برا سمجھنا، اس کے ہر شخص کی کسی کام میں مدد کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، اپنے کو کسی کو حقیر نہ سمجھنا وغیرہ۔ تکبر غرور کرتا ہے اور انسان کے دل میں بڑائی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

13۔ حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے سجدہ کرنے سے کیوں انکار کیا تھا؟ قرآن مجید کی روشنی میں لکھیے۔ 091004153

جواب: اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ کبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ: 34)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

14۔ تکبر کی وجہ سے انسان کن برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے؟ 091004154

جواب: انسان جب تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفظ کے لیے دوسرے انسانوں کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزت کو بچا سکے۔ اس وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، بدگمانی، تجسس اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

15۔ متکبر آدمی کی کیفیت بیان کیجیے۔ 091004155

جواب: ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ لوگوں میں اس کا احترام نہیں ہوتا اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے۔ متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے، مریضوں اور بیماروں سے بھاگتا ہے، یہ آدمی گھر کے کام کاج میں حصہ نہیں لیتا۔

16۔ جھوٹ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔ 091004156

جواب: جھوٹی سلائش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا تہمت لگانا یا کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ دینا، سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں شامل ہیں۔

17۔ غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟ 091004157

جواب: غیبت اور بہتان کا معنی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

18۔ حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 091004158

جواب: حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

19۔ حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091004159

جواب: حاسد اپنے سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔

20۔ حسد کی دو مضر باتیں بیان کریں۔ 091004160

جواب: حسد کی سب سے بڑی مضرت یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا اور اگر وہ محنت کرتا ہے تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری مضرت یہ ہے کہ اس کے علاوہ اس کی زندگی کے جذبات سب دنیا پر اور مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

21۔ حضور نبی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ 091004161

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی آیت پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح البخاری: 3748)

22۔ حسد کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟ قرآنی آیت کا حوالہ دیجیے۔ 091004162

جواب: حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (سورۃ الفلق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

23۔ سب سے پہلے کس نے اور کس سے حسد کیا تھا؟ 091004163

جواب: سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم، دولت، شہرت یا حسب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے ہی انکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

24۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حسد کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091004164

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد: 4903)

25۔ رشک سے کیا مراد ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔ 091004165

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ نعمت دوسرے کو حاصل ہے تو اس جیسی نعمت اس کے پاس بھی ہونی چاہیے تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ رشک کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی بات اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی حفاظت اور اس پر عمل کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔" (صحیح بخاری: 7129)

26۔ حسد سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ 091004166

جواب: حسد سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ نتیجتاً جب رات کو سونے کے لیے لیٹیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 کا تفصیلی جواب دیں۔

1۔ درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 091004167

☆ تکبر ☆ حسد

☆ عجب ☆ غیبت اور بہتان

﴿تکبر﴾

تکبر کا مفہوم

تکبر حق کی مخالفت اور دوسرے لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

تکبر بہت بڑی اور بری بیماری

انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بڑی اور بری بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے۔ اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو خدا سے بڑا سمجھتا ہے۔

تکبر کی وجوہات

انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ و منصب، طاقت و سرداری کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کی مذمت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝ ترجمہ: بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ النحل: 23)

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ بھی تکبر تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ: 34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تکبر کی مذمت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

تکبر کی مختلف صورتیں اور مثالیں

تکبر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو برا سمجھنا۔

تکبر کا عذاب

کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، نصیحت کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

تکبر کی اقسام

اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا

تکبر کی تین مختلف صورتوں میں سرِ فہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا

دوسری صورت یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم الشان ہستیوں سے نفرت کی جائے اور ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح ابلیس نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم پیدا ہوئے اور کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے اس کا حق تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

دوسرے انسانوں کے مقابلے میں خود کو بڑا تصور کرنا

تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلے میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔

حاصلِ کلام

تکبر سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے رہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے رہیں۔ تکبر سے دور رہیں تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور دنیا و معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

﴿حسد﴾

حسد کا مفہوم

حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر مائل نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال

کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جاتی۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کی شخص کے پاس ہے کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات

قرآن و سنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا لیکن رشک کی اجازت دی گئی ہے حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (سورۃ الفلق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سب سے پہلا حاسد

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم، فن، دولت، ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابوداؤد: 4903)

رشک کی جائز صورتیں

رشک کرنا حرام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔" (صحیح بخاری: 7528)

حسد کی وجوہات

حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ حاسد کرتا ہے اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حب دنیا، دولت، مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

حسد کا تعلق

حسد کا تعلق دل سے ہے اعمال سے نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے وہ حاسد ہے۔

حسد کا سب سے بڑا نقصان

حاسد کا سب سے بڑا نقصان یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں ان کو چھین کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی غلطیاں کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو بگاڑنے کی جگہ منفی جذبات اور جہالت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ یوں اپنی مخلوق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور بربادی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا

ہے جیسا کہ یہ حدیث حسد کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم ہے۔

سنت نبوی ﷺ سے راہنمائی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5748)

ہمارا کام

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ کہیں ہم نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں اس کے لیے شکر و حمد کی دعا کریں۔

﴿جھوٹ﴾

جھوٹ کا مفہوم

جھوٹ سے مراد ایسی بات یا عمل ہے جو حقیقت کے خلاف ہو اور اسے بیان یا عمل کر کے کسی کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کی غرض سے بیان کیا جائے۔ جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔ حقیقت کو چھپاتا اور سننے والے کو دھوکہ دیتا ہے جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کا سدباب کیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ (سورۃ الحج: 30) ترجمہ: "اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ایک موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری: 33)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا "کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے۔" پھر انہوں نے پوچھا "کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے" پھر انہوں نے پوچھا "کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا"۔ (موطا امام مالک: 1608)

آپ خاتم النبیین ﷺ اعلان نبوت سے پہلے

آپ خاتم النبیین ﷺ نبوت اور رسالت سے پہلے بھی اپنی زندگی میں اس قدر دیانت داری اور سچائی سے کام لیتے کہ اہل عرب آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

جھوٹ سے شدید نفرت

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی اور وہ اجتناب کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نقش پا پر چلتے ہوئے جھوٹ سے کسی قدر اجتناب کرتے تھے اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے وہ فرماتے تھے:

وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ تَكَذَّبُ وَلَا نَدْرِيْ مَا الْكِذْبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ کی صورتیں

جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ کئی دفعہ انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا، اصل میڈیکل سرٹیفکیٹ (اصلی رپورٹ) کو چھپا کر جعلی سفارش کروانا، دفاتر میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا الزام لگانا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط مخبری لگانا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے غلط بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

جھوٹ کے چند نقصانات

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- ☆ اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور اس کے رزق میں برکت نہیں فرماتا ہے۔
- ☆ جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- ☆ جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- ☆ جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- ☆ جھوٹ بولنے والے کو اور بھی اچھا نہیں رہتا اور وہ اپنی فکر میں بھی گرتا جاتا ہے۔

گانا سننے کے چند نقصانات

گانا سننے والے کو سب سے زیادہ یہ نقصان ہوتا ہے کہ اس کے دل کا سکون چلا جاتا ہے۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے کو اصل فائدہ وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن اصل فائدہ اور اجتناب سے دائمی فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

حاصل کلام

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ ہمیں جھوٹ سے اپنے ماں باپ سے قطعاً جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

﴿غیبت اور بہتان﴾

جواب: غیبت اور بہتان کا مفہوم

غیبت اور بہتان کا معنی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

بہتان کی سزا

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے معاشی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے۔ تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

غیبت کرنا سخت گناہ

کسی کی جسمانی یا مالی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری، رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔ کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دیتا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالتا ہو۔ (سورۃ الھمزۃ: 1)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو ناجائز قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (اپنی) نفرت کرتے ہو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی برائی نہ کرو اور ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کرے گا۔ (سنن ابی داؤد: 4880)

غیبت کرنے والے کا عذاب

ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: 349)

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و عمل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: وہ لفظ بھی نہیں بولتا جس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار نہ ہو۔ (سورۃ ق: 18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو بوقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت اور بدگمانی کے نقصانات

غیبت اور بدگمانی کی وجہ سے معاشرے میں کینہ اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میں، دفاتر، سکول، تعلیمی اداروں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی خلیجیں گہری ہو گئی ہیں۔

ماحصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پرسکون رہے گا اور ہمیں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

(5) جادو، فال اور توہم پرستی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے: 091004168
(الف) بدشگونی (ب) جادو (ج) فال (د) علم نجوم

(2) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سبب ہوتی ہے: 091004169
(الف) بداعمالیوں کا (ب) جادو کا (ج) مجبور لاچاری کا (د) فال کا

(3) عرب اہل جاہلیت میں کس مہینے کو نحوس سمجھتے تھے: 091004170
(الف) صفر المظفر کو (ب) محرم الحرام کو (ج) ذوالحجہ کو (د) ذوالقعدہ کو

(4) حدیث مبارکہ کے مطابق چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی: 091004171
(الف) قسمت کا حال پوچھنے والے کی (ب) قبول توبہ کرنے والے کی
(ج) موصول تعلق کرنے والے کی (د) حرام کا رزق کھانے والے کی

(5) دو گھونٹ جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے: 091004172
(الف) حجر (ب) بجو (ج) بہرام (د) تلبینہ

اضافی معروضی سوالات

(6) بلیک کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریہ یا خیال کو کہا جاتا ہے: 091004173
(الف) توہم پرستی (ب) جادو (ج) بدشگونی (د) نحوست

(7) فال وغیرہ کے ذریعے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی ہے: 091004174
(الف) جادو (ب) علم نجوم (ج) توہم پرستی (د) بدشگونی

(8) بدشگونی اور توہم پرستی ہے: 091004175
(الف) قابل تعریف (ب) قابل تحریف (ج) جائز (د) قبیح عمل

(9) نفع و نقصان کا اختیار ہے: 091004176
(الف) لوگوں کے پاس (ب) اللہ تعالیٰ کے پاس (ج) فرشتوں کے پاس (د) جنات کے پاس

(10) انسان کو جو بھی پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے: 091004177
(الف) مصیبت (ب) دولت (ج) نفرت (د) رزق

(11) فال یا جادو وغیرہ کا استعمال اسلام میں ہے: 091004178
(الف) حلال (ب) حرام (ج) جائز (د) مباح

(12) اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تعلیم دی ہے: 091004179
(الف) فاقہ کی (ب) تنگی کی (ج) استخارہ کی (د) صدقہ کی

(13) جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی: 091004180
(الف) دعا (ب) تسبیح (ج) نماز (د) زکوٰۃ

(14) ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے: 091004181
(الف) جادو (ب) فال (ج) توہم پرستی (د) بدشگونی

(15) جادوگر چیزوں کی حقیقت کو تبدیل کر دیتا ہے: 091004182
(الف) پانی پر (ب) خیال پر (ج) دماغ پر (د) چیز پر

(16) جنات اور انسانوں کی نظر سے بچانا کرتے تھے: 091004183
(الف) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ (ب) فرشتے
(ج) حضرت آدم علیہ السلام (د) حضرت سلیمان علیہ السلام

(17) جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائیں اس دن اسے زہر یا نقصان پہنچا سکتا ہے مراد: 091004184
(الف) بدشگونی (ب) نحوست (ج) بیماری (د) جادو

(18) جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے بہت سی برائیوں کا نقصان پہنچتا ہے: 091004185
(الف) جادوگر (ب) انسان (ج) معاشرہ (د) گھر

(19) توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں بن جاتے ہیں: 091004186
(الف) جاہل (ب) منافق (ج) انسان (د) شیطان

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	ب

6	الف	7	ج	8	الف	9	ب	10	الف
11	ب	12	ج	13	ج	14	الف	15	ب
16	الف	17	د	18	ج	19	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 20 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ توہم پرستی کی تین مختلف صورتیں بیان کریں۔ 091004197

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ (1) توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ (2) کسی چیز مثلاً بیمار کو بدشگونی کی وجہ سمجھنا۔ (3) توہم پرستی کی وجہ سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہے۔

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کون سی دعا پڑھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟ 091004198

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور ہر نظر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (جامع ترمذی: 2060)

3۔ صدقہ کو نبی خاتم النبیین ﷺ نے بلاؤں کا کیا علاج بیان کیا ہے؟ 091004199

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائیں اس دن اسے زہر نقصان نہیں پہنچا سکتا یہاں تک کہ شام ہو جائے۔ (صحیح بخاری: 5769)

4۔ توہم پرستی کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں؟ 091004199

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل وجہ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھ رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو حاصل کر لیں لیکن دائمی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔

☆ توہم پرستی اور اوہام کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟ 091004197

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز مثلاً کسی بیمار کو بدشگونی کی وجہ سمجھنا۔ فال نکالنے کے ذریعے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

6۔ نیک امید رکھنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟ 091004192

جواب: اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک فال یا نیک شگون لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پُرامید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

7۔ حصولِ خیر اور عافیت والی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟ 091004193

جواب: ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور ذریعے کھلوانے کے لیے استخارہ، صدقہ، نماز، عبادت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں جو تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

8۔ ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات کس کی ہے؟ 091004194

جواب: ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں۔

9۔ بدشگونی کی مختصر وضاحت کریں۔ 091004195

جواب: کسی چیز مثلاً کسی بیمار کو بدشگونی سمجھنا بدشگونی ہے۔ توہم پرستی بھی جہالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے علاوہ کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

10۔ نفع و نقصان کا اختیار کس کے پاس ہے؟ 091004196

جواب: نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی اس میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کرے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ یونس: 107)

11۔ انسان کو مصیبت کیوں پہنچتی ہے؟ 091004197

جواب: انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔

12۔ توہم پرستی کی مختصر وضاحت کریں۔ 091004198

جواب: جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔

13۔ استخارہ سے کیا مراد ہے؟ 091004199

جواب: مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

13۔ بدشگونی اور بدفالی کی مذمت میں حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔ 091004209

جواب: اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس جائے اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم: 5821)

14۔ نیک فال لینے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091004210

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا مجھے پسند ہے۔ (صحیح بخاری: 5754)

15۔ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے کیا کہنا چاہیے؟ 091004202

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (السنن الکبریٰ: 7945)

16۔ جادو کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091004203

جواب: جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا بلکہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

17۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے کیسے پناہ مانگا کرتے تھے؟ 091004204

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع الترمذی: 3058)

18۔ جادو کرنے والی چیزوں کے بارے میں مرتا ہوا نبی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 091004205

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جادو کرنے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری: 5764)

19۔ جادو اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ کن برائیوں کا شکار بن جاتا ہے؟ بیان کیجیے۔ 091004206

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھ جاتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ تاریخ، فلسفہ اور طبیعیات جیسی بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔

☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں خوشی سے محروم ہو جاتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

☆ جادو ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے خواہش مند لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

☆ جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے پیچھے چل کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

20۔ جادو کے بارے میں اسلامی تعلیمات مختصر لکھیے۔ 091004207

جواب: اسلام میں جادو کرنے کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور محفوظ کرانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ بدشگونی، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔ 091004208

جواب: بدشگونی، فال اور توہم پرستی کا مفہوم

توہم پرستی کا معنی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

نحوسی اسباب میں تاثیر ڈالنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو نحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔

بدشگونی اور توہم پرستی کا قابل مذمت

بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کرے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ یونس: 107)

توہم پرستی کی مذمت

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو نحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو نحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل عام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو نحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

استخارہ کی تعلیم

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون

طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

بدشگونی اور بدفالی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص نجومی کے پاس جائے اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم: 5821)

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے یعنی کسی نشان، جانور، پرندے یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پرامید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا مجھے پسند ہے۔ (صحیح بخاری: 5776)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد: 7045)

جادو کا مفہوم

جادو ایک حقیقت ہے جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادو گر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا بلکہ دلیل پر قبضہ کر لیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور مجوہ کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور شیاطین کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہو گئیں، جب یہ سورتیں نازل ہو گئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان دونوں کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی: 3058)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات مجوہ کھجوریں کھائیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری: 5768)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جو اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہیں، جادو کرنا اور کرانا ان میں سے ایک ہے۔ (صحیح بخاری: 5764)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری: 3371)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

جادو، فال اور توہم پرستی کے نقصانات

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری باتوں اور وہموں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھا لیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- ☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- ☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں قدر اور عزت سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- ☆ جادو ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- ☆ جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے چکر میں پڑ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، مناجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے مستقل صدقہ، نماز، عبادت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں رہنمائی تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

باب پنجم

حسن معاملات و معاشرت

(1) قسم کے احکام و مسائل

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) یمین کا معنی ہے: 091005001

(الف) قسم (ب) مشورہ (ج) معاملہ (د) ارادہ

(2) کس قسم پر کفارہ ہے؟ 091005002

(الف) یمین منعقدہ (ب) یمین لغو (ج) یمین غموس (د) یمین فضول

(3) پانچ اور سے کھائی جانے والی قسم کے کفارے کی ایک صورت کتنے مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے: 091005003

(الف) چار (ب) چھ (ج) آٹھ (د) دس

(4) قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں: 091005004

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(5) حدیث مبارک میں جس قسم کی ممانعت کی گئی ہے: 091005005

(الف) آباء و اجداد کی (ب) اللہ تعالیٰ کی (ج) اللہ کی صفات کی (د) اللہ کے ناموں کی

اضافی معروضی سوالات

(6) قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ توڑا قسم 091005006

(الف) اٹھائی جائے (ب) توڑی جائے (ج) بنائی جائے (د) نہ اٹھائی جائے

(7) اللہ تمہاری بے معنی قسموں پر نہیں گرفت کرے گا: 091005007

(الف) معاہدہ (ب) مقابلہ (ج) وعدہ (د) بات

(8) قسم صرف اٹھائی جائے: 091005008

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نام کی (ب) اللہ کے نام کی

(ج) صحابی رضی اللہ عنہ کے نام کی (د) بچوں کے نام کی

(9) بے شک اللہ تمہیں اپنے آباء و اجداد کی اٹھانے سے منع فرماتا ہے؟ 091005009

(الف) قسم (ب) وراثت (ج) روایت (د) تاریخ

(10) جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائی تو اس نے کیا: 091005010

(الف) ظلم (ب) حسد (ج) زنا (د) شرک

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	ب	5	الف
7	الف	8	ب	9	الف	10	د		

نمبر شمار	جواب
6	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قسم کا معنی و مفہوم لکھیں۔ 091005011

جواب: قسم کو قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے۔ یمین کی جمع ایمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا یمین کہلاتا ہے۔

2۔ قسم کی اقسام لکھیں۔ 091005012

جواب: (1) جس قسم کا کفارہ ادا کرنا ہے، وہ مستقبل میں کسی کام کے حوالے سے قسم اٹھانا ہے، اس کو یمین منعقدہ کہتے ہیں۔

(2) ماضی کے کسی واقعے پر جھوٹی قسم اٹھانا یمین غموس کہلاتا ہے، اس قسم پر کفارہ نہیں ہوتا لیکن اسلام نے اس قسم کو بند کیا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔

(3) روزمرہ کی گفتگو میں اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن واقعہ کا اس طرح نہ ہونا یمین لغو کہلاتا ہے۔

3۔ جھوٹی قسم کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔ 091005013

جواب: جھوٹی قسم گناہ کبیرہ اور انسانیت کو ختم کر دیتا ہے اور جھوٹی قسم اٹھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جھوٹی قسم باہمی اختلاف، انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتی ہیں۔ ہمیں ان سے بچنے کی دعا اور عملی طور پر کوشش بھی کرنی چاہیے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟ 091005014

جواب: قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ توڑا قسم اٹھائی ہی نہ جائے، کیوں کہ مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، ہمیشہ سچ بولتا ہے، سچ بولنے والے کا معاشرتی سطح پر پہچان کا ایک اہم سبب یہ ہوتا ہے اور عوام الناس اس کی زبان پر یقین کر لیتے ہیں۔

5۔ قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔ 091005015

جواب: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ چاہے تو دس مساکین کو کھانا کھلائے، چاہے تو دس مساکین کو لباس پہنائے، ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اگر اسے ان تین اشیاء میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

6۔ یمین سے کیا مراد ہے؟ 091005016

جواب: قسم کو قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے۔ یمین کی جمع ایمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا یمین کہلاتا ہے۔

7۔ قسم کے لیے اور کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں؟ 091005017

جواب: قسم کے لیے یمین اور حلف کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

8۔ قرآن مجید میں قسم کے کیا مقامات بیان ہوتے ہیں۔ مختصراً لکھیں۔ 091005018

جواب: قرآن مجید میں قسم کے مقام یوں بیان ہوتے ہیں:

ترجمہ: اللہ تمہاری لایعنی (بے مقصد) قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ تمہارا ان (قسموں) پر مواخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے کھائی ہیں تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے پھر جو نہ پا سکے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (المائدہ 89)

9۔ حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں کون سی قسم اٹھانے سے منع فرمایا گیا ہے؟ 091005019

جواب: قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہو۔ اس کے علاوہ والدین اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ یا دوسری کسی بھی معتبر یا مقدس چیز کی قسم کا شریعت میں کوئی تصور نہیں ہے۔

10۔ قسم اٹھانے کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسوہ تحریر کریں۔ 091005020

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کسی بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بھی قسم نہیں اٹھاتے تھے، کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائی گویا اس نے شرک کیا۔ (جامع ترمذی 1535)

11۔ قسم کے کفارے کے حوالے سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد تحریر کریں۔ 091005021

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی کام پر قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ خیر اور بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 کا تفصیلی جواب دیں۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل بیان کریں۔ 091005022

جواب: قسم کا معنی و مفہوم

قسم کو قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے۔ یمین کی جمع ایمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دلانا کہ وہ یمین کہلاتا ہے۔ قسم کے لیے یمین اور حلف کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل

قسموں کی حفاظت سے مراد

قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ بلا وجہ قسم اٹھائی ہی نہ جائے۔ کیوں کہ مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ بلکہ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ سچ بولنے والے کا معاشرتی سچ پر پہنچنا ایک اعلیٰ معیار قائم ہو جاتا ہے اور جب ہم اس کی زبان پر یقین کر لیتے ہیں لیکن اگر بات بات پر قسم اٹھانے کا رواج عام ہو جائے تو لوگوں کے حلف کے نتیجے کا سب سے بڑا ایک دوسرے سے اعتبار اٹھ جائے گا اور

باہمی اخوت کی فضا قائم ہو گی جو کہ معاشرتی معاملات و معاشرت کے بھی خلاف ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں قسم کے احکام یوں بیان ہوتے ہیں:

ترجمہ: اللہ تمہاری لایعنی (بے مقصد) قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ تمہارا ان (قسموں) پر مواخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے کھائی ہیں تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے پھر جو نہ پا سکے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (المائدہ 89)

قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ

قسم کے حوالے سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہو۔ اس کے علاوہ والدین اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ یا دوسری کسی بھی معتبر یا مقدس چیز کی قسم کا شریعت میں کوئی تصور نہیں ہے۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں اپنے آباء کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم 4234)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اس فرمان کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بھی قسم نہیں اٹھاتے تھے، کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائی گویا اس نے شرک کیا۔

(جامع ترمذی 1535)

توڑنے والی قسم

اگر کوئی شخص بلا وجہ کسی کی قسم اٹھا لے کہ میں اس کا کام نہیں کروں گا اور اس قسم کو توڑنے میں خیر ہو تو قسم توڑ دی جائے اور قسم کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی کام پر قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ خیر اور بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ (صحیح مسلم 4206)

مثال

مثلاً اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہے کہ میں اپنے فلاں دوست یا فلاں رشتہ دار یا پڑوسی سے بات نہیں کروں گا تو اس کو چاہیے کہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

قسم کا کفارہ

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ چاہیے تو دس مساکین کو کھانا کھلائے یا چاہے تو ان مساکین کو لباس پہنائے یا غلام یا لونڈی آزاد کرے جو قسم کے عیب سے پاک ہو اگر اسے ان تین چیزوں میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

قسموں کی اقسام

1۔ یمین منعقدہ

جس قسم کا کھانا ادا کرنا ہے وہ مستقبل میں کسی کام کے حوالے سے قسم اٹھانا ہے اس کو یمین منعقدہ کہتے ہیں۔

2۔ یمین غموس

ماضی کے کسی واقعے پر جھوٹی قسم اٹھانا یمین غموس کہلاتا ہے۔ اس قسم پر کفارہ نہیں ہوتا لیکن اسلام نے اس قسم کو ناپسند کیا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔

3۔ یمین لغو

روزمرہ کی گفتگو میں اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن حقیقت اس طرح نہ ہونا یمین لغو کہلاتا ہے۔ اس طرح کی قسم سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمایا ہے۔

جھوٹی قسم کے اثرات

جھوٹی قسم گناہ کبیرہ

جھوٹی قسم گناہ کبیرہ اور انسانیت کو دھوکا دینا ہے۔

نظر رحمت سے محرومی

جھوٹی قسم اٹھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب

جھوٹی قسم باعث انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتی ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اپنی راستبازی پر عمل کریں۔ نہ جھوٹی قسم اٹھائیں اور نہ ہی جھوٹی قسم کی تصدیق کریں۔

(2) گواہی کے احکام و مسائل

﴿معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) گواہی کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے: 091005023

(الف) شہادت (ب) یمین (ج) نظر (د) امر

(2) گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے: 091005024

(الف) گواہ (ب) مدعی (ج) وکیل (د) مظلوم

(3) کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے: 091005025

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(4) آنکھوں دیکھا حال بیان کرنا کہلاتا ہے: 091005026

(الف) عینی شہادت (ب) سمعی شہادت (ج) حسی شہادت (د) شہادۃ علی الشہادۃ

(5) جب صرف دو گواہ موجود ہوں تو گواہی ہے: 091005027

(الف) فرض (ب) واجب (ج) مستحب (د) مباح

اضافی معروضی سوالات

(6) اس کا مطلب کسی چیز یا معاملے کا اپنے علم کے مطابق اسے درست سچا ہونے کا واضح کرنا ہے: 091005028

(الف) طہارت کا (ب) دیانت کا (ج) وحدت کا (د) شہادت کا

(7) جھوٹی گواہی سے فروغ پاتی ہیں: 091005029

(الف) رنجشیں (ب) دوستیاں (ج) نیکیاں (د) اچھائیاں

(8) جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ وہ گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا واجب ہو جاتا ہے: 091005030

(الف) فرض (ب) سنت (ج) نفل (د) مستحب

(9) جب بہت سارے لوگ معاملے اور پیش آمدہ واقعے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی، بلکہ سب سے بری ہو جاتی ہے: 091005031

(الف) نفل کے (ب) فرض کے (ج) مستحب کے (د) سنت کے

(10) اسلام میں شہادت ہے: 091005032

(الف) صداقت کی طرح (ب) ثابت کی طرح (ج) دیانت کی طرح (د) امانت کی طرح

(11) گواہ کسی چیز کو بیان کر شہادت دیتا ہے اس کو کہتے ہیں: 091005033

(الف) عینی شہادت (ب) سمعی شہادت (ج) شہادۃ علی الشہادۃ (د) حسی شہادت

(12) جب ایک گواہ کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بناتا ہے تب اس کو کہتے ہیں: 091005034

(الف) سمعی شہادت (ب) عینی شہادت (ج) حسی شہادت (د) شہادۃ علی الشہادۃ

(13) گواہی دینے کے لیے یہ شرط ہے کہ گواہ مسلمان عاقل و بالغ ہو: 091005035

(الف) عالم ہو (ب) عادل ہو (ج) حاکم ہو (د) امیر ہو

(14) دو مرد نہ ہوں تو گواہی کے لیے ہونے چاہئیں ایک مرد اور: 091005036

(الف) دو عورتیں (ب) دو بچے (ج) دو غلام (د) دو قیدی

(15) رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی برابر ہے: 091005037

(الف) درخت پوجنے کے (ب) بت پوجنے کے (ج) سورج پوجنے کے (د) چاند پوجنے کے

(16) سچی گواہی سے معاشرے میں قائم ہوتا ہے: 091005038

(الف) بے چینی (ب) افراتفری (ج) بدگمانی (د) امن

(17) جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے: 091005039

(الف) پرسکون (ب) رحیم (ج) ناراض (د) قریب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف
6	د	7	الف	8	الف	9	ج	10	ب
11	ب	12	د	13	ب	14	الف	15	ب
16	د	17	ج						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں گواہی کی فرضیت و اہمیت بیان کریں۔ 091005040

جواب: وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا (سورۃ البقرۃ 282)

ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو محض دعوے کی بنیاد پر ہی سب کچھ دے دیا جائے تو کتنے ہی لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر دیں گے، اس لیے دعوے دار کے لیے گواہ ہیں اور انکار کرنے والے کے لیے قسم ہے۔

سوال نمبر 2۔ عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔ 091005041

جواب: گواہی دینا بعض اوقات آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہوتا ہے جس کو "عینی شہادت" کہتے ہیں۔ بعض اوقات گواہ کسی چیز کی شہادت دیتا ہے اس کو "سمعی شہادت" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 3۔ جھوٹی گواہی دینے اور گواہی چھپانے کی اہمیت بیان کریں۔ 091005042

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کی پوجا کرنے کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی سے بچنے کے لیے جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی۔ تین بار دہرا کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ (سورۃ الحج 30)

4۔ سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔ 091005043

جواب: سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہونے کے ساتھ ساتھ احساس ذمہ داری جیسے احساسات فروغ پاتے ہیں۔ جب کہ جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ دشمنیاں جنم پاتی ہیں۔ معاشرے میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ بدامنی اور انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 091005044

جواب: گواہی کے لیے قرآن و سنت میں "شہادت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شہادت کا مطلب کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق

اور ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

6۔ مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔ 091005045

جواب: گواہی دینا جس کی اعلیٰ منصب و مرتبہ ہے اس لیے گواہی دینے کے لیے یہ شرط ہے کہ گواہ مسلمان، عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اگر دو مرد ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنا لیا کرو) ان کو بھی تم گواہوں کے طور پر پسند کرتے ہو کہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔ (سورۃ البقرۃ 282)

7۔ گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟ 091005046

جواب: گواہی میں دو باتوں کا دھیان رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

☆ کسی چیز کا بغور مشاہدہ کر کے اس کو دل و دماغ میں بٹھانا

☆ معاملے کو قاضی اور جج کے سامنے پوری طرح ذمہ داری سے پیش کرنا

8۔ گواہی دینے کے کیا اخلاقیات ہیں؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091005047

جواب: معاملات کی نوعیت کے پیش نظر گواہی کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔ جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے اور جب گواہ کو گواہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے تو گواہی چھپانا جائز نہیں ہوتا۔ جب بہت سارے لوگ معاملے اور چیز آمنے سامنے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی، بلکہ مستحب کے درجے میں آ جاتی ہے۔

9۔ گواہی دینے کے بارے میں قرآن مجید میں کیا ارشاد ہوا ہے؟ 091005048

جواب: گواہی دینے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا (سورۃ البقرۃ 282)

ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (سورۃ البقرۃ 283)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس (گواہی) کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

10۔ گواہی کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ ہے؟ 091005049

جواب: گواہی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو محض دعوے کی بنیاد پر ہی سب کچھ دے دیا جائے تو کتنے ہی لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر دیں گے، اس لیے دعوے دار کے لیے گواہ ہیں اور انکار کرنے والے کے لیے قسم ہے۔

(صحیح بخاری 4678)

11۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کی روشنی میں بیان کیجیے کہ جھوٹی گواہی کا کیا حال ہے؟ 001005010

جواب: رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی بت پرستی کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی بت پرستی کے برابر قرار دی گئی۔ جھوٹی گواہی، شرک کے برابر کر دی گئی۔ تین بار یہ فرما کر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے آیت پڑھی کہ اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ (سورۃ الحج 30)

12۔ گواہی کے حوالے سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ 001005051

جواب: ہمیں چاہیے کہ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ سچی گواہی دیں۔ جذبات کو فروغ دیں۔ نہ جھوٹی گواہی دیں اور نہ جھوٹی گواہی کی تلقین کریں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

سوال نمبر 1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں گواہی کے احکام و مسائل واضح کریں۔ 001005052

جواب: گواہی کا مفہوم

گواہی کے لیے قرآن و سنت میں "شہادت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شہادت کا مطلب کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

گواہی میں دو باتوں کا دھیان

گواہی میں دو باتوں کا دھیان رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

☆ کسی واقعہ کا بغور مشاہدہ کر کے اس کو دل و دماغ میں محفوظ

☆ معاملے کو قاضی اور جج کے سامنے پوری طرح دیانت داری سے پیش کرنا

معاملات کی نوعیت کے پیش نظر گواہی کا حکم

گواہی دینے والے کو گواہ کہتے ہیں۔ معاملات کی نوعیت کے پیش نظر گواہی کا حکم بھی بدلتا رہتا ہے۔

1۔ جب گواہی دینے والا کوئی اور ہو اور معاملہ وہ گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے۔

2۔ اور جب گواہ کو گواہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے تو گواہی چھپانا جائز نہیں ہوتا۔

3۔ جب بہت سارے لوگ معاملے اور پیش آمدہ واقعے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی بلکہ مستحب کے درجے میں آ جاتی ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں گواہی کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ (سورۃ البقرۃ 282)

ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت

گواہی چھپانے کی ممانعت کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (سورۃ البقرۃ 283)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس (گواہی) کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہگار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

اسلام میں شہادت کی حیثیت

اسلام میں شہادت امانت کی طرح ہے۔ جس طرح باقی امانتیں پوری کرنا لازم ہے، بالکل اسی طرح گواہی دینا بھی امانت ہے جو ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔

گواہی دینے کے لیے شرائط

گواہی دینا بڑا ہی اعلیٰ منصب معزز ہے اس لیے گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ گواہ مسلمان، عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اگر مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو پھر اگر مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنا) جن کو بھی تم گواہوں کے طور پر پسند کرتے ہو کہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا سکے اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔ (سورۃ البقرۃ 282)

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں گواہی کی اہمیت

گواہی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو محض دعوے کی بنیاد پر ہی سب کچھ دے دیا جائے تو کتنے ہی لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر دیں گے۔ اس لیے دعوے دار کے ذمے گواہ ہیں اور انکار کرنے والے کے ذمے قسم ہے۔ (جامع ترمذی 1341)

جھوٹی گواہی کی مذمت

رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی بت پرستی کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی بت پرستی کے برابر قرار دی گئی۔ جھوٹی گواہی، شرک کے برابر کر دی گئی۔ تین بار یہ فرما کر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے آیت پڑھی کہ اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ (سورۃ الحج 30)

سچی گواہی کے مثبت اثرات

سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہونے کے ساتھ ساتھ احساس ذمہ داری جیسے احساسات فروغ پاتے ہیں۔

جھوٹی گواہی کے منفی اثرات

جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ رنجشیں فروغ پاتی ہیں۔ معاشرے میں بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ بداعتمادی اور نفرت کا شکار ہو جاتا ہے۔

گواہی کی اقسام

عملی شہادت

گواہی دینا بعض اوقات آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہوتا ہے جس کو "عملی شہادت" کہتے ہیں۔

سمعی شہادت

بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو "سمعی شہادت" کہتے ہیں

شہادت علی الشہادت

جب وہ کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بناتا ہے تو اس کو "شہادت علی الشہادت" یعنی گواہی پر گواہی دینا کہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ 4470)

حاصل کلام ہمیں چاہیے کہ اپنی امانت داری پوری کریں۔ سچی گواہی اور سچے جذبات کا ذکر کریں۔ نہ جھوٹی گواہی دیں اور نہ جھوٹی گواہی کی تحسین کریں۔

(3) حقوق العباد

ہمسایوں کے حقوق

حسنِ معاملات و معاشرت

حقوق العباد (ہمسایوں کے حقوق) اہمیت

معاشرتی اثرات

YouTube

Online Lecture

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حقوق العباد سے مراد ہے: 091005052

(الف) بندوں کے حقوق (ب) اللہ تعالیٰ کے حقوق (ج) ریاست کے حقوق (د) دوستوں کے حقوق

(2) قرآن مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں: 091005054

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(3) جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے اس میں نہیں ہے: 091005055

(الف) ایمان (ب) عمل (ج) علم (د) خوف

(4) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی؟ 091005056

(الف) ہمسایہ (ب) مسافر (ج) مسافر (د) اساتذہ

(5) قرآن مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ ذکر ہے: 091005057

(الف) پڑوسیوں کے حقوق کا (ب) غلاموں کے حقوق کا (ج) مظلوموں کے حقوق کا (د) اساتذہ کے حقوق

اضافی معروضی سوالات

(6) زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا ہوتا ہے: 091005058

(الف) محتاج (ب) قرض دار (ج) دوست (د) پڑوسی

(7) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: 091005059

(الف) دو حصہ (ب) تین حصہ (ج) چار حصہ (د) پانچ حصہ

(8) جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو شریک کر دیں: 091005060

(الف) وراثت میں (ب) گھر میں (ج) کاروبار میں (د) رشتہ داری میں

(9) پڑوسی کے ساتھ سلام میں کریں: 091005061

(الف) درگزر (ب) حسنِ سلوک (ج) تاخیر (د) پہل

(10) جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کریں: 091005062

(الف) بیمار (ب) پڑوسی (ج) مریض (د) دوست

(11) مصیبت کے وقت پڑوسی کی کریں: 091005063

(الف) رہنمائی (ب) عزت افزائی (ج) غم خواری (د) حمایت

(12) پڑوسیوں کے گھر کے تنگ نہ کریں: 091005064

(الف) راستے (ب) کمرے (ج) صحن (د) کچن

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	ب	8	الف	9	د	10	ب	11	ج	12	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

2۔ ہمسایوں کے دو حقوق بیان کریں۔ 091005065

جواب: ہمسایوں کے حقوق درج ذیل ہیں۔

☆ پڑوسی کے ساتھ سلام میں پہل کریں۔ ☆ جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کریں۔

☆ میت کے وقت ان کی تیمارداری کریں۔ ☆ ان کی خوشی میں شرکت کریں۔

☆ ان کے جنازے میں شرکت کریں۔

2۔ ہمسایوں کے حقوق کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔ 091005066

جواب: ہمسایوں کے حقوق کا سب سے بڑا معاشرتی اثر یہ ہے کہ معاشرے میں باہمی محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاشرتی اثر یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔ جانی اور مالی طور پر باہمی کام میں تعاون کرتے ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ انسانی ہمدردی اور تعاون کی مثال پیش کر رہا ہوتا ہے۔

3۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی کے کوئی سے دو دنیاوی اور اخروی نقصانات تحریر کریں۔ 091005067

جواب: ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے ہمیں دنیا و آخرت میں مختلف فوائد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرتی انتشار پھیلتا ہے۔ امن و امان کا فقدان ہوتا ہے۔ حقوق ادا کرنے والا شخص معاشرے میں بدنام ہو جاتا ہے، لوگوں کے اعتماد سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کا روحانی سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے۔ گناہوں کا باعث بنتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے والا شخص جنت میں داخلے سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ حقوق العباد کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ 091005068

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، کیوں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات کیلا پوری نہیں کر سکتا بلکہ اسے بعض ذمہ داریاں ادا کرنے سے کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

5۔ قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ 091005069

جواب: قرآن مجید میں ہمسایوں کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1۔ رشتہ دار پڑوسی 2۔ قریب رہنے والا پڑوسی 3۔ تھوڑی دور کا پڑوسی

6۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 091005070

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمسائے کے حقوق کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں نصیحت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری 6015)

7۔ قرآن و سنت کی تعلیمات میں معاشرے کی ترقی کا دارومدار کس بات پر ہے؟ 091005071

جواب: قرآن و سنت کی تعلیمات میں معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان محبت اور بھائی چارے کے ساتھ ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ ان کی ہمدردی، ایثار اور محبت خلوص پر مبنی ہو۔

8۔ حقوق العباد کی چھ اقسام تحریر کیجیے۔ 091005072

جواب: حقوق العباد میں والدین، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب، اساتذہ کرام اور غیر مسلموں کے حقوق کے ساتھ ساتھ ہمسایوں کے حقوق بھی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

9۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091005073

جواب: قرآن مجید نے متعدد مقامات پر ہمسایوں کے حقوق کا ذکر قرابت داروں کے ساتھ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ (سورۃ النساء 36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ۔

10۔ حدیث مبارک کی روشنی میں ہمسائے کے حقوق کی اہمیت لکھیے۔ 091005074

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے تین دفعہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! خاتم النبیین ﷺ کون؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (صحیح بخاری 6016)

11۔ ہمسایوں کے حقوق کی وسعت اختصار کے ساتھ بیان کیجیے۔ 091005075

جواب: حق پڑوس صرف یہ نہیں کہ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کیا جائے، بلکہ پڑوسی کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو برداشت کرنا بھی پڑوسی کے حق میں شامل ہے۔ دین و دنیا کے جس معاملے میں انہیں راہنمائی کی ضرورت ہو تو اس میں ان کی راہنمائی کریں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق واضح کریں۔ 091005076

جواب: حقوق العباد

حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، کیوں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات کیلا پوری نہیں کر سکتا بلکہ اسے بعض ذمہ داریاں ادا کرنے سے کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت

قرآن مجید نے متعدد مقامات پر ہمسایوں کے حقوق کا ذکر قرابت داروں کے ساتھ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ (سورۃ النساء 36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ۔

قرآن مجید کے مطابق ہمسایوں کی اقسام

قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق پڑوسی کی تین اقسام ہیں:

1۔ رشتہ دار پڑوسی 2۔ قریب رہنے والا پڑوسی 3۔ تھوڑی دور کا پڑوسی

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں اہمیت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمسائے کے حقوق کی ادائی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے تین دفعہ ارشاد فرمایا اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون؟ فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (صحیح بخاری 6016)

ہمسائے کے عموم میں وسعت

اسلام کی نظر میں ہمسائے میں صرف ساتھ رہنے والے لوگ شامل نہیں بلکہ ایک محلے میں رہنے والے، کاروباری شراکت دار، ہم سفر اور ہم جماعت، ایک دفتر اور ادارے میں اکٹھے کام کرنے والے تمام افراد ہمسائگی کے دائرے میں شامل ہیں۔

ہمسائے کے حقوق کی فضیلت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمسائے کے حقوق کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری 6015)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے روکے۔ (صحیح بخاری 2629)

قرآن کی روشنی میں ہمسایوں کے چند حقوق:

قرآن و سنت کی روشنی میں ہمسایوں کے چند حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ پڑوسی کے ساتھ سلام میں پہل کریں۔
- ☆ مصیبت کے وقت ان کی غم خواری کریں۔
- ☆ ان کے جنازے میں شرکت کریں۔
- ☆ ان کے عیبوں کو چھپائیں۔
- ☆ ان کی اداؤں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں۔
- ☆ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں۔
- ☆ ان کو ایذا نہ دیں۔
- ☆ اپنے وسائل کے مطابق قربانی کی میزبانی کریں۔
- ☆ ان کی خوشی میں شرکت کریں۔
- ☆ مالی ضرورت کے وقت ان کی مالی مدد کریں۔
- ☆ ان کے گھر کے راستے تنگ نہ کریں۔
- ☆ ان کو عزت و احترام دیں۔
- ☆ ان کے ساتھ تعاون کا رویہ کریں۔
- ☆ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔

قرآن و سنت کی تعلیمات میں معاشرے کی ترقی کا دارومدار

قرآن و سنت کی تعلیمات میں معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان خیر اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار بنیں، ان کی ہمدردی، ایثار اور خیر خواہی پائی جائے۔

ہمسایوں کے حقوق کے معاشرتی اثرات

- ☆ ہمسایوں کے حقوق کا سب سے بڑا معاشرتی اثر یہ ہے کہ معاشرے میں باہمی محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- ☆ ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاشرتی اثر یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے مددگار بنتے ہیں۔
- ☆ خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔

- ☆ جانی اور مالی نقصان پر ہر طرح کے کام میں تعاون کرتے ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ اخلاقی ہمدردی اور تعاون کی مثال پیش کرتا ہے۔
- ☆ اگر ہر معاشرہ ریاست کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں تبھی ہمدردیاں اور حسن سلوک کسی ریاست کو کامیاب بناتے ہیں۔

(صحیح بخاری 3027)

حقوق کی عدم ادائی کے نقصانات

دنیوی نقصانات

ہمسایوں کے حقوق ادا نہ کرنے سے ہمیں دنیا و آخرت میں مختلف نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا نہ کرنے سے معاشرتی انتشار پھیلتا ہے۔ امن و امان کا فقدان ہوتا ہے۔ حقوق ادا نہ کرنے والا شخص معاشرے میں بدنام ہو جاتا ہے، لوگوں کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کا روحانی سکون تباہ ہو جاتا ہے۔

اخروی نقصانات

ہمسایوں کے حقوق ادا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے۔ گناہوں کا باعث بنتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا شخص جنت میں داخلے سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

حاصل کلام

اسلام پڑوسیوں کو اہم درجہ دیتا ہے، مدد گاری اور رفاقت کی تلقین کرتا ہے تاکہ معاشرے میں ہم ہمسایوں کا خیال رکھ پائیں۔ اس لیے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ تلاش کرو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکامات کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق ادا کریں تاکہ ہم دنیوی اور اخروی زندگی میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

(4) سود کی حرمت

﴿معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سود کو عربی میں کہتے ہیں: 091003077

(الف) کذب (ب) بہتان (ج) ربوٰ (د) صوم

(2) اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے اور مٹاتا ہے: 091003078

(الف) سود کو (ب) تجارت کو (ج) نفع کو (د) سونے چاندی کو

(3) سود کا رواج عام ہونے سے لوگ چھوڑ دیتے ہیں: 091003079

(الف) سیاست (ب) محنت (ج) دولت (د) سفر

(4) کسی انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بغیر نفع کے جو قرض دیا جاتا ہے اسے کہتے ہیں: 091005080

(الف) غلہ (ب) صدقہ (ج) زکوٰۃ (د) قرض حسنہ

(5) حدیث مبارکہ کے مطابق قرض حسنہ دینے والے کو اجر ملتا ہے: 091005081

(الف) نو گنا (ب) دس گنا (ج) گیارہ گنا (د) اٹھارہ گنا

اضافی معروضی سوالات

(6) عربی زبان میں ربوٰا کہتے ہیں: 091005082

(الف) سود کو (ب) کذب کو (ج) بہتان کو (د) جھوٹ کو

(7) قرض دے کر اس پر مشروط اضافہ لینا کہلاتا ہے: 091005083

(الف) کاروبار (ب) سود (ج) بیع (د) تجارت

(8) قرض دے کر مقروض سے روپے پیسے کے علاوہ کوئی فائدہ لینا کہلاتا ہے: 091005084

(الف) تجارت ہے (ب) جائز ہے (ج) کاروبار ہے (د) سود ہے

(9) اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے: 091005085

(الف) سود (ب) ملازمت (ج) تجارت (د) منافع

(10) اسے ایمان والو کھاؤ نہ جائز کھانا: 091005086

(الف) حرام (ب) سود (ج) مال (د) حق

(11) اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور جائز جب کہ سود کو قرار دیا ہے: 091005087

(الف) حرام (ب) جائز (ج) مستحب (د) مباح

(12) یہودیت و عیسائیت سمیت ہر مذہب میں سود بیک سے رہا ہے: 091005088

(الف) جائز (ب) ناجائز (ج) حلال (د) مکروہ

(13) نبی کریم آخر النبیین ﷺ سود کھانے کھلانے اس پر گواہ بننے اور اس کو لکھنے والے پر فرماتے ہیں: 091005089

(الف) رحمت (ب) لعنت (ج) اکرام (د) برکت

(14) اس طرح نہ صرف بے روزگاری بڑھتی ہے بلکہ کلی ترقی کا پہیہ بھی جام ہو جاتا ہے: 091001090

(الف) سود کی وجہ سے (ب) حرام سے (ج) اجارے سے (د) پس ماندگی سے

(15) آئے روز کرنسی بحران اور قیمت و مارکیٹ کا بازار بھی گرم رہتا ہے: 091001091

(الف) تجارتی معاملات سے (ب) کاروباری وجہ سے (ج) اختلاف رائے سے (د) سودی معاملات سے

(16) جیسے فضیلت بیان ہوئی ہے: 091005092

(الف) تجارت کی (ب) ملازمت کی (ج) قرض حسنہ کی (د) معیشت کی

(17) ضرورت پوری کرنے کے لیے بغیر نفع کے جو قرض دیا جاتا ہے اسے کہتے ہیں: 091005093

(الف) دیا تفضل (ب) گروی (ج) قرض حسنہ (د) غلہ

(18) معمول تھا کہ وہ کسی کو قرض دیتے جب وہ واپس کرنے آتا تو اسے قرض معاف فرما دیتے: 091005094

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(19) اللہ تعالیٰ نے برکت بھی رکھی ہے اور سکون بھی: 091005095

(الف) مال حلال میں (ب) قرض میں (ج) ادھار میں (د) صدقہ میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	الف	3	ب	4	د	5	د
6	الف	7	ب	8	د	9	الف	10	ب
11	الف	12	ب	13	ب	14	ب	15	الف
16	ج	17	ج	18	ج	19	ب		الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں سود کی حرمت کے احکام بیان کریں۔ 091005096

جواب: سود اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے، کیوں کہ ایک ایسی لعنت ہے جس سے محنت خوری، لالچ، بغض و قرض، سنگ دلی اور ملاوٹ جیسی اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ سود معاشی اور اقتصادی بدحالیوں کا ذریعہ بھی ہے۔ اس وجہ سے قرآن مجید میں سود سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے"۔ (سورۃ البقرہ 275)

2۔ سود کے دنیوی و اخروی نقصانات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091005097

جواب: قرآن مجید میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ سود کی وجہ سے اگرچہ بظاہر مال میں اضافہ ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ مال میں نقصان، بے برکتی اور کئی آفات کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ سود کا نقصان صرف دنیا میں نقصان ہے بلکہ آخرت میں بھی سود کھانے والا ذلیل اور رسوا ہوگا۔

3۔ سود کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔ 091005098

جواب: سود کا رواج عام ہونے سے لوگ محنت کرنا چھوڑ دیتے ہیں، دولت کا ارتکاز ہوتا ہے جس کی وجہ سے صنعتوں اور کارخانوں میں سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے اس طرح نہ صرف بے روزگاری بڑھتی ہے بلکہ کلی ترقی کا پہیہ بھی جام ہو جاتا ہے۔ اب مقروض شخص پر سود کی وجہ سے قرض کا بوجھ بڑھتا چلا جاتا ہے تو وہ سود اتارنے کے لیے یا تو ظالم کا ارتکاب کرتا ہے یا خودکشی کرتا ہے۔ سودی معاملات کی وجہ سے آئے روز کرنسی بحران اور قیمت و مارکیٹ کا بازار بھی گرم رہتا ہے۔

4۔ سود کی لعنت دین کی مخالفت کے حکمت واضح کریں۔ 091005099

جواب: سود کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پورا معاشرہ ترقی نہیں کرتا بلکہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹنے لگتی ہے۔ مال دار کے مال میں اضافہ ہوتا ہے لیکن غریب کی غربت اور بے بسی و مفلسی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

5۔ سود کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ 091005100

جواب: سود کو عربی زبان میں ربوٰ کہتے ہیں۔ سود کا معنی ہے "قرض دے کر اس پر مشروط اضافہ یا نفع لینا۔" جیسے ایک ہزار روپے کسی کو قرض دیا اور دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ ایک ہزار کے بجائے پندرہ سو روپے واپس دیں گے یہ اضافی پانچ سو روپے کا شمار سود میں ہوگا۔

6۔ سود کی حرمت پر ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ 091005101

جواب: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور جائز جب کہ سود کو حرام قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ (سورۃ البقرۃ 275)

7۔ سود کی حرمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 091005102

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جس شب مجھے (معراج میں) سیر کرائی گئی میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے) تھے، ان میں بہت سے سانپ جان کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے کہا جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ 2273)

8۔ قرض حسنہ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔ 091005103

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ دینے والے کو دس گنا اور قرض دینے والے کو قرض کا اٹھارہ گنا اجر ملتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ 2431)

9۔ سود کے معاشرے پر دو نقصانات تحریر کریں۔ 091005104

جواب: سود کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پورا معاشرہ ترقی نہیں کرتا بلکہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹنے لگتی ہے۔ مال دار کے مال میں تو اضافہ ہوتا ہے لیکن غریب کی غربت اور بے بسی و مفلسی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

10۔ سود کی چند اقسام کی مختصر وضاحت کریں۔ 091005105

جواب: قرض دے کر مشروط سے روپے پیسے کے علاوہ کوئی فائدہ لینا بھی سود ہے۔ جیسے کسی کو قرض دیا اور اس سے اس کا مکان لے لیا اور اس مکان میں رہائش اختیار کر لی لیکن اس کا کرایہ ادا کیا یا کرایہ لیا لیکن کم دیا یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔ کسی سے غلہ وغیرہ ادھار پر لیا لیکن اب واپس کیا تو جتنا لیا تھا اس سے زیادہ واپس کیا یہ بھی سود ہے۔ جیسے کسی سے پانچ کلو گندم لی لیکن اب واپس کی تو چھ یا سات کلو واپس کی یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔

11۔ سود کے بارے میں اسلامی نظریہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ کی روشنی میں تحریر کریں۔ 091005106

جواب: سود اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسی لعنت ہے جس سے سخت خوری، بے رحمی، سنگ دلی اور مفاد پرستی جیسی اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ سود سماجی اور اقتصادی بے چینی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں سود سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سورۃ آل عمران 130)

12۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں سود کے بارے میں کیا نظریات تھے؟ 091005107

جواب: یہودیت و مسیحیت سمیت ہر مذہب میں سود لینے سے منع کیا گیا ہے حتیٰ کہ مشرکین مکہ بھی اس کو حرام سمجھتے تھے۔ سودی معیشت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سود کے کم تر بیس گناہ کو کس چیز کے مترادف قرار دیا ہے؟ 091005108

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سود کے کم تر بیس گناہ کو ماں سے بدکاری کے مترادف قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے سود کھانے کھلانے والے، اس پر گواہ بننے اور اس کو لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

14۔ "ربا الفضل" سے کیا مراد ہے؟ 091005109

جواب: روزمرہ استعمال کی اشیاء میں آسان لین دین کو فروغ دینے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے چھ چیزوں سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک وغیرہ کے سودے میں اوصاف اور اضافے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کو ربا الفضل کہتے ہیں۔

15۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کن حلال ذرائع سے نفع کمانے کی اجازت دی ہے؟ 091005110

جواب: اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے لیکن ہمیں تجارت، ملازمت، زراعت، صنعت اور دوسرے حلال ذرائع سے نفع کمانے کی اجازت بھی دی ہے۔ اگر کوئی شخص ناجائز کسی حلال کاروبار میں لگا کر نفع کمانا چاہے تو اسے بھی منع نہیں کیا گیا۔ حلال چیزوں کی خرید و فروخت کی اجازت ہے اور ان میں قانون کے مطابق نفع و نقصان کی بنیاد پر کاروبار کی اجازت ہے۔

16۔ قرض حسنہ سے کیا مراد ہے؟ مختصر وضاحت کریں۔ 091005111

جواب: کسی انسان کو اس کی ضرورت اور مجبوری کی حالت میں قرض دینا بہت فضیلت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بغیر نفع کے جو قرض دیا جاتا ہے اسے قرض حسنہ کہتے ہیں۔ صدقے کی طرح قرض حسنہ بھی ایک نیکی ہے۔ صدقے میں دیے ہوئے پیسے واپس نہیں لیے جاتے جب کہ قرض حسنہ میں دیے پیسے واپس لیے جاتے ہیں۔

17۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرض اور صدقے کا ثواب کیسے پہنچتے تھے؟ 091005112

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ وہ کسی کو قرض دیتے، جب وہ واپس کرتے تو اسے قرض معاف فرما دیتے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ پہلے میں قرض کا ثواب حاصل کرتا ہوں اور پھر صدقے کا ثواب بھی پا لیتا ہوں۔

18۔ ہمیں بطور مسلمان کسب حلال کے علاوہ سے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ 091005113

جواب: ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں ہمیشہ حلال مال کمائیں، حلال سے پیدا ہونے والا خون بھی حلال کا ہونا چاہیے اور ہمارے جسم پر لباس بھی صرف اور صرف حلال مال کا ہونا چاہیے۔ مال حلال میں اللہ تعالیٰ نے برکت بھی رکھی ہے اور سکون بھی۔ حرام طریقے سے کمایا گیا مال نہ صرف دنیا میں بے سکونی پریشانی اور بے برکتی کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کا سخت حساب ہوگا۔

19۔ تجارت کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟ 091005114

جواب: تجارت کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ سچے اور امانت دار تاجر کو قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کی جماعت میں شامل کیا گیا ہے۔

20۔ قرض حسنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارک لکھیے۔ 091005115

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ دینے والے کو دس گنا اور قرض دینے والے کو قرض کا اٹھارہ گنا اجر ملتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ 2431)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳: تفصیلی جواب دیں۔

1۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سود کی حرمت پر مضمون تحریر کریں۔ 09:00:05:110

جواب: سود کا مفہوم

سود کو عربی زبان میں ربوا کہتے ہیں۔ سود کا معنی ہے "قرض دے کر اس پر مشروط اضافہ یا نفع لینا۔" جیسے ایک ہزار روپے کسی کو قرض دیا اور دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ ایک ہزار کے بجائے چھ سو روپے دیتے ہوں گے یہ اضافی پانچ سو روپے کا اضافہ سود میں ہوگا۔

سود کی مختلف اقسام

قرض دے کر مقررہ رقم سے روپے پیسے کے علاوہ کوئی فائدہ لینا بھی سود ہے۔ جیسے کسی کو قرض دیا اور اس سے اس کا مکان لے لیا اور اس مکان میں رہائش اختیار کر لی لیکن اس کا کرایہ ادا نہ کیا یا کرایہ تو لیا لیکن کم لیا یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔ کسی سے غلہ وغیرہ ادھار لیا لیکن جب واپس کیا تو بڑھا کر واپس کیا یہ بھی سود ہے۔ جیسے کسی سے پانچ کلو گندم لی لیکن جب واپس کی تو دس یا سات کلو واپس کی یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

سود اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے کیوں کہ یہ ایک ایسی لعنت ہے جس سے معاشرتی خرابیاں، خود غرضی، تنگ دلی اور معاشرتی بگاڑ اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ سود سخاوت اور قناعت کی راہ میں رکاوٹ بھی ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں سود سے منع کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سورۃ آل عمران 130)

اللہ تعالیٰ نے تجارت و فروخت کو حلال اور جائز جب کہ سود کو حرام قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ (سورۃ البقرۃ 275)

قرآن مجید میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ سود کی وجہ سے اگرچہ ظاہر میں اضافہ ہوتا ہے لیکن درحقیقت اصل نقصان ہے برکتی ختم ہو جاتی ہے آفات کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ سود کا صرف دنیا میں نقصان ہے بلکہ آخرت میں بھی سود کھانے والا ذلیل ہوگا۔

دیگر مذاہب میں سود کی حرمت

یہودیت و مسیحیت میں سود لینے سے ناجائز بتایا گیا ہے حتیٰ کہ مشرکین مکہ بھی اس کو حرام سمجھتے تھے۔ سودی معیشت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سود کے کم ترین گناہ کو ماں سے بدکاری کے مترادف قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، اس پر گواہ بننے اور اس کو لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء میں آسان لین دین کو فروغ دینے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے چھ چیزیں سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک وغیرہ کے سودے میں ادھار اور اضافے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کو ربا الفضل کہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے (معراج میں) سیر کرائی گئی میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے) تھے، ان میں بہت سے سانپ چھتوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ 2273)

سود کے نقصانات

سود کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پورا سماج ترقی نہیں کرتا، بلکہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جاتی ہے۔ مال دار کے مال میں تو اضافہ ہوتا ہے لیکن غریب کی غربت اور بے بسی بڑھ جاتی ہے۔

سود کا رواج عام ہونے سے لوگ محنت کرنا چھوڑ دیتے ہیں، وہ اپنا روپیہ سودی لین دین میں لگا دیتے ہیں، جس کی وجہ سے صنعتوں اور کارخانوں میں سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے اس طرح نہ صرف بے روزگاری بڑھتی ہے بلکہ ملکی ترقی کا پہیہ بھی جام ہو جاتا ہے۔ جب مقروض شخص پر سود کی وجہ سے قرض کا بوجھ بڑھتا چلا جاتا ہے تو وہ سود اتارنے کے لیے چوری، جرائم کا ارتکاب کرتا ہے یا خودکشی کر لیتا ہے۔ سودی معاملات کی وجہ سے آئے روز لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت کا بازار بھی گرم رہتا ہے۔

حلال ذرائع آمدن

اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے لیکن ہمیں تجارت، ملازمت، زراعت، صنعت اور دوسرے حلال ذرائع سے نفع کمانے کی اجازت بھی دی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مال کسی حلال کاروبار میں لگا کر نفع کمانا چاہے تو اسے بھی منع نہیں کیا گیا۔ حلال چیزوں کی خرید و فروخت کی اجازت ہے اور ان میں قانون کے مطابق نفع و نقصان کی بنیاد پر کاروبار کی اجازت ہے۔ تجارت کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے، سچے اور امانت دار تاجر کو قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کی رفاقت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

سود کا قرض اور صدقات میں اضافہ

کسی انسان کو اس کی ضرورت اور مجبوری کی حالت میں قرض دینا بہت فضیلت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بغیر نفع کے جو قرض دیا جاتا ہے اسے قرض حسنہ کہتے ہیں۔ صدقے کی طرح قرض حسنہ بھی ایک نیکی ہے۔ صدقے میں دیے ہوئے پیسے واپس نہیں لیے جاتے، جب کہ قرض حسنہ میں دیے پیسے واپس لیے جاتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ دینے والے کو دس گنا اور قرض دینے والے کو قرض کا اٹھارہ گنا اجر ملتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 2431)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ وہ کسی کو قرض دیتے، جب وہ واپس کرنے آتا تو اسے قرض معاف فرما دیتے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ پہلے میں قرض کا ثواب حاصل کرتا ہوں اور پھر صدقے کا ثواب بھی پا لیتا ہوں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں ہمیشہ حلال مال کمائیں، ہمارے پیٹ میں اترنے والا لقمہ بھی حلال کا ہونا چاہیے اور ہمارے جسم پر لباس بھی صرف اور صرف حلال مال کا ہونا چاہیے۔ مال حلال میں اللہ تعالیٰ نے برکت بھی رکھی ہے اور سکون بھی۔ حرام طریقے سے کمایا گیا مال دنیا میں بے سکونی، پریشانی اور بے برکتی کا باعث بنتا ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کا سخت حساب ہوگا۔

(5) اسلامی ریاست

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ اسلامی معاشرے کے بنیادی ادارے ہیں: 091005117
(الف) خاندان، عدلیہ اور مقننہ (ب) خاندان، مسجد اور مکتب
(ج) خاندان، مقننہ اور انتظامیہ (د) مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حکم دیا: 091005118
(الف) جان، مال اور عزت کی حفاظت کا (ب) حکومت وقت کا ساتھ دینے کا
(ج) فضول خرچی کے خاتمے کا (د) وعدے کی پابندی کا

3۔ ریاست کے بنیادی ادارے ہیں: 091005119
(الف) خاندان، عدلیہ اور مقننہ (ب) خاندان، مسجد اور مکتب
(ج) خاندان، مقننہ اور انتظامیہ (د) مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ

4۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی: 091005120
(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں (ج) طائف میں (د) یثرب میں

5۔ اسلامی ریاست میں بیعت کا حق حاصل تھا: 091005121
(الف) ابوایوب کو (ب) مسجد نبوی ﷺ کو (ج) ابوارقم کو (د) دارالندوہ کو

اضافی معروضی سوالات

6۔ علم سیاسیات کی رو سے بنیادی اجزا میں علاقہ، آبادی، قانون اور قوت نافذہ شامل ہیں: 091005122
(الف) ریاست کے (ب) قیادت کے (ج) معاشرے کے (د) خاندان کے

7۔ اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے: 091005123
(الف) سیاست میں (ب) ریاست میں (ج) جمہوریت میں (د) مکتب میں

8۔ معاشرے کے بنیادی ادارے ہیں: 091005124
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

9۔ شبیہ اور مثنیٰ کرداروں کو عوام الناس کے سامنے اجاگر کرتا ہے: 091005125
(الف) سیاست (ب) معاشرہ (ج) خاندان (د) مکتب

10۔ مذہب اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے: 091005126
(الف) جاپان میں (ب) یہودیت میں (ج) دین اسلام میں (د) مسیحیت میں

11۔ اسلامی فلاحی ریاست میں ہر پہلو سے تعلیمات کی کارفرمائی ہوتی ہے: 091005127
(الف) سیاسی (ب) قرآن و سنت کی (ج) معاشی (د) معاشرتی

12۔ حیثیت انسان، مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں ہے: 091005128
(الف) اسلامی ریاست میں (ب) غیر اسلامی ریاست میں (ج) ہندو ریاست میں (د) یہودی ریاست میں

13۔ اسلامی ریاست کا بہترین مثال ہے: 091005129
(الف) ریاست مکہ (ب) ریاست مدینہ (ج) ریاست مصر (د) ریاست ایران

14۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ریاست مدینہ کا باقاعدہ تیار کروایا: 091005130
(الف) میثاق مدینہ (ب) معاشرہ (ج) قرآن (د) پرچم

15۔ صوبائی سطح پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیارات حاصل تھے: 091005131
(الف) حکومت کے (ب) قاضی کے (ج) خلیفہ کے (د) عوام کی کے

16۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسجد میں عدالت کو معاملات کے لیے مقرر فرمایا: 091005132
(الف) ام مکلثوم کو (ب) ام ایمان کو (ج) ام کلثوم کو (د) ام حبیبہ کو

17۔ رات کو گلی محلے میں روشنی کی خاطر چراغاں کرنے کے لیے غلام کو تعین کیا گیا: 091005133
(الف) تجوری کے (ب) ایوان کے (ج) نمبرداری کے (د) طائف کے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	د	4	ب	5	ب
6	الف	7	ب	8	ب	9	الف	10	ج
11	ب	12	الف	13	الف	14	ب	15	د
16	الف	17	ج						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی ریاست کے اغراض و مقاصد بیان کریں۔ 091005134

جواب: اسلامی ریاست حقیقت میں ایک فلاحی ریاست ہے۔ فلاحی ریاست کا مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جو ہر میدان میں عدل کے اصول سے غیر طرفی اور حقوق خدا کی خدمت کرنے والا ہو، جو نبوی تعلیمات کی روشنی میں امن عامہ کے قیام اور فلاح کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں اخوت، محبت اور رواداری کے کلچر کو قائم کرنے والی ہو۔

2۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو دیے گئے حقوق میں سے کوئی سے تین حقوق بیان کریں۔ 091005135

جواب: اسلامی ریاست نے غیر مسلموں کو جان، مال اور عزت کے تحفظ کے علاوہ بے شمار حقوق دیے ہیں۔ اسلامی حکومت غیر مسلموں کو

اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی دیتی ہے اور ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ کرتی ہے۔

3۔ اسلامی ریاست کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟ 091005136

جواب: اسلامی ریاست میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ مسلم ریاست کے تمام اداروں اور اقدامات میں حاکمیت الٰہیہ کو جاری و ساری ہونا چاہیے۔

4۔ اسلامی ریاست کا بہترین مثالی "ریاست مدینہ" ہے۔ وضاحت کریں۔ 091005137

جواب: اسلامی ریاست کا بہترین مثالی ریاست مدینہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ریاست مدینہ کا باقاعدہ پرچم تیار کروایا۔ مسجد نبوی کو حکومت کے مرکزی سیکرٹریٹ کا درجہ دیا اور باجماعت نماز کے اہتمام سے مسلمانوں کو نظم و ضبط کا درس دیا۔ مسجد نبوی ہی مجلس شوریٰ، عدالت عالیہ اور عسکری تیاریوں کا مرکز تھی۔ معاشی ادارے کے طور پر مواخات مدینہ کی شکل میں امداد باہمی کی فضا پروان چڑھائی گئی۔ ریاست کے دستور رکھنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

5۔ اسلامی ریاست کی طرف سے افواج اور ان کی سپہ سالاروں کو کون سی ہدایات جاری کی جاتی تھیں؟ وضاحت کریں۔ 091005138

جواب: اسلامی حکومت میں افواج اور ان کے سپہ سالاروں کو ہدایت تھی کہ خبردار زمین میں فساد نہ پھیلانا، شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا، کھیتوں کو برباد نہ کرنا اور نہ انہیں جلانا، بچوں، بوڑھوں کو ہلاک نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، عبادت گاہیں نہ گرانا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، تمہیں بہت سے لوگ ایسے ملیں گے جنہوں نے گرجا گھروں میں اپنے آپ کو گوشہ نشین کر رکھا ہے اور دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا۔ (سنن ابی داؤد)

اضافی مختصر سوالات

6۔ اسلامی فلاحی ریاست سے کیا مراد ہے؟ 091005139

جواب: اسلامی ریاست حقیقت میں ایک فلاحی ریاست ہے۔ فلاحی ریاست کا مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جو ہر میدان میں عدل کے ذریعے سے غیر خواہی اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والی ہو، جو بنیادی تعلیمات کی روشنی میں امن عامہ کے قیام اور دیگر انتظامات کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں انصاف، محبت اور رواداری کے نظام کو قائم کرنے والی ہو۔

7۔ مملکت خداداد پاکستان کو ہم کیسے ایک اسلامی فلاحی ریاست بنا سکتے ہیں؟ 091005140

جواب: مملکت خداداد پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کے لیے اسلامی ریاست میں رہنے والے تمام افراد کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ریاست کی تعمیر و ترقی میں اپنی تمام صلاحیتوں کو دیانت داری سے بروئے کار لائیں۔ اپنے ذاتی مفادات پر اجتماعی اور سیاسی مفاد کو ترجیح دیں۔ سیاسی ادارے اپنے بنیادی فرائض ادا کرتے ہوئے تعلیم و تعلم کا بہترین نظام قائم کریں تاکہ معاشرے میں بہترین مسلمانوں کے ساتھ ساتھ علم و فن میں مہارت رکھنے والے شہری بھی ملک کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جا سکے۔

8۔ ریاست کے بنیادی اجزاء سے کیا مراد ہے؟ 091005141

جواب: علم سیاسیات کی رو سے ریاست کے بنیادی اجزاء میں علاقہ، آبادی، قانون اور حکومت شامل ہیں۔

9۔ معاشرے کے تین بنیادی ادارے کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091005142

جواب: مسلم علماء نے معاشرے کے تین بنیادی ادارے بیان کیے ہیں جن کو خاندان، مسجد اور مکتب کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تین ادارے انسانی

کی بنیادی تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ یہی تربیت یافتہ افراد معاشرتی اداروں میں اپنی خدمات پیش کر کے ریاست کو مضبوط بناتے ہیں۔

10۔ ریاست کے بنیادی اداروں کا کیا کردار ہے؟ 091005143

جواب: ریاست کے بنیادی ادارے مقننہ، عدلیہ، انتظامیہ کہلاتے ہیں۔ مقننہ کے فرائض قانون بنانے ہیں۔ مسجد بنیادی اور قومی مسئلہ اور ایوان بالا کی جانب سے قانون ساز ادارے کہلاتے ہیں۔ عدلیہ اس قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہے اور انتظامیہ ان فیصلوں پر عمل درآمد کراتی ہے۔

11۔ میڈیا کا کیا کردار ہے؟ 091005144

جواب: میڈیا مثبت اور منفی کرداروں کو عوام الناس کے سامنے اجاگر کرتا ہے۔

12۔ دین اسلام میں مذہب اور سیاست کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ 091005145

جواب: دین اسلام میں مذہب اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کا بنیادی مقصد ایک ایسی امت کی تشکیل ہے جو عدل و انصاف کی علمبردار ہو اور ہر شعبہ حیات میں اخلاقیات الٰہیہ کی سربلندی کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔

13۔ مسلم معاشرہ کے بنیادی فرائض کے سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ کیا ہے؟ 091005146

جواب: مسلم معاشرہ کے بنیادی فرائض کے سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں، یہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ (سورۃ الحج 41)

14۔ مسلم نظام کے دیگر فرائض کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 091005147

جواب: مسلم نظام کے دیگر فرائض میں عدل و انصاف کا قیام، اقربا کا خاتمہ، فلاح عامہ، اسلامی تعلیمات کا فروغ، اسلام کے معاشی استحکام کا نفاذ، صدود و قصاص، مسلمانوں کا دفاع، ملت اسلامیہ کی حمایت و نصرت اور معاشرے میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا قیام قابل ذکر ہیں۔

15۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس ریاست کا پرچم تیار کروایا؟ مختصر وضاحت کریں۔ 091005148

جواب: اسلامی ریاست کا بہترین مثالی ریاست مدینہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ریاست مدینہ کا باقاعدہ پرچم تیار کروایا۔ مسجد نبوی ﷺ کو حکومت کے مرکزی سیکرٹریٹ کا درجہ دیا اور باجماعت نماز کے اہتمام سے مسلمانوں کو نظم و ضبط کا درس دیا۔ مسجد نبوی ﷺ ہی مجلس شوریٰ، عدالت عالیہ اور عسکری تیاریوں کا مرکز تھی۔ معاشی ادارے کے طور پر مواخات مدینہ کی شکل میں امداد باہمی کی فضا پروان چڑھائی گئی۔ ریاست کے دستور رکھنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ (سنن ابی داؤد 1154)

16۔ ریاست مدینہ کے معاشی نظام میں کون کون سے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے؟ 091005149

جواب: معاشی نظام میں چار صحابہ کرام خصوصاً حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت مقدل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل تھے۔ صوبائی سطح پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قاضی کے اختیارات حاصل تھے۔

17۔ ریاست مدینہ کے تعلیمی اور انتظامی نظام کی مختصر وضاحت کریں۔ 091005150

جواب: تعلیمی نظام میں صفہ اور دار ارقم جیسے اقامتی مدارس قائم تھے۔ بلدیاتی نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہوئے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسجد میں ام شفاء کی صورت کو صفائی کے لیے مقرر فرمایا۔

رات کو اگلی صبح میں روشنی کی خاطر چراغ جلانا کرنے کے لیے تعمیر داری کے نظام کو تعین کیا گیا اور مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی مردم شماری کرائی گئی۔

18۔ قوت نافذہ سے کیا مراد ہے؟ 0010051151

جواب: ریاست کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مناسب حدود ہوں جو عمومی زبان میں علاقہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے پر انسان آباد ہوتے ہیں ان انسانوں کے لیے کسی قانون کا ہونا بھی ضروری ہے اور اس قانون پر عمل درآمد کے لیے ایک قوت کا ہونا ضروری ہے۔ اس قوت کو حکومت یا قوت نافذہ کہا جاتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ اسلامی ریاست کے تصور پر جامع نوٹ لکھیں۔ 0010051152

جواب: ریاست کا مفہوم

علم سیاسیات کی رو سے ریاست کے بنیادی اجزا میں علاقہ، آبادی، قانون اور قوت نافذہ شامل ہیں۔ ریاست کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مناسب حدود ہوں جو عمومی زبان میں علاقہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے پر انسان آباد ہوتے ہیں ان انسانوں کے لیے کسی قانون کا ہونا بھی ضروری ہے اور اس قانون پر عمل درآمد کے لیے ایک قوت کا ہونا ضروری ہے۔ اس قوت کو حکومت یا قوت نافذہ کہا جاتا ہے۔

اسلامی ریاست کا مفہوم

اسلامی ریاست میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ مسلم ریاست کے تمام اداروں اور اقتدار میں حاکمیت اعلیٰ کو جاری و ساری ہونا چاہیے۔

معاشرے کے تین بنیادی ادارے

مسلم علماء نے معاشرے کے تین بنیادی ادارے بیان کیے ہیں جن کو خاندان، مسجد اور مکتب کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تین ادارے انسان کی بنیادی تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ یہی تربیت یافتہ افراد مختلف اداروں میں اپنی خدمات پیش کر کے ریاست کا حصہ بنتے ہیں۔

ریاست کے بنیادی اجزا

ریاست کے بنیادی ادارے مقننہ، عدلیہ، انتظامیہ کہلاتے ہیں۔ مقننہ کے افراد قانون بناتے ہیں۔ صوبائی اور قومی اسمبلیاں اور ایوان بالا یعنی سینیٹ قانون ساز ادارے کہلاتے ہیں۔ عدلیہ اس قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہے اور انتظامیہ ان فیصلوں پر عمل درآمد کراتی ہے۔ میڈیا مثبت اور منفی کرداروں کو عوام الناس کے سامنے اجاگر کرتا ہے۔

اسلامی ریاست حقیقت میں ایک فلاحی ریاست

اسلامی ریاست حقیقت میں ایک فلاحی ریاست ہے۔ فلاحی ریاست کا مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جو ہر میدان میں عدل کے ذریعے سے غیر مسلموں اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والی ہو، جو نبوی تعلیمات کی روشنی میں امن عامہ کے قیام اور دفاعی انتظامات کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں اخوت، محبت اور رواداری کے نظام کو قائم کرنے والی ہو۔

مسلم حکمرانوں کے بنیادی فرائض

دین اسلام میں مذہب اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کا بنیادی مقصد ایک ایسی ریاست کی تشکیل ہے جو عدل و انصاف کی علم بردار ہو اور یہ ہر طبقہ حیات میں احکامات الٰہی کی سربلندی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ مسلم حکمرانوں کے بنیادی فرائض کے سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں تو یہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ (سورۃ الحج 41)

مسلم حکام کے دیگر فرائض

مسلم حکام کے دیگر فرائض میں عدل و انصاف کا قیام، غربت کا خاتمہ، فلاح عامہ، اسلامی تعلیمات کا فروغ، اسلام کے معاشی نظام کا نفاذ، دفاع اس، مسلمانوں کا اتحاد، ملت اسلامیہ کی حفاظت، تعلیم اور معاشرے میں صبر و اعتدال جیسی اقدار کا قیام وغیرہ شامل ہیں۔

قرآن و سنت کی تعلیمات کی کارفرمائی

اسلامی فلاحی ریاست میں ہر پہلو سے قرآن و سنت کی تعلیمات کی کارفرمائی ہوتی ہے۔ قرآن و سنت کے علاوہ کوئی اور قانون بھی نہیں بن سکتا کیونکہ اسلام کی رو سے کسی کو یہ حق نہیں کہ ریاست کا مقصد افراد اور معاشرے کے حقوق و مفاد کا تحفظ کرنا ہے تاکہ انہیں ترقی کے یکساں مواقع فراہم ہو سکیں۔ اسلامی ریاست میں بحیثیت انسان، مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلامی ریاست نے غیر مسلموں کو جان، مال اور عزت کے تحفظ کے علاوہ بے شمار حقوق دیے ہیں۔ اسلامی حکومت غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی دیتی ہے اور ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ کرتی ہے۔

افواج کو ہدایات

اسلامی حکومت میں افواج اور ان کے سپہ سالاروں کو ہدایت تھی کہ خبردار! زمین میں فساد نہ پھیلانا، شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا، کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کرنا، بچوں کو ہلاک نہ کرنا، پھل اور درخت نہ کاٹنا، عبادت گاہیں نہ گرانا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، تمہیں بہت سے لوگ ایسے ملیں گے جنہوں نے گرجا گھروں میں اپنے آپ کو محبوس کر رکھا ہے اور دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا۔ (موطا امام مالک 966)

ریاست مدینہ

اسلامی ریاست کا بہترین مثالی ریاست مدینہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ریاست مدینہ کا تصور پیش کر کے مسجد نبوی کو حکومت کے مرکزی تشکیل کا درجہ دیا اور باجماعت نماز کے اہتمام سے مسلمانوں کو نظم و ضبط کا درس دیا۔ مسجد نبوی ہی مجلس شوریٰ، عدالت عالیہ اور عسکری تیاریوں کا مرکز تھی۔ سماجی ادارے کے طور پر مواخات مدینہ کی شکل میں اور باہمی کی فضا پروان چڑھائی گئی۔ ریاست کے تحفظ کی ہدایت فرمائی گئی۔ (سنن ابن ماجہ 1180)

ریاست مدینہ کا عدالتی نظام

عدالتی نظام میں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل تھے۔ صوبائی سطح پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قاضی کے اختیارات حاصل تھے۔

تعلیمی نظام

تعلیمی نظام میں مساوات اور ارقم جیسے لائق اور سستا نظام تھے۔

طبی نظام

طبی نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہوئے مقصد اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسجد میں ام کلثوم نامی عورت کو مستقل کے لیے مقرر فرمایا۔ رات کو مسجد میں روشنی کی خاطر چراغاں کرنے کے لیے تیمارداری کے نظام کو متعین کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی مردم شماری کرائی گئی۔

عدالتی نظام

اسلامی ریاست میں بسنے والے تمام افراد کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ریاست کی تعمیر و ترقی میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اپنے ذاتی مفادات پر اجتماعی اور ریاستی مفاد کو ترجیح دیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ریاستی عوام اپنے بنیادی فرائض ادا کرتے ہوئے تعلیم و تعلم کا بہترین نظام قائم کریں تاکہ معاشرے میں بہترین مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ظلم میں مساوات رکھنے والے شہریوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جا سکے۔

(6) جہاد فی سبیل اللہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جہاد کا مقصد ہے: 091005153
(الف) زمین کا حصول (ب) امن کا قیام (ج) شہرت (د) جاہ

(2) جہاد فرض ہوا: 091005154
(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں (ج) طائف میں (د) حبشہ میں

(3) 2018ء میں دہشت گردی کے خلاف جاری ہونے والے فتویٰ کو کہا جاتا ہے: 091005155
(الف) دستورِ پاکستان (ب) آئینِ پاکستان (ج) منشورِ پاکستان (د) پیغامِ پاکستان

(4) جہاد بالسیف کا مقصد زمین سے ختم کرنا ہے: 091005156
(الف) غیر مسلموں کو (ب) بے حیائی اور فحاشی کو (ج) فسادِ فی الارض کو (د) غربت و افلاس کو

(5) جہاد باللسان سے مراد ہے: 091005157
(الف) قلم کے ذریعے جہاد کرنا (ب) مجاہدین کی مالی مدد کرنا
(ج) تلوار سے جہاد کرنا (د) جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا

اضافی معروضی سوالات

(6) سب سے بہترین جہاد ہے: 091005158
(الف) جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا (ب) تلوار سے جہاد کرنا
(ج) مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (د) نیکی کا حکم دینا

(7) شریعت میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا ہے: 091005159
(الف) جہاد (ب) جنگ (ج) اسلام (د) قتال

(8) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دیا: 091005160
(الف) نفل (ب) فرض (ج) سنت (د) مستحب

(9) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان دے کر اپنے مقصدِ زندگی کی تکمیل کرتا ہے: 091005161
(الف) مجاہد (ب) غازی (ج) مسلمان (د) رضاکار

(10) بے شک اللہ نے مومنوں سے خرید لی ہیں ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے کہ ان کے لیے ہے: 091005162
(الف) دنیا (ب) آخرت (ج) حکومت (د) جنت

(11) جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے بارے میں کوئی ارادہ کیا تو وہ شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے: 091005163
(الف) اخلاق کے (ب) حکومت کے (ج) نفاق کے (د) فساد کے

(12) جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بہترین ہے: 091005164
(الف) کام (ب) جہاد (ج) علم (د) شریعت

(13) دہشت گردی کے خلاف علمائے کرام نے "پیغامِ پاکستان" کے نام سے کتابی شکل میں ایک متفقہ فتویٰ جاری کیا: 091005165
(الف) 2018ء میں (ب) 2019ء میں (ج) 2020ء میں (د) 2021ء میں

(14) صلح ریاست کا حق ہے: 091005166
(الف) جہاد (ب) فساد (ج) ظلم (د) بدامنی

(15) جہاد کا آغاز ہوا: 091005167
(الف) ہجرت (ب) جہالت (ج) دشمنی (د) فسادِ فی الارض

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	ب	3	د	4	ج	5	د
6	الف	7	الف	8	ب	9	الف	10	د
11	ج	12	ب	13	الف	14	الف	15	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1. قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔ 091005168

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنوں سے خرید لی ہیں ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ

میں قتال کرتے ہیں۔ پس قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) کیے جاتے ہیں۔ (سورۃ التوبہ:111)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے بارے میں کوئی ارادہ کیا تو وہ نفاق کی شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے۔ (صحیح مسلم 1910)

2۔ جہاد کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 091005169

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے بارے میں کوئی ارادہ کیا تو وہ نفاق کے شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے۔ (صحیح مسلم 1910)

3۔ "پیغامِ پاکستان" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091005170

جواب: 2018ء میں دہشت گردی کے خلاف علمائے کرام نے "پیغامِ پاکستان" کے نام سے کتابی شکل میں ایک متفقہ فتویٰ جاری کیا جس پر 1800 سے زائد علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کو کتابی شکل میں ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد نے شائع کیا۔ اس فتویٰ کا دارالاسلام آباد میں منعقدہ ایک کانفرنس میں ہوا۔ اس فتویٰ میں دہشت گردی، انتہا پسندی، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد کو فساد، دہشت گردی اور حرام قرار دیا گیا ہے اور ان چیزوں سے کیسے نمٹا جائے اس حوالے سے علماء کرام کی تجاویز بھی شامل ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ جہاد کی فضیلت پر ایک آیت قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔ 091005171

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنوں سے خریدی ہیں ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) کیے جاتے ہیں (سورۃ التوبہ:111)

5۔ جہاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟ 091005172

جواب: جہاد کے معنی ہیں "کوشش کرنا"۔

6۔ جہاد کا مقصد کیا ہے؟ 091005173

جواب: جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام اور مظلوموں کی مدد ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جہاد کا مقصد زمین سے فساد، دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ ہے۔

7۔ شریعت میں جہاد سے کیا مراد ہے؟ 091005174

جواب: شریعت میں جہاد سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا ہے۔ معاشرے سے ظلم و زیادتی کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے جو کوشش کی جاتی ہے اس کو بھی جہاد کہا جاتا ہے۔ خاص طور پر جب اسلام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں، لوگوں کو اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انہیں اپنے رب کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔

8۔ قرآنی آیت کی روشنی میں جہاد کی فرضیت بیان کریں۔ 091005175

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب تک مکہ مکرمہ میں تھے مسلح جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ ہجرت کر کے

مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور کفار کی سازشوں اور ظلم و ستم کا سلسلہ بڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دے دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ (سورۃ البقرۃ:216)

ترجمہ: تم پر (اللہ کی راہ میں) قتال فرض کیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں (طبعاً) ناپسند ہے۔

9۔ جہاد کیسی عبادت ہے؟ قرآنی آیت کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ 091005176

جواب: جہاد ایک عظیم الشان عبادت ہے جس میں مسلمان اپنا مال، وقت، صلاحیت اور بالآخر اپنی جان اپنے دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے قربان کر دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، اللہ کے نزدیک درجے میں زیادہ عظیم ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورۃ التوبہ:20)

10۔ جہاد کی مختلف اقسام کون سی ہیں؟ 091005177

جواب: جہاد کی مختلف اقسام میں اپنی جان، مال اور قلم وغیرہ سے جہاد کرنا شامل ہے۔ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بہترین جہاد ہے۔ جہاد کی درج ذیل اقسام ہیں:

☆ جہاد بالنفس ☆ جہاد بالمال ☆ جہاد بالسیف

☆ جہاد بالقلم ☆ جہاد باللسان

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مجاہدین کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو کیا نصیحت فرمایا کرتے تھے؟ 091005178

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب مجاہدین کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو انہیں نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ لڑائی سے پہلے دشمن کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ اگر وہ دعوت قبول کر لیں تو ان سے لڑائی نہ کی جائے۔ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کی جائے لیکن جنگ میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے، مکانوں کو نہ گرایا جائے، درختوں اور کھیتوں کو برباد نہ کیا جائے۔ قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔ کسی ذی روح کو آگ میں نہ ڈالا جائے۔ جو ہتھیار ڈال دے اسے قتل نہ کیا جائے۔ عبادت گاہوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اونٹ مارے نہ کیا جائے۔

12۔ فتویٰ "پیغامِ پاکستان" کی کیا اہمیت ہے؟ 091005179

جواب: اس فتویٰ کی اہمیت کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کو تمام مسالک کے علماء و مفتیان کرام کی ایک بڑی تعداد نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے اور حکومتِ پاکستان نے اسے قومی بیانیہ قرار دے دیا ہے۔

13۔ علماء کرام کے موجودہ قومی بیانیہ والے فتویٰ میں کیا بات کہی گئی ہے؟ 091005180

جواب: علماء کرام کے موجودہ قومی بیانیہ کی حیثیت اختیار کر جانے والے اس فتویٰ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جہاد صرف ریاست کا حق ہے۔ ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کسی کو اجازت نہیں اور ریاست کی اجازت کے بغیر کوئی جہاد نہیں کر سکتا۔

14۔ "فساد فی الارض" سے کیا مراد ہے؟ مختصر وضاحت کریں۔ 091005181

جواب: فساد فی الارض یعنی دہشت گردی بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین پر فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ جو لوگ معصوم لوگوں

کی جان لیتے ہیں، اپنا گھر بار، زمین اور وطن کے کاروبار سے ہاتھ دھونا چاہتے ہیں یا خود کو کسی مقام سے باندھتے ہیں، وہ لوگ فساد اور دہشت گرد ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی تعلیمات سے آشنا نہیں ہوتے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ امن پر فساد پھیلانے والوں سے خود کو دور رکھے۔

15۔ جہاد کے حقیقی تصور کو سمجھنے کے لیے ایک مسلمان پر کیا لازم ہے؟ 8910001152

جواب: مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ جہاد کے حقیقی تصور کو سمجھے اور اسے دوسروں تک پہنچائے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اپنی جان، مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا عزم رکھے۔ ضرورت پڑنے پر ملتِ اسلامیہ اور دینِ اسلام کی خاطر اس عزم کو پورا کرے۔

16۔ جہاد کے سلسلے میں مسلمان ریاست کی کیا ذمہ داری ہے؟ 8910001153

جواب: مسلمان ریاست کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں اپنی قوت تیار رکھے اور اہلِ اسلام کی جان، مال، عزت اور آبرو کے تحفظ کی ہر ممکن کوشش کرے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 2۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ اسلام کے تصورِ جہاد پر جامع نوٹ لکھیں۔ 8910001154

جواب: جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم

جہاد کے معنی ہیں "کوشش کرنا"۔ شریعت میں جہاد سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا ہے۔

معاشرے سے ظلم و بربریت کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے جو کوشش کی جاتی ہے اس کو بھی جہاد کہا جاتا ہے۔ خاص طور پر جب اسلام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں، لوگوں کو اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انھیں اپنے رب کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ گویا جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام اور مظلوموں کی مدد ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جہاد کا مقصد ہمیں فساد، دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ ہے۔

جہاد کی فرضیت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب تک مکہ مکرمہ میں تھے مسلح جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور کفار کی سازشوں اور ظلم و ستم کا سلسلہ شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دے دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ (سورۃ البقرۃ 216)

ترجمہ: تم (اللہ کی راہ میں) قتال فرض کیا گیا ہے جب کہ وہ تمھیں (طبعاً) ناپسند ہے۔

جہاد کی اہمیت

جہاد ایک عظیم الشان عبادت ہے جس میں مسلمان اپنا مال، وقت، صلاحیت اور بالآخر اپنی جان اپنے دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے قربان کر دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کے نزدیک درجے میں

زیادہ عظیم ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورۃ التوبۃ 20)

جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان دے کر اپنے مقصد تک پہنچتا ہے۔ کیوں کہ اس کی جان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) کیے جاتے ہیں (سورۃ التوبۃ 111)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے بارے میں کوئی ارادہ کیا تو وہ نفاق کے شعبوں میں سے ایک پر مرتا ہے۔ (صحیح مسلم 1910)

ملتِ اسلامیہ کے کسی حصے پر دنیا کی کسی بھی قوم یا ملک کا حملہ ہو تو ان کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا اور ان سے ہر ممکن تعاون کرنا ہر مسلمان کی ایمانی فریضہ ہے۔

جہاد کی اقسام

جہاد کی مختلف اقسام ہیں اپنی جان، مال اور قلم وغیرہ سے جہاد کرنا شامل ہے۔ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بہترین جہاد ہے۔ جہاد کی درج ذیل اقسام ہیں:

☆ جہاد بالنفس ☆ جہاد بالمال ☆ جہاد بالسیف

☆ جہاد بالقلم ☆ جہاد باللسان

مجاہدین کے لیے ہدایات

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب مجاہدین کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو انھیں نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ لڑائی سے پہلے دشمن کو اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ دعوت قبول کر لیں تو ان سے لڑائی نہ کی جائے۔ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کی جائے۔ لیکن جنگ میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے، مکانوں کو نہ گرایا جائے، درختوں اور کھیتوں کو برباد نہ کیا جائے۔ قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔ کسی زندہ روح کو آگ میں نہ ڈالا جائے۔ جو ہتھیار ڈال دے اسے قتل نہ کیا جائے۔ عبادت گاہوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ کھیت مارے نہ گریز کیا جائے۔

پیغامِ پاکستان

2018ء میں دہشت گردی کے خلاف علمائے کرام نے "پیغامِ پاکستان" کے نام سے تحریری شکل میں ایک متفقہ فتویٰ جاری کیا جس پر 1800 سے زائد علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کو تحریری شکل میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد نے شائع کیا۔ اس فتویٰ کا مرکز اسلام آباد میں منعقد ہونا ایک کانفرنس میں ہوا۔ اس فتویٰ میں دہشت گردی، فتنوں، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد کو خواہ وہ کسی نام یا مقصد سے ہو، حرام قرار دیا گیا ہے اور ان چیزوں سے کیسے نمٹا جائے۔ اس حوالے سے علماء کرام کی تجاویز بھی شامل ہیں۔ اس فتویٰ کی اہمیت کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کو تمام مسالک کے علماء و مفتیانِ کرام کی ایک بڑی تعداد نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے اور پھر ریاست نے اسے قومی بیانیہ قرار دے دیا ہے۔

موجودہ قومی سیاسی

علماء کرام کے موجودہ قومی سیاسی کی حیثیت اختیار کر جانے والے اس فتویٰ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جہاد صرف ریاست کا حق ہے ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کسی کو اجازت نہیں اور ریاست کی اجازت کے بغیر کوئی جہاد نہیں کر سکتا۔ اس بات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے اور اس فتویٰ کے بعد اس قسم کے تمام فتاویٰ جن سے دہشت گردوں کی پشت پناہی یا نظریات کو تقویت ملتی ہو ان سب کو ختم کرنا بھی ضروری ہے۔ ایسے افراد یا جماعتیں جو اس کام میں ملوث رہی ہیں ان کو قومی دھارے میں لانے کی ضرورت ہے۔

فساد فی الارض یعنی دہشت گردی

فساد فی الارض یعنی دہشت گردی بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین پر فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ جو لوگ معصوم لوگوں کی جان لیتے ہیں، اپنا نظریہ زبردستی اور دھونس کے ذریعے سے نافذ کرنا چاہتے ہیں یا طاقت کو آئین و قانون سے بالا سمجھتے ہیں، وہ لوگ فساد فی الارض اور دہشت گرد ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی تعلیمات سے آشنا نہیں ہوتے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ زمین پر فساد پھیلانے والوں سے خود کو دور رکھے۔

حاصل کلام

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ جہاد کے حقیقی تصور کو سمجھے اور اسے دوسروں تک پہنچائے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اپنی جان و مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا عزم رکھے۔ ضرورت پڑنے پر مقصد اسلامی اور دین اسلام کی خاطر اس عزم کو پورا کرے۔ مسلمان ریاست کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں اپنی قوت تیار رکھے اور اہل اسلام کی جان، مال، عزت اور آبرو کے تحفظ کی ہر ممکن کوشش کرے۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(1) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) زین العابدین کا معنی ہے: 091004001
(الف) عبادت گزاروں کی زینت (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(ج) کثرت سے ذکر کرنے والے (د) صبح کرنے والے

(2) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی: 091004002
(الف) اکیس سال (ب) تیس سال (ج) پچیس سال (د) چالیس سال

(3) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا: 091004003
(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) طہارت کے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

(4) حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق صدقہ: 091004004
(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو منقطع کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

(5) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے: 091004005
(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

اضافی معروضی سوالات

(6) سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد کے صاحبزادے تھے: 091004006
(الف) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے (ب) حضرت حسن رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(7) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (عبادت گزاروں کی زینت) کی کنیت تھی: 091004007
(الف) ابوحنیفہ (ب) ابوتراب (ج) ابوالحسن (د) ابوالحسین

(8) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ 38 ہجری میں پیدا ہوئے: 091004008
(الف) مدینہ میں (ب) کوفہ میں (ج) بصرہ میں (د) دمشق میں

(9) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں کتنے سال رہے؟ 091006009

(الف) دو سال (ب) تین سال (ج) چار سال (د) پانچ سال

(10) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے: 091006010

(الف) تیس سال (ب) پینتیس سال (ج) پچیس سال (د) تین سال

(11) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش ہوئی: 091006011

(الف) علم کی مسند پر (ب) دین کی مسند پر (ج) علم و دین کی مسند پر (د) معلم کی مسند پر

(12) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث تھے: 091006012

(الف) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام حضرت صادق رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام باقر رحمۃ اللہ علیہ (د) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(13) یہ کس کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی افضل شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا؟ 091006013

(الف) حضرت سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (د) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(14) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کس شاعر نے قصیدہ پڑھا؟ 091006014

(الف) فرزدق (ب) امرء القیس (ج) عمرو بن قیس (د) بحتری

(15) آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے؟ 091006015

(الف) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ

(ج) زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (د) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(16) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ اموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا: 091006016

(الف) دمشق میں (ب) مدینہ میں (ج) کوفہ میں (د) بصرہ میں

(17) نماز کسوف سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے آخری ملاقات کی: 091006017

(الف) 10 محرم کو (ب) 11 محرم کو (ج) 12 محرم کو (د) 13 محرم کو

(18) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں رسالہ حقوق پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے: 091006018

(الف) مرقات (ب) رسالۃ الحقوق (ج) فی البلاغہ (د) صحیفہ سجادیہ

(19) "رسالۃ الحقوق" کس کی تصنیف ہے؟ 091006019

(الف) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (د) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

(20) 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی: 091006020

(الف) 27 محرم (ب) 26 محرم (ج) 25 محرم (د) 28 محرم

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	الف	5	د	6	الف
7	ج	8	الف	9	الف	10	الف	11	ج	12	الف
13	الف	14	الف	15	ج	16	الف	17	الف	18	د
19	د	20	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 20 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006021

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بلند پایہ تابعین میں ہوتا ہے۔

2۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں ایک جامع گراف تحریر کریں۔ 091006022

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے کو بتاتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں۔

3۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و ادبی خدمات کی وضاحت کریں۔ 091006023

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں سے رسالہ حقوق پر مشتمل ایک کتاب "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ علامہ مصری طہٰ امام سلطانی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر دعا پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوا ہے کہ یہ مخلوق کے نام کلام سے بالکل خاص جذب رکھتے ہیں۔ کیونکہ میں کہتے ہیں کہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان اور دیگر اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

4۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء آخر کیا امام رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طرز تخلق کے بارے میں کن خیالات کا اظہار فرمایا؟ 091006024

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے بہت سے محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے افضل خاندان قریش میں نہیں نے کوئی نہیں دیکھا۔ مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے افضل کوئی شخص نہیں نے کبھی نہیں دیکھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاندان رسول میں علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ جیسا قدر و حضرت والا کوئی نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مدینہ منورہ کا سورج قرار دیا ہے۔

5۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال بیان کریں۔ 091006025

جواب: 10 محرم کو نماز فجر حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ان سے آخری ملاقات کی ان کو اپنی وصیتیں سونپی اور خاص نصیحتیں کیں۔ لیکن بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا کی جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

6۔ سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کردار ادا کیا؟ 091006026

جواب: سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 23 سال تھی۔ اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔ آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی حقانیت اور علم و عمل کے موضوع پر کئی خطبات دیئے جو ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور کنیت لکھیں۔ 091006027

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

8۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ لقب کس وجہ سے ہے؟ 091006028

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی اس وجہ سے انہیں "زین العابدین" کہا جاتا ہے۔

9۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کس وجہ سے کربلا کی جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟ 091006029

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا کی جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

10۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ 091006030

جواب: 25 محرم 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں جنت البقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں دفن ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عمر بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

11۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے تعلق لکھیں۔ 091006031

جواب: سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کریمین طیبین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تیس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

12۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت اور خشوع و خضوع کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006032

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟

13۔ غرباء و مساکین اور دیگر مستحقین کے ساتھ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا کیا تعلق تھا؟ 091006033

جواب: غرباء و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طریقہ تھا۔ رات کے اندھیرے میں غرباء و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

14۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں مختصراً لکھیں۔ 091006034

جواب: حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا علم و فضل سب کے ہاں مسلم ہے۔ علم اور دین کی مسند پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش ہوئی۔ دین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ امام اور علم کا پیمانہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ امام زہری، امام شافعی، امام مالک، حضرت سعید بن مسیب اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی شخصیات نے بھی امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو علم و فضل میں افضل قرار دیا ہے۔

15۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ روزہ کیسے افطار کیا کرتے تھے؟ 091006035

جواب: افطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ میرے باپ بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔ اس لیے کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور روتے تھے۔ یہاں تک کہ مشکل سے کھانے اور بڑی مشکل سے پانی پیتے۔

16۔ صحیفہ سجادیہ کے بارے میں مختصراً لکھیں۔ 091006036

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے جو اہل تشیع میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اہم دوسری مختصر امام بلاغی لکھتے ہیں کہ میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ خالق کے ساتھ کلام سے بلا حائل جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔

17۔ رسالۃ الحقوق کے بارے میں مختصراً لکھیں۔ 091006037

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضاء کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

18۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال زریں لکھیں۔ 091006038

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال زریں مشہور ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ اچھی دوستی جو تمہارے دین کے شعبوں میں اچھی ہو، اچھی تو وہ ہے جس کے لیے قرار اور گلی اچھی ہو۔

☆ ہر مسافر کا حق ہے کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔

19۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091000039

جواب: تربیت اولاد تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت قیامت کے روز جواب دہ ہو۔ ان کی بہتر پرورش کرو، ایک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم کو ایسا سزا دیا جائے گا۔

20۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے معروف شخصیات کون کون سی ہیں؟ 091000040

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091000041

جواب: ولادت باسعادت

آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

القاب اور حسب و نسب:

سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کریم خاتم النبیین ﷺ کے خادموں کے عظیم افراد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والے) ہے۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے تعلق

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تیس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

عبادت و ریاضت

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی۔ اس وجہ سے انہیں زین العابدین کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

زہد و تقویٰ

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے کہتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟

فریاد رسائی اور دست مستحقین کی مدد کرنا

فریاد رسائی اور دست مستحقین کی مدد کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ اچھی طرح سے رکھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں فریاد رسائی کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے

سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

واقعہ کربلا میں کردار

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 23 سال تھی۔ اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔

اموی حکمران یزید کے دربار

آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی حقانیت اور حکم و عدل کے موضوع پر کی خطبات دیے جو ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

میدان کربلا میں موجودگی

معروف سیرت نگار ابن سعد "طبقات" میں لکھتے ہیں کہ مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ میدان کربلا میں موجود تھے۔

حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا علم و فضل

حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا علم و فضل سب کے ہاں مسلمہ ہے۔ علم اور دین کی معرفت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش اور دین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ امام اور علم کا مینار تھے۔ تقویٰ، عبادات اور خشوع و خضوع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بے مثال آپ تھے۔

اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

خاندان قریش میں افضل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے افضل خاندان قریش میں میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی افضل شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاندان رسول میں علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ جیسا افضل و اعلیٰ کوئی نہیں۔

امام و فقیہ

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مدینہ منورہ کا امام و فقیہ قرار دیا ہے۔

لقب یاب ہونے والی شخصیات

یہ امر مبارک دوری بات ہے جب مدینہ منورہ میں امام و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معروف تابعین موجود تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کی تفسیر، احادیث نبوی کی روایت اور شریعت کے حلال و حرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند محمد باقر اور ان کے علاوہ زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید وغیرہ جیسے اعلیٰ علم شامل ہیں۔ ابو حازم اور امام مالک وغیرہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث بھی روایت کیں۔

مشہور شاعر عرب فرزدق کا دربارِ ہشام میں

حج کے موقع پر جب ہشام بن عبدالملک (حاکم وقت) نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو پہچاننے سے انکار کیا تو مشہور عرب شاعر فرزدق نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهٗ	یہ وہی ہیں جنہیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے
هٰذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمْ	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هٰذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیزگار، پاک، پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف

صحیفہ سجادیہ

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے۔ نامور مورخ مفسر امام ذہبی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالاتر خالص جذب و کیف میں کہے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی اور تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان اور دیگر اعضاء کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

رسالۃ الحقوق

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان، دیگر اعضاء کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اقوالِ زرّیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوالِ زرّیں مشہور ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ اچھی وہ نیکی جو ہشام بن عبدالملک کے شہروں میں اچھی ہوں اچھی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور لحد اچھی ہوں۔

☆ ہر مسافر کا حق ہے کہ تم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں اصرار نہ کریں۔

☆ تربیت اولاد تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو۔ ان کی بہتر پرورش کرو، ایک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس معاملے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

علماء میں معروف شخصیات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

وفات اور تدفین

25 محرم 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں جنت البقیع (البقیع غرقد) مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

(2) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

﴿مثالی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے: 091006042
(الف) حلیف القرآن (ب) زین العابدین (ج) امین الامت (د) ترجمان القرآن

(2) والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی: 091006043
(الف) آٹھ سال (ب) اٹھارہ سال (ج) اٹھائیس سال (د) اڑتیس سال

(3) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب لقب ہے: 091006044
(الف) فقہ اثنا عشریہ (ب) فقہ جعفریہ (ج) فقہ حنفیہ (د) فقہ زیدیہ

(4) وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی: 091006045
(الف) بیالیس برس (ب) چوالیس برس (ج) چھیالیس برس (د) اڑتالیس برس

(5) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی: 091006046
(الف) تیس ہزار افراد نے (ب) چالیس ہزار افراد نے (ج) پچاس ہزار افراد نے (د) ساٹھ ہزار افراد نے

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں: 091006047
(الف) بیٹے (ب) بھائی (ج) چچا (د) نواسے

(7) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 78 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی: 091006048
(الف) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ (ب) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
(ج) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (د) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

(8) آپ رحمۃ اللہ علیہ "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے: 091006049
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

(9) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے نکاح کر لیا: 091006050
(الف) خولہ رحمۃ اللہ علیہا (ب) سرور رحمۃ اللہ علیہا (ج) سیدہ زید رحمۃ اللہ علیہا (د) ام فروہ رحمۃ اللہ علیہا

(10) جب حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی: 091006051
(الف) 19 برس (ب) 17 برس (ج) 18 برس (د) 20 برس

(11) آپ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے دیہات اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔ 01100052

(الف) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
(ج) امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ (د) امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

(12) ان کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے آخر میں ہوا: 01100053

(الف) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوسلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(13) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا 01100054

(الف) تقریباً ایک سال (ب) تقریباً دو سال (ج) تقریباً تین سال (د) تقریباً چار سال

(14) ان محدثین نے امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں: 01100055

(الف) امام داؤد، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہما (ب) امام بخاری، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما
(ج) امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما (د) امام احمد، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہما

(15) امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ہی سے مشہور ہے: 01100056

(الف) فقہ حنفی (ب) فقہ زیدیہ (ج) فقہ جعفریہ (د) فقہ حنبلی

(16) امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے: 01100057

(الف) ایران میں (ب) عراق میں (ج) مصر میں (د) یمن میں

(17) آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جید عالم تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی آراء میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی: 01100058

(الف) امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ (ب) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
(ج) امام ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ (د) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

(18) حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں جذبہ کوشش کو کمال درجہ تھا: 01100059

(الف) صدقہ و خیرات کا (ب) اتحاد امت کا (ج) اخلاق کا (د) سفارت کاری کا

(19) امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے: 01100060

(الف) مکہ کے مقام پر (ب) کوفہ کے مقام پر (ج) کربلا کے مقام پر (د) اسکندریہ کے مقام پر

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	د	4	ب	5	ب
6	ج	7	الف	8	د	9	ج	10	ج
11	د	12	الف	13	ب	14	الف	15	ب
16	د	17	الف	18	ب	19	الف		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 تا 20 ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 01100061

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے بچوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا نام شامل ہے۔

2۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و روحانی مقام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 01100062

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! یا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ ہمارے پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

3۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی خدمات کی وضاحت کریں۔ 01100063

جواب: حکومت اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جدوجہد کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے واقعہ کربلا 61ھ ہجری میں کی تھیں اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

4۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ظلم و جبر کا کس طرح مقابلہ کیا؟ 01100064

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح زندہ جاوید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی دعوت دیتے اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جید عالم تھے اور آپ کی علمی آراء میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ایک طویل فہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

5۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔ 01100065

جواب: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو جید عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور حفظ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام احمد اور امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ 091006066

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

7۔ اتحاد امت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟ 091006067

جواب: حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تاریک پہر سے تم میں سے کچھ لوگ اٹھیں اور وہاں سے گزریں جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اللہ اس کے عوض میں تمہیں جہنم سے نجات دے دے۔" خاتم النبیین ﷺ میں اتحاد پیدا فرمائے۔

8۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟ 091006068

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں ایک مختصر سی حکومت قائم ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانثاروں کی ایک بڑی تعداد کوفہ میں پائی جاتی ہے۔

9۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔ 091006069

جواب: محدثین میں امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

10۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091006070

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔

11۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا حسب و نسب مختصراً بیان کریں۔ 091006071

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

12۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006072

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علماء میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔ فقہ اسلامی علوم و فنون کے ماہر تھے قراءت، علوم قرآن، علوم اسلام پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ علم اصول حدیث کے ماہر تھے آپ کو احادیث روایت کرنے میں بھی ملکہ حاصل تھا۔

13۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں کیا فرمایا؟ 091006073

جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

"اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں۔ اللہ ہمیں ان جیسا خاتم فرمائے وہ سردار تھے۔"

14۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت اسلامیہ کے قیام اور بقا کے لیے کیا کوششیں کیں؟ 091006074

جواب: حکومت اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تک کوششیں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بنو امیہ کے ظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔

15۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کس بات کی دعوت دیتے تھے؟ 091006075

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔

16۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب کہاں اور کیسے ہوئی؟ 091006076

جواب: خلافت اسلامیہ کے قیام کی جدوجہد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوالیس (44) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔ کوفہ اور شام کو ملانے والی شاہراہ پر واقع سوق الثلاثاء کے محل میں پانچ (22) گھوڑوں کے ساتھ باندھ کر آپ کا جسد اطہر کے ٹکڑے کیے گئے۔

17۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت کا کیا تقاضا ہے؟ 091006077

جواب: دور حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کردار، آپ کی صفات علم، تقویٰ، دین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی رضا حاصل کر کے کامیاب انسان بن سکیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ سیدنا امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006078

جواب: تعارف

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نمایاں مقام حاصل ہے۔

شخصیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔

نکاح اور شادی

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی سیدہ رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیشتر علوم اپنے والد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور اپنے چچا حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 برس تھی۔ والد کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آ گئے۔

علم الفقہ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید علماء میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔ مختلف اسلامی علوم و فنون کے امام تھے۔ قرأت، علوم قرآن، حدیث اور علم الکلام پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔

تابعین میں شمار

علم حاصل کرنے کے بارے میں آپ کو صحابہ کرام کے تابعین میں شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے خود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی اور ان میں حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے آخر میں تھے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا خراج تحسین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

"اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ہم میں ہوتے تو ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں۔ اللہ ان پر رحمت فرمائے۔"

شاگردان رشید

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا۔ ان کو ایک عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب مناظرہ کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور حفظ کا یہ عالم تھا کہ صحاح میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

حکومت اسلامیہ کے قیام کے لیے کوششیں

حکومت اسلامیہ کے قیام کے لیے جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ کے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی تھیں، ان کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے حکمران کے خلاف آواز بلند کی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم فرد پر ان کے امام کی محبت کا یہ اظہار تھا کہ جالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

فتاویٰ

فتاویٰ آپ کی نسبت سے مشہور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد بھی بنو امیہ اور آپ سے منسوب زیدیہ فرقہ بھی آپ کے فتاویٰ کی ایک مثال تھا جو کہ ان میں پائی جاتی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا مقابلہ کیا اور اپنے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ جاوید ہو گئے۔

ہر ظالم حکمرانوں سے جہاد اور مجرم افراد کی حمایت کی ممانعت

آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ کی دی ہوئی ہر ظالم حکمرانوں سے جہاد اور مجرم افراد کی حمایت کی ممانعت کرتے تھے۔

علم الفقہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جید عالم تھے اور آپ کی علمی آراء میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

دنیا سے بے رغبت

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں انتہا درجہ کا زہد و تقویٰ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں بہت کم دن کی رات کے کنارے سے اٹھتے اور وہاں سے آ کر بیٹھ جاتے اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے۔ خاتم النبیین ﷺ میں اتباع اور قربانی فرماتے۔

شہادت اور تدفین

خلافت اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھیالیس (46) برس کی عمر میں 122 ہجری کو ہشام بن عبدالملک کے خلاف بغاوت کی۔ ہشام کو ہلاک کرنے والی مشہور شاہراہ کوفہ کے قریب میں پانچ (22) کلومیٹر کے فاصلے پر "ب" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

ماحصل کلام

دور حاضر میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کو پڑھ کر آپ کی سنت علم، تقویٰ اور زہد و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عمل زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں۔ اپنے اخلاق اور عمل کو درست کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی رضا حاصل کر کے کامیاب زندگی گزاریں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا: (1)

(الف) عبداللہ بن قیس (ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک (د) مالک بن نویرہ

(2) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا: (1)

(الف) یمن کا (ب) بصرہ کا

(ج) کوفہ کا (د) مصر کا

(3) مہاجرین میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟
(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

(4) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو تھا:
(الف) حفظ کے لئے حدیث قرآن مجید (ب) تلاوت
(ج) سادگی (د) عبادت

(5) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(الف) تین سو پچاس (ب) تین سو پینسٹھ (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک تھا:
(الف) عبداللہ (ب) عبدالوہاب (ج) ابوموسیٰ (د) ابوایوب

(7) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا:
(الف) یمن (ب) قیس (ج) یزید (د) روم

(8) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے نے اسلام قبول کیا:
(الف) پچاس افراد (ب) پچانوے افراد (ج) تین افراد (د) سات افراد

(9) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والی مقرر کیا گیا:
(الف) یمن کا (ب) مدینہ کا (ج) مکہ کا (د) شام کا

(10) یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے:
(الف) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ

(11) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ کا والی مقرر کیا:
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

(12) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسجد تعمیر کروائی:
(الف) یمن میں (ب) شام میں (ج) حبشہ میں (د) بصرہ میں

(13) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چھ افراد میں سے تھے جن کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی:
(الف) عبدالصدیق رضی اللہ عنہ میں (ب) عبدالعمر رضی اللہ عنہ میں
(ج) عبدالرحمان میں (د) عبدالعثمان رضی اللہ عنہ میں

(14) سرتاپا علم کے لگتے تھے جانے تھے:
(الف) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(15) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے متعلق جو احادیث مروی تھیں:
(الف) 40 (ب) 70 (ج) 50 (د) 60

(16) متفق علیہ کا مطلب ہے:
(الف) بخاری و مسلم (ب) بخاری و ترمذی (ج) بخاری و مسلم (د) ترمذی و مسلم

(17) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی پہلی مرتبہ حبشہ کی طرف:
(الف) 55 ہجری کو (ب) 63 ہجری کو (ج) 60 ہجری کو (د) 47 ہجری کو

(18) وفات کے وقت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عمر تھی:
(الف) 63 سال (ب) 63 سال (ج) 61 سال (د) 62 سال

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	الف	5	ج	6	ج
7	الف	8	الف	9	الف	10	ب	11	ب	12	د
13	ج	14	ب	15	ج	16	ج	17	ج	18	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 5 تک ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف لکھیے۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام ظبیہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔

2۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی حالت کے لیے پریشان ہوئے۔ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے خاندان کو اسلام دینے کے لیے یمن واپس گئے۔

3۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہ رسالت آپ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھ افراد میں سے تھے جن کو مجلس رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

4۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر خوب صورت اور عمدہ لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟ وضاحت کریں۔

(091006109)

جواب: قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا غیر معمولی شغف تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا زیادہ تر وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے "ان کو آل داؤد کے مزامیر میں سے حصہ ملا ہے"۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی تلاوت اس قدر خوب صورتی اور عمدہ لہجے سے کرتے تھے کہ سننے والوں پر گہرا تاثر ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہاں قرآن مجید کی قرأت کرتے ہوئے سنتے وہیں ٹھہر جاتے تھے۔ علاوہ ازیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت بہت پسند تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں اکثر ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

5۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

(091006111)

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 44 ہجری کے وسط میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

6۔ اسلام کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا خدمات سرانجام دیں؟

(091006112)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے بہت سے افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی بار ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اب آپ خاتم النبیین ﷺ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آ رہے تھے۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

(091006113)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام ظبیہ تھا۔

8۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

(091006114)

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے معرکے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہر ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

9۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(091006115)

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بشرا ولا تنفرا، ویسرا ولا تعسرا، وتطاوعا ولا تختلفا" (صحیح مسلم 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، نفرت نہ پھیلانا، آپس میں اتفاق رکھنا، اختلاف نہ کرنا۔

10۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

(091006116)

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلے اشعر سے تھا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ بی بی اسماء کے ہمراہ حبشہ میں وفات پائی۔

11۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

(091006117)

جواب: ذی الحجہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟" عرض کی "جی یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ"۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "نیت کیا تھی؟" انہوں نے جواب دیا "یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نیت سے وہی نیت ہے جو آپ کی نیت ہے۔" ارشاد فرمایا "قربانی ساتھ لائے ہو؟" عرض کی "نہیں حضور!" "تم طواف اور سعی کر کے احرام کھول دو۔"

12۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کیسے تھے؟

(091006118)

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار اور ایک سیرت صحابی تھے۔ انتہائی اعلیٰ اخلاق، نبی خاتم النبیین ﷺ کی کامل شریعت، سنت کی غیر معمولی سادگی، خدمت رسول خاتم النبیین ﷺ، تقویٰ اور پرہیزگاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

13۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث روایت کی گئی ہیں؟

(091006119)

جواب: روایت احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

14۔ اشاعت علم کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند خدمات لکھیے۔

(091006120)

جواب: قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے ملتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

15۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید سے کتنا تعلق تھا؟

(091006121)

جواب: قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے "ان کو آل داؤد کے مزامیر میں سے حصہ ملا ہے"۔

16۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید کہاں سنتے تھے؟ 0010006112

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

17۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی تھی؟ 0010006113

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 42 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 63 سال تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 0010006114

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام ظبیہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔

قبولِ اسلام

مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہِ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔

تبلیغِ اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خاتم النبیین ﷺ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آ رہے تھے۔

یمن پر عامل تقرری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم 4958)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، وحشت نہ پھیلانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

گورنر بنائے جانا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔

فتوحات

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔

خدمتِ خلق

بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہر ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

اخلاق و عادات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہدایت یافتہ، متقی، پرہیزگار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباعِ رسول خاتم النبیین ﷺ، توکل، شرم و حیا، امتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خاتم النبیین ﷺ، تقویٰ اور پرہیزگاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خاص قرب

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھ افراد میں سے تھے جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

اشاعتِ علم

قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔

مرویات احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور خوش الحانی

قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے کہ "انہیں داؤدی سُر سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پسندیدہ قاری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید کے لیے فرمائش

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

وفات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 63 سال تھی۔

حاصلِ کلام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ہے: 091006115

(الف) ابوعبدالرحمٰن (ب) ابوعبداللہ (ج) ابوبکر (د) ابولہب

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا: 091006116

(الف) زہد و تقویٰ (ب) سادگی (ج) صبر و تحمل (د) شکر و قناعت

(3) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟ 091006117

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (ب) آسمان کا سجدہ

(ج) اہلِ دنیا کا محبوب ترین شخص (د) جنت کے نوجوانوں کے سردار

(4) صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں: 091006118

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(5) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے: 091006119

(الف) صبر و تحمل کا (ب) عفو و درگزر کا (ج) علم اور محبت کا (د) سادگی کا

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد کا کیا نام تھا؟ 091006120

(الف) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (ب) ابوسفیان رضی اللہ عنہ

(ج) عمر رضی اللہ عنہ (د) زبیر رضی اللہ عنہ

(7) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کتنی احادیث مروی تھیں؟ 091006121

(الف) 700 تقریباً (ب) 800 تقریباً (ج) 900 تقریباً (د) 500 تقریباً

(8) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان پر عبور تھا: 091006122

(الف) فارسی (ب) ہندی (ج) عبرانی (د) پنجابی

(9) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کب ہوئی؟ 091006123

(الف) 65 ہجری (ب) 66 ہجری (ج) 67 ہجری (د) 68 ہجری

(10) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کس مقام میں ہوئی؟ 091006124

(الف) مدینہ میں (ب) یمن میں (ج) فسطاط میں (د) شام میں

(11) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیادہ وقت گزارتے تھے: 091006125

(الف) عبادت میں (ب) علم سیکھنے میں

(ج) ذکر میں (د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں

(12) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات و فرمودات کا مجموعہ جمع کیا تھا جسے کہتے ہیں: 91006126

(الف) صحیفہ عبداللہ (ب) صحیفہ کی کتاب (ج) صحیفہ صادقہ (د) تفسیر کی کتاب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ب	5	ج	6	الف
7	الف	8	ج	9	الف	10	ج	11	د	12	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006127

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابومحمد اور ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006128

جواب: زہد و تقویٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی صحابیت سے جنت پانی، وہ اللہ کی عبادت میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

3۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔ 091006129

جواب: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا "کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں آگاہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا" وہ یہ ہیں جو تمہارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔"

4۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006130

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے 63 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔ 091006131

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔ 091006132

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابومحمد اور ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔

7۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن اور وقت کن کاموں میں گزارتے تھے؟ 091006133

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زیادہ وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے وہ لکھ لیتے تھے۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کن باتوں کی تاکید فرمائی؟ 091006134

جواب: آپ کے والد نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت و زندگی کی اطاعت کی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "عبداللہ روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو، بیوی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔" (صحیح بخاری 6134)

9۔ "صحیفہ صادقہ" کے بارے میں مختصر تحریری نوٹ لکھیے۔ 091006135

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مجموعے کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ ہے جس کو میں نے براہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سن کر جمع کیا تھا۔

10۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علم و فضل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ 091006136

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔

11۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟ 091006137

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں، دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے قربانیاں گوارا کریں، اس میں داری زیادہ تر حضرت کی کامیابی کا سبب بنی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006138

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابومحمد اور ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔

علم و فضل میں ممتاز مقام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔

قبول اسلام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے وہ لکھ لیتے تھے۔

حلقہ درس

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہ درس میں شرکت کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے تشریف لاتے تھے۔

ابوہکالی

ابوہکالی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مصاحبت سے جو وقت بچتا وہ عبادت الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور عبادت میں گزارتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصی نصیحت

آپ کے والد نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت و زندگی کی اطاعت کی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا

ترجمہ: "عبداللہ روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو، یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔" (الدر: 6134)

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا "کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟" لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا "وہ یہی ہیں جو تمہارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔"

صحیفہ صادقہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ایک مجموعہ جمع کیا جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔

مروی احادیث

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً 700 ہے۔

وفات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے 65 ہجری میں اسطاط میں وفات پائی۔

حاصل کلام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے لازماً کردار ادا کریں ساتھ ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کا سامان کریں۔

(3) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے: 091006139
(الف) ابو امیہ (ب) ابو بکر (ج) ابو عمر (د) ابو عبدالرحمٰن

(2) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ کے بعد اسلام قبول کیا: 091006140
(الف) غزوہ احد (ب) غزوہ بدر (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ حنین

(3) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 091006141
(الف) تین (ب) پچیس (ج) ساٹھ (د) اسی

اضافی معروضی سوالات

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا: 091006142
(الف) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(ج) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(5) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے: 091006143
(الف) اٹھارہ ہجری (ب) ساٹھ ہجری (ج) پانچ ہجری (د) چالیس ہجری

(6) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام کیا تھا؟
(الف) عمرو بن العاص (ب) عمرو (ج) عمر بن عبداللہ (د) عنبسہ

(7) کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے: 091006144
(الف) تعلقات کو (ب) سفارت کاری کو (ج) مدعا مات کو (د) برآمدات کو

(8) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا: 091006145
(الف) نجاشی نے (ب) قیصر روم نے
(ج) شاہ مصر نے (د) عبداللہ بن امیہ نے

(9) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک مہم میں بھی شرکت کی: 091006146
(الف) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (ب) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے
(ج) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے (د) عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے

(10) شجاعت، بہادری اور جرأت و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے: 091006147
(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(11) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 65 ہجری میں کس کے دور حکومت میں ہوئی: 091006148
(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں (ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں
(ج) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	ب	6	ب
7	ب	8	الف	9	د	10	ب	11	ج		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف بیان کریں۔ 0010061149

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابو امیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ لیکن غزوہ احد کے بعد اسلام قبول کر لیا۔

2۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 0010061150

جواب: 6 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی مہربانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کے نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔

3۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟ 0010061151

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کریں؟ 0010061152

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور غزوہ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے بعد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

5۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔ 0010061153

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت و بہادری اور جرأت و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

6۔ سفارت کاری کی کیا اہمیت ہے؟ 0010061154

جواب: کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

7۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کے حکم سے ایک سریہ میں شرکت کی؟ 0010061155

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

8۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 0010061156

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی 70 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

9۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں ہمارے لیے کیا پیغام ہے؟ 0010061157

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۲۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 0010061158

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابو امیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔

قبول اسلام

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سفارت کاری کی اہمیت

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

نجاشی کے دربار میں مبلغ اسلام

6 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ نجاشی نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سریہ میں شرکت

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

شجاعت و بہادری

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت و بہادری اور جرأت و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

وفات

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی 70 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

حاصل کلام

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 کا درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا: 091006159
(الف) انصاری (ب) قاسم (ج) ہاشم (د) بنو تمیم

(2) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟ 091006160
(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذریعہ معاش تھا: 091006161
(الف) سفارت کاری (ب) فقہ (ج) خانہ کعبہ کی تولیت (د) تجارت

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شہر کی بنیاد رکھی: 091006162
(الف) فسطاط کی (ب) بصرہ کی (ج) کوفہ کی (د) دمشق کی

(5) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 091006163
(الف) انچالیس (ب) چھتالیس (ج) پینتالیس (د) اکاون

اضافی معروضی سوالات

(6) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے: 091006164
(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(7) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے: 091006165
(الف) 74 برس (ب) 47 برس (ج) 37 برس (د) 60 برس

(8) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ ذات السلاسل میں امیر بنا کر بھیجے گئے اور نمایاں کارکردگی حاصل کی: 091006166
(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(9) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھا تجربہ رکھتے تھے: 091006167
(الف) تجارت کا (ب) سفارت کاری کا (ج) تدریس کا (د) جنگ کا

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انہیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا: 091006168
(الف) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوج کی کمان دے کر بھیجا: 091006169
(الف) بصرہ (ب) کوفہ (ج) فلسطین (د) یمن

(12) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل کارنامہ ہے: 091006170
(الف) فتح مکہ (ب) فتح مصر (ج) فتح ایران (د) فتح فلسطین

(13) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محکمہ قائم کیا: 091006171
(الف) ڈاک کا (ب) عدل و انصاف کا (ج) پولیس کا (د) تعلیم کا

(14) فسطاط شہر کا نام پرانی مصری ہجری میں پڑ گیا: 091006172
(الف) بغداد (ب) طائف (ج) قاہرہ (د) اسکندریہ

(15) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم رہے تھے: 091006173
(الف) مصر (ب) یثرب (ج) قاضی (د) شاعر

(16) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں وفات پائی: 091006174
(الف) ایران میں (ب) یمن میں (ج) مصر میں (د) حجاز میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف
6	ج	7	ب	8	د	9	ب	10	الف
11	ج	12	ب	13	ب	14	ج	15	ب
16	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006175

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی۔ اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔

2۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091006176

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے 8 ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ کا رخ کیا اور رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "انہوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے ہیں"۔

3۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091006177

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کا آغاز تو بہت پہلے قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی۔ اسلام کی دعوت دی۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا دعوت نامہ پہنچایا۔ جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے لیے سفارتی حیثیت سے روانہ ہونے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام امور میں ان کی سفارت کاری کی نمایاں نظیر ملتی ہے۔

4۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے چار نمایاں اوصاف بیان کریں۔ 091006178

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کے سب سے عظیم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فن کتابت، فن کلام، خطیب، سیاست دان اور بہت سارے تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔

5۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا؟ 091006179

جواب: مصر کے دارالحکومت پر سالار تھیودور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سی رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابلیون فتح کیا اور 21 ہجری میں فرمان پر جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے ہاتھ آ گیا۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش اور حسب نسب کے بارے میں مختصر لکھیے۔ 091006180

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور سخی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 43 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

7۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006181

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں پرورش پائی۔ بچپن سے ہی آپ کے والد نے آپ کو تجارت کا پیشہ اختیار کروایا۔ آپ نے تجارتی سفر کیے۔ اس دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملنے جلنے رہے جس کی وجہ سے آپ کے کردار اور عقل میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے پہلوانی اور شہسواری کا فن سیکھ لیا تھا۔

8۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟ 091006182

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے 8 ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ دربار خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

9۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤ اجداد کون تھے؟ 091006183

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد شہسوار تھے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا ہنر سمجھتا ہوں۔

10۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا؟ 091006184

جواب: اسلام لانے پر رسول کریم خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہماری طرف پھینک دیے ہیں۔

11۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سے شہر فتح کیے؟ 091006185

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے فرمان اور اس کے بعد فرما اور بلبیس پر قبضہ کر کے شہر فتح کیے۔ پھر مصر کے دارالحکومت پر سالار تھیودور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

12۔ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا اعزازات عطا فرمائے؟ 091006186

جواب: رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف اعزازات عطا فرمائے۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔

13۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091006187

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔" (جامع ترمذی 3845)

14۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند اہم فتوحات کا ذکر کیجیے۔ 091006188

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اجنادین کے معرکے میں فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ یرموک میں فتح دمشق میں شریک ہوئے۔ عمرو بن العاص کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔

15۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند اہم خدمات کے بارے میں تحریر کیجیے۔ 091006189

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا۔ پولیس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فوج کی بنیاد رکھی۔ جس کا اہم پہلو مصری ہجری میں قائم ہو چکا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر میں پورا ملک فتح کر لیا۔ شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

16۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول تحریر کریں۔ 091006190

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک لائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچتا ہے۔

17۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے؟ 091006191

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔" (جامع ترمذی 3861)

18۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ 001006192

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اڑتیس (38) احادیث مروی ہیں۔

19۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 001006193

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 2۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔ 001006194

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی۔ اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ ان دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر پر لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہسواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہسواری میرے آبا و اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا ہنر سمجھتا ہوں۔

قبول اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے 7 ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر رسول کریم خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے محمد کی طرف بھیج دیے ہیں۔

مختلف اسلامی خدمات

رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فراست اور بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انہیں مختلف اسلامی خدمات سونپیں۔ مصر کی ذات السلاسل میں وہ سولہ جنگیں لڑ کر پیچھے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی۔

سفارت کاری کا وسیع تجربہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے متعدد مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان روانہ کیا وہاں پہنچ کر انہوں نے وہاں کے حاکم

سے ملاقات کی انہیں اسلام کی دعوت دی۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا جس سے متاثر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ حفاظت اسلام کے فرائض کی حیثیت سے دوسری اہم ذمہ داریوں کے علاوہ سفارت کاری میں شامل رہے۔ تمام معاملات میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

معاویہ کی فوج کی قیادت

حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کی خبر انہیں عمان ہی میں ملی اور واپس آ کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آتے ہوئے انہیں پتا چلا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کامیابی میں انہوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی طرح اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے۔ مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔

فتح مصر

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تبادلہ میں ملاقات کی اور کہا کہ انہیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ ان کے چار ہزار مجاہدوں کو ان کا قبیلہ ایک ہی قبیلے سے تھا۔ ان کی کمان میں دے دیا اور انہوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے فرما، بلبیس اور اس کے بعد ام دنین وغیرہ کے شہر فتح کیے۔ پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابلیون فتح کیا اور 21 ہجری میں طویل محاصرے کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

اسلام کے لیے خدمات

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا نظام قائم کیا جس کے تحت مصر کے اور مسلمان شہری خوشحال ہو گئے۔ اس کا نام چوتھی صدی ہجری میں تاریخ رکھا گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر پر اپنا ملک فتح کر کے اپنی جماعت دلیری اور بہادری کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

نمایاں اوصاف

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد تقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، ادیب، انتظام، خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ ہزار دانش آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک دانش آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے۔ ان کی قدر کیا کرتے۔ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔" (جامع الترمذی: 3868)

روایت احادیث

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اڑتالیس (48) احادیث مروی ہیں۔

وفات و تدفین

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

(5) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے: 091006195

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالکریم (د) عبدالجبار

(2) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو فتح کیا گیا: 091006196

(الف) بدر (ب) احد میں (ج) الفتح (د) کربلا

(3) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے: 091006197

(الف) 15 (ب) 17 (ج) 19 (د) 21

(4) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے: 091006198

(الف) 64 ہجری (ب) 74 ہجری (ج) 84 ہجری (د) 94 ہجری

(5) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 091006199

(الف) ایک سو چالیس (ب) پانچ سو چالیس (ج) دس سو چالیس (د) پندرہ سو چالیس

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام تھا: 091006200

(الف) ثبیتہ (ب) ربیعہ (ج) نسیبہ (د) حمنہ

(7) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلے کے تھے: 091006201

(الف) حلیف (ب) رئیس (ج) شریف (د) سپہ سالار

(8) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے: 091006202

(الف) بیعت عقبہ ثانیہ میں (ب) صلح حدیبیہ میں (ج) فتح مکہ کے موقع پر (د) بیعت عقبہ اولیٰ میں

(9) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا: 091006203

(الف) غزوہ بدر میں (ب) غزوہ احزاب میں (ج) غزوہ احد میں (د) غزوہ حنین میں

(10) انیس (19) غزوات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی: 091006204

(الف) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک حدیث سننے کے لیے مسافت طے کرنے: 091006205

(الف) گھنٹوں کی (ب) دنوں کی (ج) مہینوں کی (د) مسجدوں کی

(12) تحصیل علم سے فراغت کے بعد درس حدیث کا آغاز کیا: 091006206

(الف) مسجد نبوی ﷺ میں (ب) بیت اللہ میں (ج) مسجد اقصیٰ میں (د) مسجد قبا میں

(13) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے طریقہ کرتے تھے: 091006207

(الف) ایک طرف کا (ب) ایک کونے کا (ج) ایک ستون کا (د) درمیان کا

جوابات

1	الف	2	ب	3	ج	4	ب	5	د
6	ج	7	ب	8	الف	9	ج	10	الف
11	د	12	الف	13	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2: مختصر جوابی سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006208

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نسیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلے کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟ 091006209

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے ہاں میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمائیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرما دیں تاکہ میری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لے آئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے اندر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ اتنی کا تنی رہیں۔ (صحیح البخاری: 3580)

3۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کا کیا اہتمام کیا؟ 091006210

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے عقد اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006211

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے

کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث کی روایت موجود تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور طویل سفر طے کر کے ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ "صحیفہ جابر بن عبداللہ" کے نام سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقۂ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

9۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندانی حالات تحریر کریں۔ 091006212

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت حساس طبیعت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف اور اتباع سنت اور اہل اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی بہادری اور جرأت قلبی کا مظاہرہ کیا۔

10۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091006213

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث ان سے آپ کے کان میں پہنچ گئی۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے کیا نصیحتیں کیں؟ 091006214

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا میری خواہش ہے کہ میں اللہ کا پیارا شہید بنوں۔ اگر میرا اللہ تعالیٰ سے اور پر قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

8۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت کرنے اور نہ کرنے کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔

091006215

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس (19) غزوات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

9۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے انھیں کیا وصیت فرمائی؟ 091006216

جواب: غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا میری خواہش ہے کہ میں اللہ کا پیارا شہید بنوں۔ اگر میرا اللہ تعالیٰ سے اور پر قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔

10۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟ 091006217

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

11۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ 091006218

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ "صحیفہ جابر بن عبداللہ" کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

12۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ درس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006219

جواب: تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقۂ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

13۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہمان نوازی کے بارے میں کیا فرمایا؟ 091006220

جواب: اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے خوشی قبول کرے اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ دونوں میں دونوں کی بڑائی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006221

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام و نسب

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نسیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بنو خزرج کے نقیب تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت مدینہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔

والد گرامی کی نصیحتیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا میری خواہش ہے کہ میں اللہ کا پیارا شہید بنوں۔ اگر میرا اللہ تعالیٰ سے اور پر قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

والد کی وصیت پر عمل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے محض اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا انتظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

قرض کی ادائی

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب احد سے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرما دیں اور قرض خواہوں سے قرض سے کچھ معاف فرما دیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لے گئے۔ کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور دو بوریوں کا قول دیا۔ (بخاری)

غزوات میں شرکت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انہیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں (۱۹) غزوات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

علم حدیث کا شوق

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی۔ اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختلف احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

درس حدیث کا آغاز

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ، مدینہ، طائف، بصرہ، کوفہ اور دمشق تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص طور پر تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

ذوق عبادت اور سادگی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی سادگی سے گزاری۔ ایک بار جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا، بسم اللہ سے شروع کریں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس سرکہ آئے تو وہ کھانے پر سرکہ ضرور استعمال کرے۔ اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے خوشی قبول کرے اسے حقیر نہ سمجھے کیونکہ تکلف میں رکاوٹ کی بنا کر سکتا ہے۔

اعلیٰ اخلاقی خوبیاں

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوش صورت، خوش بیانی، حکمت، اظہار حق، امر بالمعروف، انتہائی حلیم اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں کا نمونہ تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور جرأت قوی کا مظاہرہ کیا۔

وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۷۴ ہجری میں ہوئی۔

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے: 09100622

(الف) ابوحمزہ (ب) ابوبکر (ج) ابوتراب (د) ابوصالح

(2) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں: 09100623

(الف) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ محبت سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نام سے مخاطب فرماتے تھے: 09100624

(الف) انس (ب) عمیر (ج) اونس (د) نضیل

(4) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس علم میں کمال حاصل تھا: 09100625

(الف) فقہ (ب) سائنس (ج) نجوم (د) طبیعیات

(5) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے: 09100626

(الف) خادم رسول (ب) امین الامۃ (ج) ترجمان القرآن (د) سیف اللہ

اضافی معروضی سوالات

(6) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوحمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے: 09100627

(الف) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(7) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق خاندان سے تھا جو ایک معزز قبیلہ تھا: 09100628

(الف) مہاجرین مکہ کا (ب) انصار مدینہ کا (ج) طائف کا (د) یمن کا

(8) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے اس سال پہلے پیدا ہوئے: 09100629

(الف) دو سال (ب) سات سال (ج) مکہ مکرمہ میں (د) مدینہ منورہ میں

(9) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا: 09100630

(الف) ترجمان رسول خاتم النبیین ﷺ (ب) دربان رسول خاتم النبیین ﷺ

(ج) مؤذن رسول خاتم النبیین ﷺ (د) خادم رسول خاتم النبیین ﷺ

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے: 09100631

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی: (9010006232)

(الف) پانچ برس (ب) سات برس (ج) آٹھ برس (د) دس برس

(12) اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد سے نوازا تھا: (9010006233)

(الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(13) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جتنے بیٹے اور پوتے اور پوتیاں کی تعداد تھی: (9010006234)

(الف) 50 سے زیادہ (ب) 70 سے زیادہ (ج) 100 سے زیادہ (د) 60 سے زیادہ

(14) تعلیم و تعلم کے دور میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے: (9010006235)

(الف) بادیہ نشین (ب) بادیہ نشین اور شہری (ج) بادیہ نشین اور گھڑ سوار (د) بادیہ نشین اور تاجر

(15) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت تھی: (9010006236)

(الف) تیراکی (ب) نیزہ بازی (ج) جنگ جو (د) خاموشی

(16) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرنے میں اجمالی اہمیت سے حاصل ہے: (9010006237)

(الف) حدیث (ب) قرآن مجید (ج) تاریخ (د) آثار

(17) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی: (9010006238)

(الف) 91 ہجری میں (ب) 93 ہجری میں (ج) 70 ہجری میں (د) 90 ہجری میں

(18) وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں: (9010006239)

(الف) بصرہ میں (ب) بغداد میں (ج) مدینہ میں (د) مکہ میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف
6	د	7	ب	8	د	9	د	10	ج
11	د	12	ب	13	ج	14	ب	15	ب
16	الف	17	ب	18	الف				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۱ سے ۱۰ تک ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا عالم اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ (9010006240)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی لیکن اس عرصے میں آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کبھی ناخوش نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں پوچھا کہ اب تک کیوں نہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبت سے "اُف" کی آواز بھی نہ فرماتے تھے۔

2. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی؟ (9010006241)

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو پورا کیا اس عرصے میں آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہے اور آپ نے سفر و حضر میں شرف پایا۔

3. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دعا دینے کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا حاصل تھا؟ (9010006242)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولاد کی زیادتی اور بچے بچے کے ساتھ ساتھ مال میں برکت اور اپنے گھر میں آنے والے مہمان کے لیے دعا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ حج کرنے کا شرف بھی حاصل تھا۔

4. نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی جس سے انہیں برکات حاصل ہوئیں؟ (9010006243)

جواب: ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یہ دعا فرمائی اور آپ کی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ"

ترجمہ: اے اللہ انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد کو بڑھا دے اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ (صحیح مسلم 2480)

5. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار صفات بیان کریں۔ (9010006244)

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ بہت خدا ترس، ملنسار اور خاموش طبع تھے۔ گفتگو کرتے وقت بھی سوچ سمجھ کر بولتے تھے۔ بے فکر نہیں رہتے تھے اور دوسروں کی مدد کرتے تھے۔ آپ بہت کم گو تھے اور بے جا بات سے گریز کرتے اور اچھی بات کرتے تھے۔

6. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (9010006245)

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں اجمالی اہم مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حدیث قلمبند کرنے کی تلقین فرمائی اور انہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اقوال کو محفوظ کر لیا۔

اضافی مختصر سوالات

1. حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدین کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (9010006246)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے کافر افراد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل ہی دعوت کے منتظر رہ چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بھی بہت جلد اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

2. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (9010006247)

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام انس، کنیت ابوحمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق خاندان بنو نجار سے تھا جو خاندان کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

9۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خادم رسول اللہ کیوں کہا جاتا ہے؟ 091006248

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کے لقب سے شہرت پائی۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے کیسے مخاطب فرمایا کرتے تھے؟ 091006249

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کرنے کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟ 091006250

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مال اور اولاد میں کس قدر برکت ہوئی؟ 091006251

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں، پوتوں اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

13۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فضائل و اوصاف تحریر کریں۔ 091006252

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحبت رسول اللہ کرنے میں اولین اہمیت حاصل ہے۔ علم حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم و عمل میں بھی کمال حاصل تھا۔ صحبت رسول خاتم النبیین ﷺ میں مسلسل رہنے کے باعث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کئی فضائل و اوصاف حاصل تھے۔

14۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت و عقیدت کے بارے میں مختصراً وضاحت کریں۔ 091006253

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اٹھ کر پہلے ذات نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے۔ صبح کا وقت کی جگہ کی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر جس پر سترہ سال سے اللہ تعالیٰ کی کریم خاتم النبیین ﷺ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ کا راستہ تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شیخ محبت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

15۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مشہور کون صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہے؟ 091006254

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشہور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہے جن کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حدیث علم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اور انہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اقوال کو محفوظ کر لیا۔

16۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006255

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 93 ہجری میں وفات پائی۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔ 091006256

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمہید

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام انس کنیت ابوحمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق خاندان بنو نجار سے تھا جو خاندان کا ایک معزز قبیلہ تھا۔

ولادت باسعادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علمبردار ہو چکے تھے۔

بچپن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے شرف اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت حق کے لیے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک پر کلمہ پڑھ کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھرانہ ایمان سے مالا مال تھا۔

خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کا لقب

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کے لقب سے شہرت پائی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا۔ آپ کو دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے۔ ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے۔ نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی۔ لیکن اس عرصے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا

اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر اولاد سے نوازا تھا اور یہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کا اثر تھا۔

ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ"

ترجمہ: اے اللہ انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم 2480)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتیوں کی تعداد (103) سے زیادہ تھی۔

اولاد کی تعلیم و تربیت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بچوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیر اندازی بھی سکھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

نمایاں اوصاف

صحابہ رسول خاتم النبیین ﷺ باوجود سخت عسر یا معروف ہونے کے کوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت خلیق اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور دوست گوئی سے کام لیتے تھے۔ جو شخص تمہیں برا بھلا کہتا اور کسی کے گھر تکلیف پہنچاتے تو تمہیں بہت غصہ آتا اور انتہائی سادہ کھانا استعمال فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثابت بن جبیل اللہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھا جن کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حدیث تعلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انہوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے قول کو یاد کر کے محفوظ فرمایا۔ خصوصاً کہ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اٹھ کر کائنات کو دیکھنے کی زیادت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے۔ صبح کا اب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ سترہ سال سے اٹھتا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ اس جواب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شیخ کو بہت پیارا اور فرزند تھے۔

روایت حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث میں بھی کمال حاصل تھا۔

وفات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً (93) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند روز بیمار رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور دراز کے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت شفاء، حضرت ام سلیم، حضرت ام عطیہ، حضرت ام ایمن
حضرت ام عمارہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ہے: 09100625T
(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبداللہ (د) عبدالمطلب

(2) حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 09100626
(الف) دس (ب) بارہ (ج) پندرہ (د) سولہ

(3) غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں: 09100627
(الف) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ب) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا
(ج) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (د) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

(4) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک سے کس شے کو منہ میں رکھ کر محفوظ کیا؟ 09100628
(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مکھن کا ٹکڑا (د) کھجور کا ٹکڑا

(5) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے: 09100629
(الف) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (ب) حضرت شفاء رضی اللہ عنہا
(ج) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا (د) حضرت زینب رضی اللہ عنہا

(6) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا: 09100630
(الف) شام (ب) مصر (ج) حبشہ (د) ایران

(7) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی: 09100631
(الف) زخمیوں کو پانی پلانے کی (ب) زخمیوں کا علاج کرنے کی
(ج) زرہ تیار کرنے کی (د) تیر اندازی کی

(8) جنگ یمامہ میں شہید ہونے والی حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے: 09100632
(الف) بیٹے (ب) بھائی (ج) شوہر (د) غلام

(9) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں: 09100633
(الف) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(10) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا کا نام ہے: 09100234

(الف) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (د) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اضافی معروضی سوالات

(11) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دوسرا نام اور کنیت ہے: 09100267

(الف) اُمِ ہانی (ب) اُمِ کلثوم (ج) اُمِ سلیم (د) اُمِ حبیبہ

(12) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں: 09100268

(الف) حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(13) جس نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے حلیہ لکھوایا تھا: 09100269

(الف) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا (ب) حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

(ج) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (د) حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا

(14) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چھریاں کتنی تھیں؟ 09100270

(الف) دو (ب) دو تھیں (ج) دو تھیں (د) دو تھیں

(15) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے کس علاقے کا حاکم بنایا تھا: 09100271

(الف) ایک شہر (ب) ایک مکان (ج) ایک مسجد (د) ایک محلہ

(16) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا: 09100272

(الف) مالک بن نضر (ب) مالک بن اخر (ج) نضر (د) نضر

(17) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس اسلام میں کہاں اسلام قبول کیا؟ 09100273

(الف) مدینہ منورہ (ب) مکہ مکرمہ (ج) طائف (د) یمن

(18) آپ کا مہر کیا تھا؟ 09100274

(الف) اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا (ب) اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا

(ج) اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا

(19) حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا جہاد میں کتنے معرکوں میں شریک ہوئیں؟ 09100275

(الف) سات (ب) آٹھ (ج) نو (د) دس

(20) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا: 09100276

(الف) 8 ہجری (ب) 9 ہجری (ج) 10 ہجری (د) 7 ہجری

(21) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام ان سے حدیث لینے کا طریقہ سیکھتے تھے: 09100277

(الف) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا سے (ب) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا سے

(ج) حضرت اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے (د) حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے

(22) حضرت بقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ہے: 09100278

(الف) اُمِ عطیہ (ب) اُمِ ہانی (ج) اُمِ کلثوم (د) اُمِ سلیم

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا: 09100279

(الف) 11 ہجری میں (ب) 12 ہجری میں (ج) 13 ہجری میں (د) 14 ہجری میں

(24) فرماتے تھے اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں: 09100280

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(25) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت اُمِ عطیہ تھی: 09100281

(الف) حضرت نسیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت بقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(26) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق تھا: 09100282

(الف) قبیلہ اوس سے (ب) قبیلہ خزرج سے (ج) قبیلہ ازد سے (د) قبیلہ بنو ہاشم سے

(27) 12 غزوات میں شامل تھیں: 09100283

(الف) بیعت عقبہ میں (ب) بیعت رضوان میں (ج) بیعت صدیق میں (د) بیعت الفضول میں

(28) غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور لوگوں کو پانی پلاتی رہیں: 09100284

(الف) حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت نسیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(29) کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو میدان جنگ سے واپس آتی تھیں: 09100285

(الف) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(30) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کا قرآن کریم یاد کیا تھا: 09100286

(الف) غزوہ احد میں (ب) غزوہ خندق میں (ج) غزوہ حنین میں (د) غزوہ تبوک میں

(31) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جنگ یمامہ کس سے ہوئی؟ 091006287

(الف) اہل سلاسل کی (ب) یہاسکی (ج) مرتدین کی (د) فسلطانوں کی

(32) جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو مجموعی طور پر ارتداد 091006288

(الف) خلافت کا (ب) نبوت کا (ج) خلافت کا (د) امامت کا

(33) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 13 ہجری میں ہوئی: 091006289

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) یمن میں (ج) مدینہ منورہ میں (د) بغداد میں

(34) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ذات النطاقین ہے: 091006290

(الف) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(35) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا: 091006291

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ج) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(36) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں نمبر تھا: 091006292

(الف) دسواں (ب) اٹھارہواں (ج) بیسواں (د) گیارہواں

(37) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رفیق سفر تھے: 091006293

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(38) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں: 091006294

(الف) پچاس 50 (ب) ساٹھ 60 (ج) پچھتر 75 (د) ستر 70

(39) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر (73) ہجری میں وفات پائی: 091006295

(الف) 80 سال کی عمر میں (ب) 100 سال کی عمر میں (ج) 90 سال کی عمر میں (د) 95 سال کی عمر میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	ج	5	الف
6	ج	7	الف	8	الف	9	ب	10	الف
11	ب	12	ب	13	د	14	الف	15	ب
16	ب	17	الف	18	الف	19	الف	20	الف

21	ب	22	ب	23	الف	24	الف	25	الف
26	ب	27	الف	28	ج	29	الف	30	الف
31	ب	32	ب	33	ج	34	الف	35	ج
36	ب	37	د	38	ج	39	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006296

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عوف تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت ربیب تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

2۔ حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا کیا عالم تھا؟ 091006297

جواب: حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے مصلیٰ بنا رکھا تھا جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ جذب ہوتا تھا جس سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چیزیں بطور تبرک تھیں۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

3۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟ 091006298

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت فرمائی۔

4۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔ 091006299

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا دہانہ کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دہانہ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

5۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006300

جواب: آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا۔ کنیت ام عطیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ بنی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

6۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟ 091006301

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات غزوات میں شریک ہوئیں جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، مسلمان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟ 091006302

جواب: 11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا غمگین اور رو رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رونے کا سبب بتایا کہ میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

8۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات بیان کریں۔ 091006303

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

9۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف تحریر کریں۔ 091006304

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

10۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟ 091006305

جواب: آپ نے سات غزوات میں شرکت کی اور بہادری سے لڑیں۔ وہ مشکیزے میں پانی بھر کر لوگوں کو پلاتی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور سجدہ شکر ادا کیا۔ کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔

11۔ ہجرت مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟ 091006306

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا اور کمر بند (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر باندھتی تھیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا۔ یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

12۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔ 091006307

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیخ خاتون تھیں جن کو ان کا خاص شعار تھا۔ بہادر صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے حق کو حق کہا۔ انہوں نے جس عزم، صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ صابرہ، بہادر اور حق و انصاف کی پیکر تھیں۔

اضافی مختصر سوالات

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تعلق کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091006308

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ایک مکان عنایت فرمایا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ آپ ﷺ کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

14۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے بارے میں مختصر بیان کیجیے۔ 091006309

جواب: زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

15۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مختصر تعارفی نوٹ لکھیے۔ 091006310

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سہلہ یا رملہ تھا۔ آپ کی کنیت ام سلیم اور لقب رمیصا اور رمیثا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔

16۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری شادی کا کیس مختصراً بیان کریں۔ 091006311

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔ بعد میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کرنے کی شرط لگا دی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا: "میرا مہر اسلام ہے۔"

17۔ حضرت ام سلیم نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کے لیے کس کو پیش کیا تھا؟ 091006312

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحبزادے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

18۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہادری کا واقعہ بیان کریں۔ 091006313

جواب: غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کا جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

19۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے؟ 091006314

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

20۔ حضرت زینب بنت رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کو کس نے غسل دیا تھا؟ 091006315

جواب: 8 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

21۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006316

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام ان سے میت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیعت لیتے ہوئے ان سے کہا تھا کہ ان سے وعدہ لیا تھا، انہوں نے اس کی پاسداری کی۔

22۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندگی سے مسلمان خواتین کے لیے کیا سبق ملتا ہے؟ 091006317

جواب: صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

23۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟ 091006318

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات سفروں میں شریک ہوئیں۔ جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

24۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں سخت مغموم تھیں؟ 091006319

جواب: 11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رونے کا سبب بتایا کہ میں تو اس لیے روتی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

25۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔ 091006320

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتی اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

26۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟ 091006321

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ حبشہ سے تھا۔

27۔ ہجرت مدینہ میں حضرت اسامہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا کردار ادا کیا؟ 091006322

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، وہ تین دن کا کھانا ساتھ رکھا جو نطاق (کمربند) جس کو عرب عورتیں کمر پر باندھتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا جس وجہ سے وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمربند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

28۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006323

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے حضرت عبداللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی انہوں نے ہی پرورش کی۔

29۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006324

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی۔

30۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت افزائی کیسے فرمایا کرتے تھے؟ 091006325

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کی نہایت عزت کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر تشریف لے جاتے۔

31۔ اسلام کے لیے حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چند خدمات بیان کریں۔ 091006326

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور عرض کیا کہ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو میں

اور تلوار سے روکتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے احد میں ام عمارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔ غزوہ احد میں انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔ حضرت ام عمارہ نے بیعت رضوان، غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

32۔ جنگ یمامہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006327

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا۔

33۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا منت مانی تھی؟ 091006328

جواب: جب مسیلمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انہوں نے منت مانی کہ یا مسیلمہ کذاب قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔

34۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف لکھیے۔ 091006329

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح اول اسلام میں بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارہواں نمبر تھا۔

35۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006330

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ ہجرت کر کے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ان کو لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ کو گود میں لیا، عمل رسی ادا ان کے لیے دعا فرمائی۔

36۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006331

جواب: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔

37۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بارے میں وضاحت کیجیے۔ 091006332

جواب: عہد خلافت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا تھا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کبیر کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش لٹکی تھی۔ سلی قائم کر کے اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"۔

38۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کتنی احادیث روایت کی ہیں؟ 091006333

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پچپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔

39۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟ 091006334

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006333

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام شفاء اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت ابی حثمہ تھا۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوا۔

قبول اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی محبت و عقیدت

حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ جذب ہوتا تھا جس سے خوشبو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چیزیں بطور تبرک تھیں، حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔

علم و فضل

زمانہ جاہلیت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے براہ راست احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

2۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006336

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سہلہ یا رملہ تھا۔ آپ کی کنیت ام سلیم اور لقب رمیصا اور ربیعہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

اسلام سے محبت

پہلے شوہر کی وفات کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کرنے کی شرط

پیش کی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا "میرا مہر اسلام ہے"۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحب زادے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

غزوات میں شرکت

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت فرمائی۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں جنت میں گیا تو وہاں آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس کی والدہ رمیصا بنت ملحان ہیں۔

فصاحت و بہادری

غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ عرض کی اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کا جواب سن کر مسکرانے لگے۔

علم و فضل

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت و عقیدت

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ کونا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لب مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھی۔

3۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006337

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف

آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت ام عطیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ بنی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت ام عطیہ ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہو گئی۔

غزوات میں شرکت

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں دو معرکوں کے لیے کھانا پکاتی تھیں اور ان کی خواتین مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ۱۱ ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

علم و فضل

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چھ حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام ان سے حدیث نقل کرنے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیعت لیتے ہوئے جن اصولوں سے وعدہ لیا تھا انھوں نے پورا کیا۔

ا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 09100613B

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشی نژاد تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے حضرت عبداللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی انھوں نے ہی پرورش کی۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کے انتقال کے بعد ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

غزوات میں شرکت

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبش کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کا صدمہ

11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا غمزدہ تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس اجر ہے وہ بہتر ہے انھیں یہ غم معلوم ہے جامعہ دینے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر رونا شروع کرنے لگے۔

اولاد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹے تھے حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلا شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے محبوب خاص تھے۔ بارگاہ خلیل اللہ کے صحابی تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی۔

مرویات احادیث

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے چھ حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کی نہایت عزت کرتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

وفات و تدفین

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

ب۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 09100613D

جواب: تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسیہ اور کنیت ام حارثہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور دو عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار ان ہی میں ہوتا ہے۔

غزوات میں شرکت

غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور بیہوش ہو گئیں۔ کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے احد میں ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔ غزوہ احد میں انھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعت رضوان، خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

جنگ یمامہ میں شرکت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا۔ حضرت ام حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسیلمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ اگر مسیلمہ کذاب قتل ہو گیا تو وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے۔ یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسیلمہ کذاب بھی مارا گیا۔

مرویات

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔

وفات و تدفین

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

ج۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 09100613C

جواب: تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

حد کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 2 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

قبولِ اسلام

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تاج حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبولِ اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں 17 واں نمبر تھا۔

ہجرت مدینہ میں خدمات

جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیقِ سفر تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا۔ وہ تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمربند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹی میں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کو ذات النطاقین (دو کمربند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ میں آمد

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ان کو لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ کو گود میں لیا، گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے دیگر علاقوں پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی بیعت کر لی۔ عہد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ کہلائے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش اکڑ گئی تھی۔ وہ قدم کر اس مقام کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا بھی وقت نہیں آیا؟"

عادات و خصائل

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک حسین خاتون تھیں جن کی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم حاکم کے سامنے حق گوئی سے کام لیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ایک ماں کے لیے قیامت تھی لیکن اس میں انہوں نے جس عزم، ہمت، جرأت اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال دنیا میں بہت کم ملتی ہے۔ سخاوت، بردباری اور تواضع و انکساری کی پیکر تھیں۔

روایت احادیث

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے مجموعاً (56) احادیث روایت کی ہیں۔

وفات و تدفین

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے 73 ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ہے۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

ابوالقاسم قشیری، شیخ فریدالدین عطار، خواجہ نظام الدین اولیاء، مولانا رحمۃ اللہ علیہم

سید عبداللطیف کاظمی (المعروف شاہ بھٹائی)، مولانا عبدالرحمٰن جامی اور محمد شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہم

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے: 09100634

(الف) شیخ الشیوخ (ب) فرید الدین (ج) شیخ الشیوخ (د) سلطان الاولیاء

(2) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد ہیں: 09100635

(الف) بوعلی (ب) بوعلی (ج) بوعلی (د) سرمد

(3) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی: 09100636

(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الفقہ پر (ج) علم الکلام پر (د) علم الحدیث پر

(4) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 09100637

(الف) رسالہ قشیریہ (ب) کشف المحجوب

(ج) [illegible] (د) [illegible]

(5) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 09100638

(الف) تذکرۃ الاولیاء (ب) احیاء العلوم (ج) کشف المحجوب (د) مثنوی معنوی

(6) حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے: 09100639

(الف) جاٹ (ب) سکھ (ج) [illegible] (د) [illegible]

(7) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا نام تسلیم کیا جاتا ہے: 09100640

(الف) علم [illegible] (ب) علم صرف کا (ج) علم کلام کا (د) علم [illegible] کا

(8) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے: 09100641

(الف) حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ (ب) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

(ج) حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (د) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

(9) حضرت محمد شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہونے والا: 09100642

(الف) دوزخ میں نہ جائے گا (ب) رزق میں اضافہ پائے گا

(ج) دنیا میں عزت پائے گا (د) معصیتوں سے محفوظ رہے گا

(10) حضرت محمد شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام ہے: 09100643

(الف) عثمان مروندی (ب) محمد قلندر (ج) زید مروندی (د) عبدالرحمٰن

اضافی معروضی سوالات

(11) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے مواضعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں؟ 091006351
(الف) 10 (ب) 20 (ج) 40 (د) 50

(12) حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کس سے کتاب تحصیل کیا؟ 091006352
(الف) امام بیہقی اور امام الحرمین جوینی سے (ب) ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ
(ج) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (د) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(13) تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" کیسا رسالہ ہے؟ 091006353
(الف) پرتاثیر (ب) مختصر اور جامع (ج) لطیف و ظریف (د) دل چسپ

(14) کس تصنیف میں 93 صوفی کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات قلمبند کیے گئے ہیں؟ 091006354
(الف) رسالہ قشیریہ (ب) لطائف القرآن (ج) التیسیر فی علم (د) کشف المحجوب

(15) امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟ 091006355
(الف) 1071ء (ب) 1072ء (ج) 1073ء (د) 1074ء

(16) کون خوش الحانی اور خوش آوازی کے ماہر تھے؟ 091006356
(الف) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (ب) مجدالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(ج) جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (د) کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(17) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے: 091006357
(الف) دہلی (ب) فتح پور (ج) نورپور (د) ہرات

(18) برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ کون ہیں؟ 091006358
(الف) حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (ب) حضرت مجدالدین رحمۃ اللہ علیہ
(ج) حضرت فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ (د) حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(19) حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ چند دنوں کی عمر میں کہاں تشریف لائے؟ 091006359
(الف) دہلی (ب) دمشق (ج) مکہ (د) مصر

(20) بزرگوں کی تعداد میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے: 091006360
(الف) فقراء و مساکین (ب) غربا (ج) امرا (د) یتیم

(21) "راحت القلوب" حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کسی تحریر کا نام ہے: 091006361
(الف) شیخ کامل کے ملفوظات (ب) اپنے ملفوظات
(ج) امیر کے ملفوظات (د) شیخ کامل بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

(22) "افضل الفوائد" حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات میں کس نے جمع کیے ہیں؟ 091006362
(الف) امیر حسن کاری رحمۃ اللہ علیہ (ب) امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ
(ج) شیخ ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ (د) شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ

(23) حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟ 091006363
(الف) 1320ء (ب) 1322ء (ج) 1323ء (د) 1324ء

(24) حضرت سید عبداللطیف امام بری گاگی رحمۃ اللہ علیہ 1026 ہجری میں پیدا ہوئے: 091006364
(الف) ضلع سانگھڑ (ب) ضلع بھکر (ج) ضلع سرگودھا (د) ضلع قصور

(25) حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی: 091006365
(الف) دادا جان سے (ب) ابا جان سے (ج) چچا جان سے (د) والد گرامی سے

(26) آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام الخیر غنگی کے نام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں: 091006366
(الف) حضرت سید عبداللطیف گاگی رحمۃ اللہ علیہ (ب) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
(ج) حضرت لعل شہباز رحمۃ اللہ علیہ (د) حضرت عبدالرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(27) امام بری رحمۃ اللہ علیہ کی فرض سے کم عمر میں مدینہ منورہ گئے اور واپس تشریف لائے: 091006367
(الف) 20 سال کی عمر میں (ب) 23 سال کی عمر میں (ج) 25 سال کی عمر میں (د) 29 سال کی عمر میں

(28) حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا سال 1117 ہجری میں اور پیر شاہ میں ہوا: 091006368
(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) بھلم

(29) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے: 091006369
(الف) عبدالرحمن (ب) عبدالرحیم (ج) عبداللہ (د) عبداللطیف

(30) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو پیدا ہوئے: 091006370
(الف) ایران میں (ب) ترکی میں (ج) آذربائیجان میں (د) ہرات (افغانستان) میں

(31) علم الہدیٰ کا نام تسلیم کیا جاتا ہے: 091006371
(الف) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو (ب) امام بری رحمۃ اللہ علیہ کو
(ج) حضرت لعل شہباز رحمۃ اللہ علیہ کو (د) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کو

(32) علم الہدیٰ میں مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006372
(الف) شرح ملا جامی (ب) رقعات جامی (ج) بہارستان جامی (د) رسائل جامی

(33) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 898 ہجری بمطابق 14 نومبر 1492ء کو وفات پائی: 091006373
(الف) ہفتہ کے دن (ب) اتوار کے دن (ج) جمعرات کے دن (د) جمعہ کے دن

(34) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار "ہرات" افغانستان میں ہے: 091006374
(الف) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ (ب) مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ
(ج) مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ (د) مولانا آلوسی رحمۃ اللہ علیہ

(35) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء موجودہ آذربائیجان یا افغانستان میں ہوئی: 091006375
(الف) بمطابق 1133ء (ب) بمطابق 1143ء (ج) بمطابق 1153ء (د) بمطابق 1163ء

(36) حضرت گل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ قادریہ کے کس بزرگ سے بیعت ہوئے؟ 09100617b

(الف) حضرت امام موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے (ب) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے

(ج) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے (د) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے

(37) حضرت گل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کرک کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے: 09100617

(الف) عراق سے (ب) یمن سے (ج) حجاز سے (د) مصر سے

(38) حضرت سلطان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک حفظ کر لیا تھا: 09100617c

(الف) پانچ سال کی عمر میں (ب) چھ سال کی عمر میں (ج) سات سال کی عمر میں (د) آٹھ سال کی عمر میں

(39) حضرت گل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک اسلام کی تبلیغ کرتے رہے: 09100617d

(الف) خضدار میں (ب) ہوشیان میں (ج) بلوچستان میں (د) کشمیر میں

(40) حضرت گل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 21 شعبان المعظم میں ہوا: 09100618

(الف) 650ھ ہجری (ب) 673ھ ہجری (ج) 660ھ ہجری (د) 683ھ ہجری

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	الف	8	الف	9	الف	10	الف	11	ج	12	ب
13	ب	14	الف	15	ب	16	الف	17	ب	18	الف
19	الف	20	الف	21	د	22	ب	23	د	24	ب
25	د	26	الف	27	ج	28	ج	29	الف	30	د
31	الف	32	الف	33	د	34	الف	35	ب	36	د
37	الف	38	ج	39	الف	40	ب				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 40 تک سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام تیمری رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر حال بیان کریں۔ 09100620

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ آپ کا آباؤ اجداد میں ایک بزرگ تیمر کی وجہ سے تیمری مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1056ء میں ہرات کے علاقے غیاث پور کے قریب ستوراء کی بستی میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد وفات پا گئے۔ امام تیمری نے دین و اصول کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابوعلی رقاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ امام رقاق رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و محبت کا پیکر تھے۔ یہی اخلاص امام تیمری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں کھینچ لایا۔

2۔ حضرت امام تیمری رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف کے نام لکھیں۔ 09100621

جواب: التیسیر فی علم التفسیر اور لطائف الاشارات فی تفسیر القرآن۔ علم التفسیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسے باری تعالیٰ کی تفسیر فی علم التذکیر فی معانی اسم اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مستند کتاب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دور کے صوفی کرام میں باری تعالیٰ کے خوف سے لوح قلب پر اپنا نام لکھنے کا شرف حاصل تھا۔

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔ 09100622

جواب: یہ عظیم پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے خاندان سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیاء اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آباؤ اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایوں آباد ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش 1237ء میں ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بدایوں کے قاضی تھے۔ چودہ (14) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن و حدیث اور تقویٰ کی تعلیم حاصل کی۔

4۔ اشاعت اسلام اور ترکِ نفس کے حوالے سے حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات تحریر کریں۔ 09100623

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی علم و عبادت، ریاضت و مجاہدہ، لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی۔ آپ تقویٰ پرہیزگاری، صاحب مکاشفات، دل جوئی کرنے والے، خلوص گزار، سادگی اور حلیم طبیعت، بردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے آپ کی علمی اور روحانی آگاہی کا پتا چلتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کھانے تو تلخ نہ کرو اور سب سے تلخ کرو اور سب کو تلخ نہ کرو۔ اپنے تقویٰ ضرور بچاؤ۔ کسی کی برائی نہ کرو، ہاں ضرورت قرض دار کے بارے میں کر دو۔

5۔ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔ 09100624

جواب: تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں۔ جن کا موضوع عارفانہ تعلیمات اور تصوف ہے۔

6۔ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو "عطار" کیوں کہا جاتا ہے؟ 09100625

جواب: عطار کا لقب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیشے کے حوالے سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرشی یا ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے بیشمار لوگ روزانہ شفایاب ہوتے تھے۔

7۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کے نام تحریر کریں۔ 09100626

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید حبیب شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ کا اسم مبارک بی بی صاحبہ عالم کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

8۔ حضرت امام رومی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات مختصر بیان کریں۔ 09100627

جواب: حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، پونچھ، راولپنڈی، جہلم اور سیالکوٹ شامل ہیں۔ آپ کا کی غرض سے مکرر سفر اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 39 سال کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔

9۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔ 09100628

جواب: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم

خاتم النبیین ﷺ کی بعثت میں حکمت کا راز بھی لکھا ہے۔

10۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب کا نام لکھیں۔ 091006190

جواب: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الکلام کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم الکلام میں "شرح مواقف" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

11۔ حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟ 091006191

جواب: حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب تین واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

12۔ حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے طفلی حالات مختصراً بیان کریں۔ 091006192

جواب: حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

اضافی مختصر سوالات

13۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ 091006193

جواب: حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیا کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور تقویٰ و طریقت میں مرجع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

14۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ نوٹ لکھیں۔ 091006194

جواب: حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایک تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا مالک بن جائے اور انسان کا ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان مشیت الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے اور منفی خیالات و جذبات جیسے انتقام، بغض اور حسد وغیرہ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

15۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور آخری آرام گاہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006195

جواب: امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

16۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مختصراً تعارفی نوٹ لکھیں۔ 091006196

جواب: آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حامد محمد تھا لیکن آپ کا نام فریدالدین سے مشہور ہوا۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ توکل اور اوراد سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے بیکار لوگ روزانہ واپس کر جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مجد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔

17۔ شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم الفضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006197

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون خصوصاً علم الکلام، تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، طب اور تصوف وغیرہ میں مہارت حاصل

کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے تصوفی انداز ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، مشرق، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

18۔ رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006198

جواب: تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو بحث بنایا گیا ہے۔ جس کی ابتدا میں تصوف کے مقامات بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 113 صوفیاء کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

19۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ 091006199

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوائی بستی میں ہوئی۔

20۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔ 091006200

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آداب واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کھانے کو ضائع نہ کرو، دستر خوان کو فقیر سمجھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلا ضرورت نہ بولو، علم کے چرچے عطا کرو، ایسا کرو گے تو بادشاہ تمہارے در آئیں گے۔ فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی معراج ہے۔ اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو وہ اسراف نہیں ہے اور بندوں کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

21۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معاشرتی و روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006201

جواب: ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں فقراء و مساکین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے۔ آپ نے لوگوں کی راہنمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور نصیحتیں چھوڑیں۔ ان میں سے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

22۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔ 091006202

جواب: پندنامہ میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ، نعت رسول خاتم النبیین ﷺ، اللہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی اجازت، مکالمات انبیاء، تاج فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، دل سعادت کے ساتھ جینے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، فکر و اذکار، ذکر کے فوائد اور طلب کے تقاضات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نماز، ذکر، تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی اور روحانی خدمات کا تصوفی انداز نگاہ پایا جا سکتا ہے۔

23۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کو بھٹائی امام کیوں کہا جاتا ہے؟ 091006203

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کو بھٹائی امام کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھٹائی امام (امام شاہ عبداللطیف بھٹائی) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

24۔ شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟ 091006204

جواب: 1221ء میں تاتاریوں کے حملوں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

25۔ خواجہ غلام الدین بیابانی کے اساتذہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006403

جواب: قرآن، حدیث اور فقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین طہر الزاہد رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اہم ہیں۔ تیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور پھر باطنی نگاہ حاصل کیا۔

26۔ چشتیہ سلسلہ کی امتیازی باتیں تحریر کریں۔ 091006406

جواب: دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے اللہ و شفقت کو ترک کرنا، خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو اس کو ترک کرنا، بھوک زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی ہر چاہ قربان ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کی امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

27۔ خواجہ غلام الدین کے معمولات اور اخلاق حسنہ کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 091006407

جواب: آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت، وعظ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزاری۔ آپ متقی، پرہیزگار، صاحب کرامات، دل جوئی کرنے والے، غرور و گزر سے کام لینے والے، عظیم بردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جنازے میں شریک ہوئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے ہر کوئی مجھے کہا میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

28۔ خواجہ غلام الدین کی خلافت کے بارے میں کوئی واقعہ لکھیں۔ 091006408

جواب: ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضروریات بیان کی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک تل کے سوا کچھ نہ تھا آپ نے وہی تل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ تیری علمی ضروریات پوری کر لیا۔

29۔ حضرت خواجہ غلام الدین کے ملفوظات کے مجموعہ کے بارے میں مختصر وضاحت لکھیں۔ 091006409

جواب: "لطائف الخوائد" آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر شہزاد رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "خوان الخوائد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن علوی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے۔ یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں، ان میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

30۔ حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیے۔ 091006410

جواب: حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 ہجری میں ضلع پھلول کے علاقے چولی کرمال میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا اسم مبارک بی بی فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

31۔ حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے۔ 091006411

جواب: امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے فقہ، حدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

32۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کب اور کہاں ہوا؟ 091006412

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری میں اور پرشاہیاں اسلام آباد میں ہوا۔

31۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔ 091006413

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان، 817 ہجری بمطابق 1414 کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ذہنی لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشق حقیقی سمایا ہوا تھا۔

34۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی خوبیوں کا تذکرہ کیجیے۔ 091006414

جواب: آپ کے دل میں عشق حقیقی سمایا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت علوم میں تبحر، تقویٰ اور کردار کے حامل انسان تھے۔ ترک دنیا، خلوص، سادگی اور عاجزی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اول و آخر سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سختی پابند تھے اور اپنے ہمکاروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو احتیاج پاتے تو فوراً طلب پر اس کی مدد کرتے۔

35۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی چند نمایاں خصائص بیان کریں۔ 091006415

جواب: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

36۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہوں کو کس بات کی تلقین کیا کرتے تھے؟ 091006416

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے گریز کیا۔ بلکہ انہیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے لکھا کرتے تھے، چنانچہ ایک خط میں بادشاہ وقت کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دل دادہ ہے یہ ایک بے اعتبار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ دنیا ناپائیدار ہے بگاڑ دے گی، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کرلے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔

37۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006417

جواب: مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری بمطابق 1492 کو ہرات میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار "ہرات" افغانستان میں ہے۔

38۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006418

جواب: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا۔ خطہ میں بدلوں ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے شہر سیہون شریف میں ہے۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143 مروند (موجودہ آذربائیجان) افغانستان میں ہوئی۔

39۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006419

جواب: آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والد دین زہد و تقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور دینی و قدیمی سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے کئی مسلم یا محروم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

40۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کے بارے میں کیا مشہور ہے؟ 091006420

جواب: آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں عبادت کرنا پسند کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں، اللہ کے خوف سے دل و روح میں نہ جانے کا۔ ان کی ذات عشقِ الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

41۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006421

جواب: بچپن میں ابتدائی حرفیں اپنے والد محترم کے سامنے میں لکھیں۔ جو تبریز میں زاہد رہتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی تعلیم ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔ صاحب علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمۃ اللہ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن سے میسر تھیں۔ آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

42۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی اہم خدمات تحریر کریں۔ 091006422

جواب: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگانِ خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا۔ انسانوں کے دلوں میں محبت و سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا راستہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

43۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ 091006423

جواب: آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

44۔ حضرت فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006424

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قاری کے مشہور شاعر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، بلخ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

45۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تصانیف کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 091006425

جواب: تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں۔ جن کا موضوع حالاتِ اولیاء، نصیحت اور تصوف ہے۔ مشہور زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا طرز شیخ سے اکتسابِ فیض ہی ہے۔ آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیاء میں تقریباً 96 اولیاء کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔

46۔ حضرت شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟ 091006426

جواب: 1221ء میں 27 تاریخ کے بیالیس کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

47۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 091006427

جواب: برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیاء اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بخارا سے

ہجرت کر کے بدایوں آباد ہوئے۔ وہیں بدایوں میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بدایوں کے قاضی تھے۔ چودہ برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ آپ کو علوم القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

48۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے اساتذہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006428

جواب: قرآن و حدیث اور فقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مولانا علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھ ماہ کا درس حاصل کیا۔

49۔ چشتیہ سلسلے کی امتیازی باتیں تحریر کریں۔ 091006429

جواب: دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے جدوجہد کو ترک کرنا، خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تباہ کاریوں کو ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

50۔ حضرت خواجہ نظام الدین کے معمولات اور اخلاق حسنہ کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 091006430

جواب: آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزاری۔ آپ متقی، پرہیزگار، صاحب عزت و وقار، دل جوئی کرنے والے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے والے، علم و عمل اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا یا میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

51۔ حضرت خواجہ نظام الدین کی حکومت کے بارے میں کوئی واقعہ لکھیں۔ 091006431

جواب: ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضروریات بیان کی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک تل کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ نے وہی تل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جا اپنی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

52۔ حضرت خواجہ نظام الدین کے ملفوظات کے مجموعے کے بارے میں مختصراً لکھیں۔ 091006432

جواب: "فوائد الفواد" آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "خزائن الفوائد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں۔ جن کو حضرت امیر حسن علاء سجزی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے۔ یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔ جن میں شریعت، عبادات، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر 1 تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006433

جواب: حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوائی بستی میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد وفات پا گئے۔

اکتسابِ علم

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ امام دقاق رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و محبت کا پیکر تھے۔ یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں کھینچ لایا۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے امام اسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ اور امام الحرمین جوینی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

تالیفات و تصنیفات

التیسیر فی علم التفسیر اور لطائف الاشارات فی تفسیر القرآن، علم التفسیر میں آپ کی تالیفات کتب ہیں۔ اسماء باری تعالیٰ پر التحبیر فی علم التذکیر فی تفاسیر اسم اللہ تعالیٰ آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرونِ اولیٰ کے صوفیائے کرام علمِ دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلب و اذہان کے مالک تھے۔

چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔

قدر و منزلت میں ارفع و اشرف

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں بلند قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

تصوف کے بارے میں تعلیمات

آپ نے تصوف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان جیثیت الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ذکر کرے اور تمام خیالات و جذبات جیسے انتقام، بغض اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ"

تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک عظیم اور جامع رسالہ ہے جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جس کی ابتدا میں تصوف کے مقامات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد 83 صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

وفات و تدفین

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

2۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006434

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حامد قنا لیکن شیخ فریدالدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشہ کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش بو اور عطر سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے نکلا ہوا ہر فرد روزانہ دوائی کر جاتے تھے۔

اکتسابِ علوم و فنون

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مجد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون خصوصاً علم الکلام، تفسیر قرآن و حدیث، لغت، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاعر تھے۔

سیر و سیاحت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

مشہور اصلاحی کتب

تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں۔ جن کا موضوع حالاتِ اولیاء، نصیحت اور تصوف ہے۔ مشہور نامور صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا منبع و ماخذ شیخ سے اکتسابِ فیض ہی ہے۔

مایۂ ناز تصنیف

آپ کی مایۂ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیاء میں تقریباً 196 اولیاء کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ پند نامہ میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول، الصدیق اور اجتہاد کی فضیلت، شمس کی بجائے انکسار اختیار کرنا، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، فکر و اذکار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی اور روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وفات

1221ء میں تاتاریوں کے یلغاروں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حاصلِ کلام

آج کا معاشرہ اگر ان تعلیمات پر عمل ہو جائے تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح ممکن ہو سکتی ہے۔ اہل اللہ کی صحبت سے ہی ظاہری اور باطنی فوائد و ثمرات حاصل ہو سکتے ہیں۔

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006435

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ

علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری سلطان الاولیاء محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایوں آباد ہوئے، یہیں بدایوں میں 1236ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بدایوں کے قاضی تھے۔

اکتسابِ علم و تصوف

آپ رحمۃ اللہ علیہ چودہ برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن و حدیث اور فقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھ سال کا درس حاصل کیا۔ شیخ نے کلاہ، چھاڑ کی یعنی چار کونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کا عہد تھا۔ دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے اور مشقت کو ترک کرنا اور خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو اس کو ترک کرنا، بغض و کینہ اور سوا ترک کرنا، نفس کی اتباع ترک کرنا۔

دہلی تشریف آوری

آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور مخلوق خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علوم قرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

علم و فضل اور زہد و تقویٰ

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادت، سرپرستی، رہنمائی اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزاری۔ آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت و ایثار، دل جوئی کرنے والے، حلیم و بردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

تزکیہ نفس اور روحانی آبیاری

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آبیاری واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلا ضرورت نہ بولو، علم کے بدلے عطا کرو، ایسا کرو گے تو پریشانیاں تمہارے پاس نہ آئیں گی۔ فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے۔ جس شب فقیر بھوکا سوئے وہ شب اس کی معراج ہے۔ اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت

بزرگ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں فقراء و مساکین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے۔ آپ نے لوگوں کی راہنمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور تصنیفات چھوڑیں۔ ان میں سے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن علاء سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

علمی اور اصلاحی کاوشیں

"راحت القلوب" آپ کی وہ تحریری کاوش ہے جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

اکٹھے کیے ہیں۔ "افضل الفوائد" آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "فوائد الفواد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن علاء سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے۔ یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1324ء میں وفات پائی۔

ب. حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (المعروف امام بری) کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091009436

تعارف

حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1026ھ ہجری میں ضلع چکوال کے علاقے چوئی کرسال میں پیدا ہوئے۔

والدین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

تعلیم و تربیت

حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے فقہ، حدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (ابو الحسن علی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

تبلیغ اسلام

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔ آپ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر پور شاہاں میں قیام کے دوران اسلامی تعلیمات کے ذریعے بے شمار ہندوؤں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن کی۔

وصال

حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا سال 1117ھ ہجری بمطابق 1706ء میں فقیر پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

ج. حضرت مولانا عبدالرحمٰن چاہی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091009437

تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب چاہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ مولانا چاہی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان، 817ھ ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

ذوقِ لطیف اور عشقِ حقیقی

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ذوقِ لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشقِ حقیقی موجزن تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انہوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما ز جانب بطحا گذر کن بمن آر خبر ز شہر علما گذر کن

ز احوالم محمد را خبر کن بمن احوال (صلات اسرار) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں بیان کر

(الحاج الدین جامی (نفس 200))

لازوال اعمال

آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں تواضع اور انکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک و ریا، نفس کشی اور اخلاص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول و فعل سے نمایاں تھیں۔ احکامِ شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ علومِ دین کے ماہر تھے۔ اگر کسی کو اشکال پیش آتا تو فقیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم الخط سرِ فہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الخط کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم الخط میں "شرح مولانا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

اسلام کے لیے خدمات

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

سلاطین کو تبلیغ کی تلقین

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے منع فرمایا۔ بلکہ انہیں ہمیشہ تبلیغ پر کاربند رہنے کے لیے اکسایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک خط میں بادشاہِ وقت کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے بادشاہ! تو جس جہانِ وقت کا دل ہے وہ بے وفا دنیا ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ یہ دنیا مذہب کا نہ دیا ہے، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کرے، کیوں کہ یہی کام آنے والا ہے۔

وفات و تدفین

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار "ہرات" افغانستان میں ہے۔

8۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

تعارف

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں موجود ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار

سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میمند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ قادریہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

والدین

آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام سیدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھے اور بڑی دولت رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی سلسلہ یا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

نادر خصائص

شیخ مروندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت و تقویٰ کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں چراغ کی روشنی کی طرح روشنی کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ دوزخ میں نہ جائے گی۔ ان کی ذات خشیتِ الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ حصہ عبادت میں گزارتی تھیں۔

تعلیم و تربیت

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت سی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں اپنے والد محترم کے ساتھ مختلف شہروں میں گئے۔ ہر شہر میں زاہد رہتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی اخلاقی تربیت اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔ صاحبِ علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمۃ اللہ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن سے میسر آئی تھیں۔ آپ نے سیاحت کرتے ہوئے حضرت علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

تبلیغی خدمات

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگانِ خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، دلوں کے دلوں میں نیکی اور بھلائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

وصال و تدفین

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

علماء و مفکرین رحمۃ اللہ علیہم

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے: 091006439
(الف) الموافقات (ب) علوم القرآن (ج) کتاب الصبر (د) تاریخ الخلفاء

(2) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 091006440
(الف) 790 ہجری (ب) 792 ہجری (ج) 794 ہجری (د) 796 ہجری

(3) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کس ملک کے سلطان کے مدرس مقرر ہوئے؟ 091006441
(الف) تیونس (ب) مراکش (ج) مصر (د) الجزائر

(4) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے: 091006442
(الف) مقدمہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ (ب) الاتقان فی علوم القرآن
(ج) سیر اعلام النبلاء (د) تفسیر جلالین

(5) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے: 091006443
(الف) دو سو سے زائد (ب) تین سو سے زائد (ج) پانچ سو سے زائد (د) سات سو سے زائد

(6) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے: 091006444
(الف) محی الدین کا (ب) محسن الدین کا (ج) ضمیر الدین کا (د) عماد الدین کا

(7) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006445
(الف) فتوحات مکیہ (ب) کشف المحجوب (ج) بدایۃ المجتہد (د) احیاء علوم الدین

(8) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب ملتا ہے: 091006446
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (د) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(9) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو کمال حاصل تھا: 091006447
(الف) علم حدیث میں (ب) علم نجوم میں (ج) شاعری کے میدان میں (د) علم حساب میں

(10) ابن رشد جانتے تھے: 091006448
(الف) امام غزالی سے (ب) ارسطو سے (ج) افلاطون سے (د) ابن عربی سے

اضافی معروضی سوالات

(11) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی؟ 091006449
(الف) 770 ہجری (ب) 790 ہجری (ج) 800 ہجری (د) 850 ہجری

(12) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟ 091006450
(الف) شریشیہ (ب) شاطبہ (ج) تلمسان (د) اندلس

(13) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ زیارت کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟ 091006451
(الف) بیت المقدس (ب) خانہ کعبہ (ج) مکہ مکرمہ (د) مدینہ منورہ

(14) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام کیا تھا؟ کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا: 091006452
(الف) عبدالرحمٰن (ب) عبداللہ (ج) عبدالکریم (د) عبدالوہاب

(15) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں کس ہجری میں ہوئی: 091006453
(الف) 848ھ (ب) 849ھ (ج) 850ھ (د) 851ھ

(16) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے: 091006454
(الف) فلسفہ (ب) فقہ (ج) علم الانساب (د) شاعری

(17) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کیا پڑھا؟ 091006455
(الف) فقہ حنفی (ب) قرآن پاک حفظ (ج) احادیث پڑھیں (د) تاریخ اسلام پڑھا

(18) کس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، صرف، معانی اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے؟ 091006456
(الف) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ (ب) امام شاطبی رحمۃ اللہ
(ج) امام مالک رحمۃ اللہ (د) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

(19) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کو احادیث یاد تھیں؟ 091006457
(الف) دو لاکھ (ب) تین لاکھ (ج) چار لاکھ (د) پانچ لاکھ

(20) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ کیا تھے؟ 091006458
(الف) بہترین مورخ (ب) بہترین مفسر (ج) بہترین فلاسفر (د) الف، ب، ج تمام

(21) علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی: 091006459
(الف) 912 ہجری (ب) 911 ہجری
(ج) 913 ہجری (د) 910 ہجری

(22) عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے: 091006460
(الف) ابن خلدون (ب) محمد بن قاسم (ج) ابن ہشام (د) ابن حیان

(23) کتنے سال کی عمر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجہ سے ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور اکثر اساتذہ انتقال کر گئے؟ 091006461

(الف) 17 سال (ب) 18 سال (ج) 19 سال (د) 20 سال

(24) ابن خلدون کو کون سی نوکری پسند نہیں تھی جس کی وجہ سے تونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے؟ 091006462

(الف) ادیب کی (ب) مصنف کی (ج) شاعر کی (د) کاتب کی

(25) ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی اصلی تصانیف کو کتنے حصوں پر جانچا جاتا ہے؟ 091006463

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

(26) کس کتاب کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے؟ 091006464

(الف) ابن خلدون کو (ب) ابوریحان کو (ج) علامہ بیرونی کو (د) امام شافعی

(27) ابن خلدون 74 برس کی عمر 808ھ میں کہاں انتقال ہوا 091006465

(الف) تونس (ب) قاہرہ (ج) مراکش (د) مصر

(28) ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1165ء) کو پیدا ہوئے: 091006466

(الف) اشبیلیہ (ب) قرطبہ (ج) مرسیہ (اندلس) (د) غرناطہ

(29) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلے سے تھا: 091006467

(الف) شاہ عبدالعزیز کے (ب) حاتم طائی کے (ج) ابن رشد کے (د) مامون الرشید کے

(30) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ پر تصوف کے علم نے بہت شہرت پائی: 091006468

(الف) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (ب) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

(ج) ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ (د) مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

(31) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد بیان کی جاتی ہے: 091006469

(الف) 300 سے زائد (ب) 500 سے زائد (ج) 700 سے زائد (د) 800 سے زائد

(32) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری کو پیدا ہوئے: 091006470

(الف) آگرہ میں (ب) لکھنؤ میں (ج) جونپور میں (د) دہلی میں

(33) آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی نام کیا تھا: 091006471

(الف) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (ب) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

(ج) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (د) شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

(34) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے: 091006472

(الف) 20 واسطوں سے (ب) 24 واسطوں سے (ج) 25 واسطوں سے (د) 30 واسطوں سے

(35) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لقب سے مشہور ہیں: 091006473

(الف) سراج الہند (ب) امام الہند (ج) سراج الملت (د) سراج الدین

(36) والد بزرگوار کے انتقال کے بعد شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ علوم حدیث و تفسیر کی درس و تدریس میں مصروف رہے: 091006474

(الف) تقریباً دس سال تک (ب) تقریباً بارہ سال تک (ج) تقریباً پانچ سال تک (د) تقریباً 17 سال تک

(37) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 7 شوال 1239 ہجری کو وفات پائی: 091006475

(الف) 50 برس کی عمر میں (ب) 60 برس کی عمر میں (ج) 65 برس کی عمر میں (د) 70 برس کی عمر میں

(38) محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ علیہ ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے: 091006476

(الف) مراکش کے (ب) قرطبہ کے (ج) الجزائر کے (د) یمن کے

(39) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی: 091006477

(الف) مراکش میں (ب) لبنان میں (ج) لیبیا میں (د) بغداد میں

(40) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں خاص طور پر قابل ذکر ہے: 091006478

(الف) فتوحات مکیہ (ب) بدایۃ المجتہد (ج) کشف الاسرار (د) احیاء العلوم

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	ج
7	الف	8	ب	9	الف	10	ب	11	ب
13	الف	14	الف	15	ب	16	الف	17	ب
19	الف	20	الف	21	ب	22	الف	23	الف
25	الف	26	الف	27	ب	28	ج	29	ب
31	د	32	د	33	الف	34	ب	35	الف
37	ب	38	ب	39	الف	40	ب		

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
6	الف	12	ب
18	د	24	د
30	الف	36	ب

مشقی مختصر سوالات

حل نمبر دو مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

ا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006479

جواب: ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث تھے اور جامع العلوم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علم سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرات کی تعلیم شاطبیہ میں حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا اور حدیث حفظ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیت المقدس تشریف لے گئے۔

2۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے ماہر تھے؟ کوئی سے دو نام لکھیں۔ 091006480

جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور فقہ کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قوت اور قوی ادراک رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔

3۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔ 091006481

جواب: "تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" خلاصہ کافی متحمل ہے۔ تاریخ اسلام پر "تاریخ الخلفاء" امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

4۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے ماہر تھے؟ 091006482

جواب: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

5۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام کیا ہے؟ 091006483

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کی شہرہ آفاق کتاب "مقدمہ ابن خلدون" ہے۔ یہ کتاب فلسفہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا خزانہ ہے۔

6۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔ 091006484

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مؤرخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔

7۔ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔ 091006485

جواب: ابن عربی کا نام محمد بن علی اور لقب محی الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ اکبر بھی کہا جاتا ہے۔

8۔ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟ 091006486

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں۔ نیز آپ نے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری سرمایہ ادب میں مولیاد، شاعری اور نثر بھی شامل ہے۔

9۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006487

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

10۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟ 091006488

جواب: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین میں کامل مرتبہ رکھتی ہے۔ ان کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان کی وجہ سے ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

11۔ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006489

جواب: اندلسی فلسفی و ریاضی دان ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ علیہ قرطبہ (اندلس) کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علماء سے استفادہ حاصل کرنے کے بعد علم

میں کمال حاصل کیا۔ 548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبدالمومن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دل دادہ تھے ان رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔ امیر مراکش نے انہیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔

12۔ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔ 091006490

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

اضافی مختصر سوالات

13۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے تحصیل علم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006491

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم شاطبہ سے حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ بلنسیہ اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا میلان علم قرأت کی طرف تھا۔ یہ علم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن ابو العاص العزفی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قرطبہ شہر تشریف لے گئے۔

14۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ 091006492

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عراقی نے پڑھائی۔

15۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و ادبی صلاحیتوں اور تقویٰ کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔ 091006493

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔

16۔ امام جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006494

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب خلاصہ کافی متحمل ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفاء امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

17۔ امام جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سیوطی کیوں کہا جاتا ہے؟ 091006495

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں 849 ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

18۔ علامہ سیوطی کے علم و فضل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ 091006496

جواب: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آب زمزم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ مل جائے۔ دعا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔"

19۔ علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کسی کا بدیہی قول نہ فرماتے تھے؟ 091006497

جواب: علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کو نیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امرا و اغنیا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کا بدیہی قول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ علم اللغۃ فہم الفراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

20۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006498

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ولی الدین عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی مصر آ گئے اور جامعۃ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں قاضی کا منصب قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ مقدمہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

21۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تدریس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006499

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم کلام، ریاضی اور فلسفہ منطق وغیرہ شامل ہیں۔

22۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ 091006500

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے تیونس، اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ 74 برس کی عمر میں 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص طرز تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا جس کی وجہ سے لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

23۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟ 091006501

جواب: ان کا مکمل نام ولی الدین عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

24۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے افکار تحریر کریں۔ 091006502

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں سے جانچا جاتا ہے۔ اول: مورخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے۔ دوم: فلسفہ تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

25۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔ 091006503

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں الاعتصام فی اصل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

26۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ 091006504

جواب: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

27۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختصراً لکھیں۔ 091006505

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ 560 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی۔ اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

28۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ترین کتب کے نام لکھیں۔ 091006506

جواب: آپ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔

29۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006507

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

30۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کب اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے؟ 091006508

جواب: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمری میں کثرت امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

31۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟ 091006509

جواب: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 7 شوال 1239 ہجری کو وفات پائی۔

32۔ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006510

جواب: ابن رشد رشد کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ رشد علم کی اجتماعی بنیادیں پر پگھلا ہوا تھا۔ انھوں نے اپنے آپ کو رشد کی تحقیقات کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ جو کچھ ابن رشد نے لکھا اس پر ابن رشد نے اس کا تذکرہ کیا اور اسے لکھنا شروع کر دیا تھا کہ یہ ان کی محنت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے مہیا بن گیا۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر سو تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006511

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف

ابو اسحاق، ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے۔ جنھیں مجدد دین اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں "الاعتصام" اور "الموافقات" بہت زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ علم فقہ میں "الموافقات" بہت زیادہ اہمیت کی حامل کتاب ہے۔

اکتساب علم

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم شاطبہ سے حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ بلنسیہ اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ یہیں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا۔ علم قراءت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص الحفری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قرطبہ تشریف لے گئے۔

تعلیم و تدریس

آپ رحمۃ اللہ علیہ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اول کی زیارت کے بعد امام صاحب دوبارہ مدرسہ صلاحیہ قاہرہ واپس آئے اور تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

علم و فضل

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور علمائے امت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اعلیٰ پایہ کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

زہد و تقویٰ

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے مالک تھے۔ آپ متقی، صابر، پاک باز، معزز شخصیت تھے۔

وفات و تدفین

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ 590 ہجری علوم کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عرقی نے پڑھائی۔

2۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006512

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک شہرۂ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم شہر اسیوط میں 849ھ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

اکتسابِ علم

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شمس الدین فرماوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدد کتب پڑھیں۔

تصنیفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاتقان فی علوم القرآن خاص کافی مقبول ہے۔ جامع اسلام پر جامع الکلام امام جلال الدین سیوطی کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

علم و فضل

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علم تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال حاصل کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے شافعی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ مل جائے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ حفظ ہوتیں تو میں کمی زیادہ کرتا۔

بلند صوت مورخ

آپ رحمۃ اللہ علیہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔ خلفائے امت اسلامیہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف تاریخ الخلفاء ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے لے کر بعد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک بیان کی گئی ہے۔

بے نیاز کردار

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امراء و اغنیاء آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حلیم الطبع، فہم و فراست کے مالک اور علم و ادب محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

وفات

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے 19 جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔

3۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006513

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

تعارف

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، ماہر فلسفی اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ولی الدین عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے دربار سے وابستہ ہوئے تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی مصر آ گئے اور جامعہ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انہیں قضا کا منصب تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انہوں نے وفات پائی۔

علمی کارنامے

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

اکتسابِ علم

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور مروجہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآن مجید، حدیث، علوم کلام، فقہ، ریاضی اور فلسفہ و منطق وغیرہ شامل ہیں۔

علمی خدمات کے مراحل

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول مورخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم فلسفہ تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

وفات و تدفین

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے تیونس، اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ 74 برس کی عمر میں 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص طرز تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

4۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور کردار پر نوٹ تحریر کریں۔ 091000514

تعارف

شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر ابن عربی 560 ہجری کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلق حاتم طائی کے قبیلے سے تھا۔

تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی۔ اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

مشرقی ممالک کا سفر

آپ رحمۃ اللہ علیہ (تیس سال کی عمر میں) اور مشرق یعنی مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا پھر بیت المقدس، مکہ معظمہ، بغداد اور حلب گئے اور آخر میں دمشق پہنچے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دمشق میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 800 سے 1000 بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری، نثر بھی شامل ہے۔

وفات و تدفین

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

5۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091000515

تعارف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1159 ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

تعلیم و تربیت

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب ستر سال کے ہوئے تو ان کے والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمری میں کثرت امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

درس و تدریس

والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً دو سال تک علوم حدیث و تفسیر کی درس و تدریس میں مصروف رہے۔

علم و فضل

علوم الفلسفہ و منطق کے ساتھ ساتھ علوم حدیث و تفسیر میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین و مشائخ کا مرجع و ماخذ ہے جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پرفتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

وفات و تدفین

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 7 شوال 1239 ہجری کو دہلی میں وفات پائی۔

6۔ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091000516

(ب) تعارف

اسلامی فلسفی، ڈاکٹر، ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ علیہ قرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علماء سے استفادہ حاصل کرنے کے بعد حکمت میں کمال حاصل کیا۔

علم و فضل

548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبدالمومن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دلدادہ تھے ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔ ادھر مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آ گئے۔

ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنا آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تجزیہ کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا تجزیہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

تصانیف و تالیفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آراء کا ذکر کیا ہے اور آئمہ کی آراء و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

وفات و تدفین

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 72 سال کی عمر میں مراکش میں وفات پائی اور وہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ہوئی۔

باب ہفتم — اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) جو شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے اس میں ہونا ضروری ہے: 091007001
(الف) حسن و جمال (ب) جسمانی قوت (ج) بہادری (د) اعتماد

(2) اللہ تعالیٰ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ تلقین کی ہے: 091007002
(الف) صبر و تحمل کی (ب) مجبور و انکساری (ج) باہمی تعاون کی (د) اللہ تعالیٰ پر توکل کی

(3) انسان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کی جو چیز ہونے والے نقصان سے بچاتا ہے: 091007003
(الف) توکل (ب) صبر (ج) ج (د) تحمل

(4) انسان اپنے حالات احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے: 091007004
(الف) مال و دولت سے (ب) تعلقات کی بدولت (ج) انصاف کی وجہ سے (د) خود اعتمادی کے سبب

(5) کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت و آبرو کا سبب بنتی ہے: 091007005
(الف) تجارت (ب) عزت (ج) سیر و سیاحت (د) خود اعتمادی

اضافی معروضی سوالات

(6) قائداعظم نے جس عمدہ صفت کا ذکر کیا: 091007006
(الف) سچائی و دیانت داری (ب) خود اعتمادی اور خود انحصاری
(ج) صبر و تحمل (د) باہمی ہمدردی

(7) خود اعتمادی اور خود انحصاری کا تعلق اصل اعتماد اور انحصار کرنا ہے: 091007007
(الف) ملک پر (ب) معاشرے پر (ج) خاندان پر (د) اپنے آپ پر

(8) کسی شخص کا بڑے بڑے کام انجام دینے کے لیے اس میں کون سی بات کا ہونا ضروری ہے؟ 091007008
(الف) دولت (ب) مرتبہ (ج) اعتماد (د) تعلق داری

(9) انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے: 091007009
(الف) اسلام (ب) معاشرہ (ج) خاندان (د) استاد

(10) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توکل علی اللہ کی صفت ذکر کی ہے: 091007010
(الف) اہل علم کی (ب) اہل زندگی (ج) اہل فکر کی (د) اہل ایمان کی

(11) خود اعتمادی کا متبادل لفظ ہے: 091007011
(الف) خود پسندی (ب) خود غرضی (ج) خود انحصاری (د) خود ستائی

(12) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو عزم و ہمت اور استقلال کے نتیجے میں معاشرہ ملی گئی: 091007012
(الف) کامیابی (ب) دولت (ج) حکومت (د) بادشاہت

(13) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خود اعتمادی میں نمایاں پہلو نظر آتا ہے: 091007013
(الف) بھروسہ (ب) اصلاح (ج) عجز و انکسار (د) مشکلات

(14) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سوار تھے: 091007014
(الف) اونٹنی قصوا (ب) گھوڑا دلدل (ج) گھوڑا اکمل (د) براق

(15) کس موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ کا سر انور جھکا اور داڑھی مبارک رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے مگر زیب تن کیا تھا؟ 091007015
(الف) غزوہ بدر (ب) صلح حدیبیہ (ج) فتح مکہ (د) کفار مدینہ

(16) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس شخص کو بازو کی محنت اور دست بازو پر بھروسا کرنے کا سبق دیا؟ 091007016
(الف) بھیک مانگنے والے (ب) تجارت کرنے والے (ج) محبت کرنے والے (د) محنت کرنے والے

(17) شاہانہ جلال کے باوجود آپ خاتم النبیین ﷺ کی تواضع کا یہ انتہا کہ سر جھکائے عاجزانہ فرما رہے تھے 091007017
(الف) سورۃ الرحمٰن (ب) سورۃ الکہف (ج) سورۃ الفتح (د) سورۃ یوسف

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	د	3	الف	4	د	5	د
7	د	8	ج	9	الف	10	الف	11	الف
13	ج	14	الف	15	ج	16	ج	17	الف

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
6	ب	12	الف
			ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

ا۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔ 091007018

الف: خود اعتمادی اور خود انحصاری کا تعلق اصل اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرنا خود انحصاری کہلاتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری بہترین وصف کا نام ہے۔

ا۔ سیرت طیبہ سے خود انحصاری کی تعلیم پر مبنی کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔ 091007019

الف: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا درس دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور تمام مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوہ بدر ہو یا غزوہ احد، خندق ہو یا حنین، تمام غزوات میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عزم و ہمت اور استقلال کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ

نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حج کا سرمائی مطالعہ فرمایا۔

3۔ خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟ 091007020

جواب: اللہ تعالیٰ نے اہل عزم کی قرآن مجید میں جو صفات ذکر کی ہیں، ان میں ایک توکل علی اللہ بھی ہے۔ اہل ایمان پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ کم ہمت نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے خوف کا شکار نہیں ہوتے، بلکہ ہمت اور حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری کے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ 091007021

جواب: خود اعتمادی انسان کا وہ وصف اور طرز عمل ہے جو انسان کے لیے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بناتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری انسان کے اندر شوق، ولولہ اور تگ و دو کر کے انسان میں اعتماد اور امید پیدا کرتی ہیں اور انسان کی جدوجہد، کوشش اور کامیابی کے امکانات کو واضح کرتی ہیں جس سے کامیابی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

5۔ خود انحصاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ کریں۔ 091007022

جواب: اسلام انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور انسان کو عزم و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (سورۃ آل عمران 159)

ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجیے۔

6۔ اسلام ہمیں کن اوصاف و اخلاق کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے؟ 091007023

جواب: اسلام انسان کو جن اخلاق اور اوصاف کے اپنانے کی تلقین کرتا ہے ان میں عزم و ہمت، توکل، خود اعتمادی اور خود انحصاری سرفہرست ہیں۔ اسلام انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور انسان کو عزم و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خود اعتمادی اور خود انحصاری کے بارے میں مختصراً لکھیے۔ 091007024

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا درس دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ خود اعتمادی اور خود انحصاری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بے شمار مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن بڑی رکاوٹ بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے عزم و ہمت اور خود اعتمادی کو ختم نہ کر سکی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے مقصد سے دور نہ کر سکی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے تمام مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوہ بدر ہو یا غزوہ احد، خندق ہو یا حنین، تمام غزوات میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری سے کام لیتے ہوئے عزم و ہمت اور استقلال کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو فتح و کامرانی عطا فرمائی۔

8۔ حج مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خود اعتمادی و خود انحصاری کی منظر کشی کیجیے۔ 091007025

جواب: حج مکہ کے موقعے پر عالم یہ تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا سر انور جھکا ہوا تھا اور سر

پر تاج کا عمامہ باندھے ہوئے تھے مگر رعب و دبدبہ قائم تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ایک جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری جانب اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے چاروں طرف عوام میں بھرا لشکر تھا۔

9۔ کیا مخلص لوگوں کے لیے سونے کی حیثیت کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے؟ 091007026

جواب: خود اعتمادی و خود انحصاری اگر گہرے طور پر مثبت بنیادوں سے خالی اور مثبت فکر سے بھرپور ہو تو انسان پر قدم پر کامیاب ہوتا ہے۔ لوگ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایسے مخلص لوگوں کے لیے سونے کی حیثیت کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خود اعتمادی و خود انحصاری کا کیسے درس دیا؟ 091007027

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو درس دیا کرتے تھے کہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی دوسروں کی طرف دیکھنے اور امید رکھنے کے بجائے اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نکلنے کا راستہ کھول دے گا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک بھیک مانگنے والے شخص کو بلا کر اسے محنت اور دست بازو پر بھروسا کرنے کا سبق دیا اس کا سامان خریدا کر اس سے محنت اور دست بازو سے کما کر کھانے کی ترغیب دی۔

(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(1) اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند رکھنے کی ترغیب دی ہے: 091007028

(الف) جسمانی ریاضت کی (ب) مال خرچ کرنے کی (ج) صاف کرنے کی (د) صفائی کی

(2) کون سا موسم بہترین قرار دیا گیا ہے؟ 091007029

(الف) مال دار (ب) طاقت ور (ج) کمزور (د) مفلس

(3) جسمانی ریاضت سے مضبوط ہوتے ہیں: 091007030

(الف) ہاتھ (ب) پاؤں (ج) پٹھے (د) گٹھے

(4) حدیث مبارک میں دو چیزوں کو بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے: 091007031

(الف) صحت اور فراغت (ب) مال اور دولت (ج) کھیل اور فراغت (د) ورزش اور مصروفیت

(5) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کون سے کھیلوں میں زور آزمائی لیتے تھے؟ 091007032

(الف) تیر و بازی و گھڑ سواری (ب) دوڑ کی (ج) کبڈی (د) سیر و سیاحت

اضافی معروضی سوالات

(6) کون سا دین انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے؟ 091007033

(الف) یہودیت (ب) عیسائیت (ج) اسلام (د) کفر اور شرک

(7) وہ کون سا عمل ہے جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے؟ 091007034

(الف) ہنسنا (ب) ورزش کرنا (ج) برداشت کرنا (د) سوتے رہنا

(8) گھڑ سواری، تیراندازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی جیسے کھیل شمار ہوتے ہیں: 091007015

(الف) جسمانی ریاضت میں (ب) روحانی ریاضت میں (ج) معاشی ریاضت میں (د) سیاسی ریاضت میں

(9) انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے ساتھ براہ راست تعلق ہے: 091007016

(الف) کھیلوں کا (ب) کھانوں کا (ج) دولت کا (د) مصروفیت کا

(10) کھیل سے جب انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں: 091007017

(الف) انسانی دل پر (ب) انسانی آنکھ پر (ج) انسانی دماغ پر (د) انسانی ہاتھ پر

(11) جسمانی ریاضت کا ایک پہلو یہ بھی ہے: 091007018

(الف) اخلاق سنوارنا (ب) گھر سنوارنا (ج) ماحول سنوارنا (د) حالات سنوارنا

(12) اسلام کے پیش نظر ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جس کے تمام شہری ہوں: 091007019

(الف) غریب (ب) کمزور (ج) امیر (د) صحت مند

(13) جسمانی ریاضت کیسے معاشرے کی بنیاد بنتی ہے؟ 091007040

(الف) روحانی معاشرہ (ب) ترقی پذیر معاشرہ (ج) فلاحی معاشرہ (د) صحت مند معاشرہ

(14) متوازن انسانی جسم اور انسانی پٹھوں کی نشوونما کے نتیجے میں انسانی جسم میں پیدا ہوتی ہے: 091007041

(الف) انسولین کی (ب) خون کی (ج) نمکیات کی (د) پروٹین کی

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ج	4	الف	5	الف	6	ج
7	ب	8	الف	9	الف	10	ج	11	الف	12	د
13	د	14	ب								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 سے 14 تک مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ "جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے" وضاحت کریں۔ 091007042

جواب: جسمانی ریاضت ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش اور جسمانی صحت انسانی جسم کو متوازن کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی پٹھوں کی نشوونما میں بھی مدد کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے۔ اسی طرح ورزش جسم میں آکسیجن کی سطح اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔

2۔ جسمانی ریاضت، ذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق تحریر کریں۔ 091007043

جواب: ورزش انسانی صحت کے ذہنی و جسمانی نشوونما کے لیے بہت مفید اور صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش کے علاوہ کھیل بھی

جسمانی ریاضت اور اس کے نتیجے میں انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے لیے بہت زیادہ فائدے کا باعث ہے۔ کھیل کا انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے ساتھ براہ راست تعلق ہے کیوں کہ کھیل کے میدان میں ہر وقت مستعد رہنا پڑتا ہے اور ذہن کو ہر وقت استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کھیل سے جب انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات انسانی دماغ پر بھی مرتب ہوتے ہیں، کیوں کہ صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کی علامت ہے۔

3۔ جسمانی ریاضت کے ذہنی و جسمانی اثرات تحریر کریں۔ 091007044

جواب: جسمانی ریاضت ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش اور جسمانی صحت انسانی جسم کو متوازن کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی پٹھوں کی نشوونما میں بھی مدد کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے۔ اسی طرح ورزش جسم میں آکسیجن کی سطح اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ ورزش انسانی صحت کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لیے بہت مفید اور صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔

4۔ جسمانی ریاضت کے کوئی سے چار اصول بیان کریں۔ 091007045

جواب: جسمانی ریاضت کا ایک پہلو اخلاق سنوارنا بھی ہے جس طرح کھانے پینے میں توازن رکھنا، پانی پینے کو پورا سانس لے کر پینا، کھانا چبا کر کھانا اور کھانا کھاتے ہوئے بھوک رکھ کر کھانا، تعداد کی اعتبار سے کھانے پینے کی چیزوں کو استعمال کرنا اور ان کی حفاظت کرنا، جہاں جسمانی ذہنی صحت کا سبب بنتا ہے وہاں جسمانی ریاضت اچھے اخلاق کی علامت بھی ہے۔

5۔ ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ 091007046

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم ورزش اور کھیلوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے ہماری زندگی میں برداشت، پابندی وقت اور نظم و ضبط پیدا ہوگا اور اس کے ہماری زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ اسلام کیسے ہمیں جسمانی صحت کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے؟ 091007047

جواب: دین اسلام انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے۔ دین اسلام نہ صرف انسان کی روحانی اصلاح اور تربیت کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے بلکہ انسان کے مادی وجود کی بہتری اور جسمانی صحت کے لیے بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے پیش نظر ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جس کے تمام شہری صحت مند، توانا اور جسمانی طور پر مضبوط ہوں۔ اسی لیے اسلام عبادت کے ساتھ ساتھ انسان کے جسم اور صحت کے حوالے سے بھی بنیادی تعلیمات ارشاد فرماتی ہیں۔

7۔ اسلام میں جسمانی ریاضت اور ورزش کی کیا اہمیت ہے؟ 091007048

جواب: انسانی جسم کے لیے جسمانی ریاضت اور ورزش کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے مختلف کھیلوں اور ورزش کی تلقین کی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کئی مواقع پر جسمانی ریاضت کی حوصلہ افزائی، جس سے جسمانی ریاضت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

8۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جسمانی ریاضت اور ورزش کیسے کرتے تھے؟ 091007049

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیراندازی کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ بھی لگایا کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے گھڑ سواری کی بھی ترغیب دلائی ہے گویا ایسے تمام کھیل اور جسمانی ریاضت جس سے انسانی صحت کو فائدہ ملتا ہو اور وہ اسلام کی عمومی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

9۔ جسمانی ریاضت سے کیا مراد ہے؟ 091007050

جواب: کوئی بھی جسمانی محنت و مشقت کا کام جس سے بدن چاق و چوبند ہے جسمانی ریاضت کہلاتا ہے۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سے کھیلوں کی ترغیب دی ہے؟ 091007051

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی وغیرہ کی ترغیب دی ہے۔ یہ تمام کھیل جسمانی ریاضت میں شمار ہوتے ہیں جن سے انسان کی جسمانی و ذہنی صحت بہتر ہوتی ہے۔

11۔ کن دو چیزوں کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بڑی نعمت قرار دیا ہے؟ 091007052

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔"

12۔ جسمانی ریاضت اور ورزش کے چند فوائد لکھیے۔ 091007053

جواب: جسمانی ریاضت اور ورزش انسان کے ذہن و جسم پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ورزش سے انسانی جسم میں بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ ورزش انسانی جسم میں بیماری کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ ورزش کرنے سے ذہن و دماغ پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے انسان کے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

13۔ جسمانی ریاضت کے اخلاقی پہلو کی وضاحت کریں۔ 091007054

جواب: جسمانی ریاضت کا ایک پہلو اخلاقی سنوارنا بھی ہے۔ جس طرح کھانے پینے میں توازن رکھنا، پانی پینا، کھڑے ہو کر سانس لے کر، بیٹھ کر کھانا اور کھانا کھاتے ہوئے بھوک رکھ کر کھانا، غذائی اشیاء سے کھانے پینے کی چیزوں کو استعمال کرنا اور ان کی حفاظت کرنا، جہاں جسمانی و ذہنی صحت کا سبب بنتا ہے وہاں جسمانی ریاضت اچھے اخلاق کی حفاظت بھی ہے۔

(3) اسلام میں مستقل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی ہے کہ انسان تیاری کرے: 091007055

(الف) ماضی کے لیے (ب) حال کے لیے

(ج) مستقبل کے لیے (د) قائم کے لیے

(2) حضرت یوسف علیہ السلام نے اہل مصر کے لیے اناج کی منصوبہ بندی کی: 091007056

(الف) خزانے سے (ب) قحط سے

(ج) سیلاب سے (د) بارش سے

(3) غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے منصوبہ بندی کی گئی: 091007057

(الف) خندق کی کھدائی (ب) دیوار کی تعمیر

(ج) لشکر کی تیاری (د) بارہ دست مقابلے کی

(4) حج مکہ کا اصل مقصد تھا: 091007058

(الف) واقعہ معراج (ب) ہجرت حبشہ (ج) صلح حدیبیہ (د) فتح مکہ

(5) انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے: 091007059

(الف) توکل (ب) عمل (ج) تقویٰ (د) صبر

اضافی معروضی سوالات

(6) غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا: 091007060

(الف) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(7) مستقبل کا معنی ہے: 091007061

(الف) آنے والا وقت (ب) گزرا ہوا وقت (ج) موجودہ وقت (د) بھاری رقم

(8) قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان تفصیل سے آیا ہے: 091007062

(الف) حضرت ادریس علیہ السلام کے (ب) حضرت یوسف علیہ السلام کے

(ج) حضرت شعیب علیہ السلام کے (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے

(9) حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی: 091007063

(الف) عراق کے لیے (ب) مصر کے لیے (ج) حجاز کے لیے (د) فلسطین کے لیے

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کافروں کے محاصرے سے محفوظ رکھنے کے ارادے کا علم ہوا: 091007064

(الف) غزوۂ خندق میں (ب) غزوۂ بدر میں (ج) غزوۂ احد میں (د) غزوۂ تبوک میں

(11) آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی: 091007065

(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ احد (ج) غزوۂ خیبر (د) غزوۂ خندق

(12) حضور خاتم النبیین ﷺ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال ہے: 091007066

(الف) ہجرت حبشہ (ب) عقد المؤلفۃ (ج) صلح حدیبیہ (د) فتح مکہ

(13) اس کا معنی ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات پر: 091007067

(الف) توکل (ب) تقویٰ (ج) غزوہ (د) ترقی

(14) بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہتر یہ حاصل کرتے ہیں: 091007068

(الف) دولت (ب) شہرت (ج) علم (د) مواقع

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ج	2	ب	3	الف	4	د	5	الف
6	ج	7	الف	8	ب	9	ب	10	الف

11	د	12	ج	13	الف	14	ب				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔ 091007069

جواب: مستقبل کا معنی ہے آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

2۔ قرآن و سنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔ 091007070

جواب: قرآن و سنت میں ہمیں موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے تیاری کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں بھی آنے والے دنوں کے لیے تیاری کریں۔ مستقبل کی ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے پاس موجود وسائل اور نعمتوں کو ضائع نہ کریں۔ مستقبل میں کسی بھی قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لیے ابھی سے کوشش کرنا اور وسائل اکٹھے کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔

3۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود کی وضاحت کریں۔ 091007071

جواب: مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت مبارک ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انہیں استعمال کیا جا سکے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔

4۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔ 091007072

جواب: جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سوچ بچار کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

☆ بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
☆ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔
☆ فوری مالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
☆ وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر معاشرہ ترقی کرتا ہے۔
☆ بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں
☆ معاشرہ انتشار اور افراتفری سے بچ جاتا ہے۔

مستقبل پر نگاہ رکھنے والے لوگ اپنے انفرادی اور اجتماعی تعلقات میں میانہ روی کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔

5۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے سیرت سے ایک مثال تحریر کریں۔ 091007073

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ فرمایا جس کی شرائط کا بظاہر مشرکین کی طرف غلبہ تھا لیکن اس موقع پر حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ آنے والے وقت کی منصوبہ بندی فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی تدبیر میں اس کی برکت عطا فرمائی کہ صلح کا یہ معاہدہ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد مشرکین مکہ کی قوت پارہ پارہ ہو گئی۔

6۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔ 091007074

جواب:

☆ بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
☆ فوری مالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
☆ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔
☆ وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کرنا کیسا ہے؟ سیرت طیبہ خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں جواب تحریر کیجیے۔ 091007075

جواب: مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت مبارک ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انہیں استعمال کیا جا سکے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔

8۔ حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی کے لیے کیا حکمت عملی اختیار فرمائی؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091007076

جواب: حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہتر تدبیر اختیار فرمائی۔ غزوہ احزاب میں جب آپ خاتم النبیین ﷺ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھدوائی اور اس طرح اہل مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

9۔ وسائل ضائع کرنے والوں کے بارے میں کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے؟ 091007077

جواب: اللہ پاک ہمارے پیسے بنے والوں اور وسائل ضائع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (سورۃ الانعام)

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

10۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔ 091007078

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (سورۃ الانفال ۶۰)

ترجمہ: اور (مسلمانو!) تم ان (کفار سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔

11۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے فرمائی؟ 091007079

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں صرف اپنی ذاتی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

12۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟ 091007080

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اپنی قوت اور عقل کو کام میں لاتے ہیں اپنے اور دوسروں کے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں۔

13۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں کن باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے؟ 091007081

جواب: مستقبل کے کسی بھی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کی تلقین کردہ حدود کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کوئی ایسی منصوبہ بندی یا تدبیر نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔ اپنے ارادوں اور منصوبوں میں سودی لین دین، رشوت، بھتہ، دھوکے بازی، حق تلفی اور ملاوٹ جیسی کوئی چیز شامل نہیں کرنا چاہیے۔ مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے توکل کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ توکل کا معنی یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اس کا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

14۔ ہمارا معاشرہ خوش حال اور ترقی یافتہ کیسے بن سکتا ہے؟ 091007082

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی سوچ اپنائیں۔ اسی صورت میں ہم ترقی کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ایک خوش حال معاشرہ بن سکتا ہے۔

(4) اسلامی تہذیب کے امتیازات

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) کسی قوم کے تصورات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویے کو کیا کہا جاتا ہے؟ 091007083

(الف) شریعت (ب) تہذیب (ج) جغرافیہ (د) خاندانی

(2) اسلامی تہذیب سے دنیا نے حاصل کی: 091007084

(الف) صرف اہل عرب نے (ب) صرف مسلمانوں نے

(ج) صرف اہل مغرب نے (د) تمام قوموں نے

(3) اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر بنیاد تعمیر کی گئی ہے: 091007085

(الف) فارسی تہذیب کی (ب) ہندوستانی تہذیب کی

(ج) آریائی تہذیب کی (د) اسلامی تہذیب کی

(4) قرآن مجید کی نظر میں انسانی حقوق اور عزت و حرمت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں: 091007086

(الف) تمام اہل ایمان (ب) تمام انسان (ج) تمام اہل مشرق (د) تمام اہل مغرب

(5) ہمیں وقت میں حکم دیا گیا: 091007087

(الف) نہانے (ب) توجہ (ج) پڑھنے (د) پاک صاف رہنے

اضافی معروضی سوالات

(6) قرآن مجید نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور اخلاقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر قرار دیا: 091007088

(الف) ایک کنبہ (ب) ایک قبیلہ (ج) ایک لشکر (د) ایک گروہ

(7) اس کا لغوی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح: 091007089

(الف) تہذیب (ب) ترقی (ج) تمدن (د) اخلاق

(8) اس سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے: 091007090

(الف) اسلامی تہذیب (ب) قدیم تہذیب (ج) شاندار تہذیب (د) جدید تہذیب

(9) مسلمانوں کو جو طرز حیات عطا کیا گیا ہے وہ بے اختیار ہے: 091007091

(الف) عمومی (ب) مکمل (ج) پاکیزہ (د) قدیم

(10) دنیا کی ایک شاندار تہذیب ہے: 091007092

(الف) اسلامی تہذیب (ب) غیر اسلامی تہذیب (ج) مغربی تہذیب (د) مصری تہذیب

(11) اس کی اساس اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین پر قائم ہے: 091007093

(الف) اسلامی تہذیب (ب) مکی تہذیب (ج) ہندو تہذیب (د) پارسی تہذیب

(12) اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے: 091007094

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو (ب) علماء و مفسرین کو

(ج) بزرگان دین کو (د) حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو

(13) اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے: 091007095

(الف) مساوات (ب) حکومت (ج) دولت (د) قومیت

(14) تمام عالم انسانی کو حق، بھلائی اور اخلاقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا: 091007096

(الف) قرآن کریم نے (ب) تاریخ نے (ج) اہل دانش نے (د) اہل عرب نے

(15) انسانیت کی مختلف صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی: 091007097

(الف) مسیحیت نے (ب) اسلام نے (ج) بدھ مت نے (د) ہندو مت نے

(16) حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ مبعوث ہوئے: 091007098

(الف) ظہیر عرب بن کر (ب) ظہیر عجم بن کر (ج) ظہیر امین بن کر (د) ظہیر مشیت بن کر

(17) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس کا آغاز لفظ اقرأ سے ہوا جس کا معنی ہے 091007099

(الف) لکھ (ب) اٹھ (ج) دیکھ (د) پڑھ

(18) اسلامی تہذیب کی بنیاد ڈالی گئی تھی: 091007100

(الف) تجارت کے (ب) تعلیم و تعلم کے (ج) انقلاب کے (د) حکمرانی کے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	د	3	د	4	ب	5	ج
6	الف	7	الف	8	الف	9	ب	10	الف
11	الف	12	د	13	الف	14	الف	15	ب
16	ج	17	د	18	ب				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ تہذیب کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔ 091007101

جواب: تہذیب کا لغوی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویہ ہے۔

2۔ اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟ 091007102

جواب: اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقِ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنتِ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔

3۔ اسلامی تہذیب میں احترام و رسالتِ مآب خاتم النبیین ﷺ کا کیا مقام ہے؟ 091007103

جواب: اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ امتِ مسلمہ کی شناخت نسبت رسالتِ مآب خاتم النبیین ﷺ سے ہی وابستہ ہے۔

4۔ اسلامی تہذیب کی کوئی سی تین بنیادی خصوصیات تحریر کریں۔ 091007104

جواب: اسلامی تہذیب بہت سے خصوصیات اور امتیازات کی حامل تہذیب ہے۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین اسلامی تہذیب کی اساس ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔ اسلامی تہذیب کا نمایاں وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو مرکز و محور کی حیثیت ہے۔ امتِ مسلمہ کی شناخت نسبت رسالتِ مآب خاتم النبیین ﷺ سے وابستہ ہے۔

5۔ اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیت بیان کریں۔ 091007105

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس کا آغاز لفظ اقرأ سے ہوا تھا جس کا معنی ہے پڑھ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ (سورۃ العلق: 1)

ترجمہ: آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا کیا۔

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ حسن اقدام جہالت کے اندھیرے معاشرے میں اختیار کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں وہاں علم و ادب کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ اسلامی تہذیب میں انسانی اخوت اور کشادہ دلی کی کیا اہمیت ہے؟ 091007106

جواب: اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیات مخالف کو بھی نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی مختلف صنفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی، عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنا دیا۔

7۔ دنیا کی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ 091007107

جواب: دنیا کی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کا اپنا ایک بلند مقام و مرتبہ رہا ہے۔ عہدِ حاضر میں بھی اس کا نمایاں مقام ہے۔ اسلامی تہذیب دنیا کی ایک شان دار تہذیب ہے۔ اس سے صرف مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ اقوامِ عالم نے روشنی حاصل کی ہے۔

8۔ اسلامی تہذیب میں توحید کی کیا اہمیت ہے؟ 091007108

جواب: اسلامی تہذیب کی اساس اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین پر قائم ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔

9۔ اسلامی تہذیب میں آخرت میں جواب دہی کے تصور کی مختصر وضاحت کریں۔ 091007109

جواب: اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیروکار اس اساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

10۔ انسانی مساوات کی اسلامی تہذیب میں کیا اہمیت ہے؟ 091007110

جواب: مساوات اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے۔ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا دورِ مبارک تاریخِ انسانی کے روشن دنوں کا نشیب ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جب زمین پر عدل کی حکمرانی کا آغاز ہوا۔

11۔ اسلامی تہذیب کی دوسرے آفاقی پیغامات اور ہدایات سے کیا مراد ہے؟ 091007111

جواب: اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام پیغامات اور ہدایات آفاقی ہیں۔ قرآن کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو اخلاقی اور عقلی شرافت و کرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا۔

12۔ اسلامی تہذیب میں اخلاقی اقدار کی مختصر وضاحت کریں۔ 091007112

جواب: اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام ضابطہ حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اخلاقی اقدار کو اولیت کا مقام عطا کیا۔ لہٰذا علم و حکمت، اسلامی قوانین، جنگ و مصالحت، اقتصادیات، خاندانی نظام اور دیگر اخلاقی و معاشرتی اقدار میں اسلامی تہذیب کا ایک امتیاز ہمیشہ تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے۔

13۔ اسلامی تہذیب کا نمایاں عنصر ہے مختصر وضاحت کریں۔ 091007113

جواب: حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو عہدِ رسالتِ مآب خاتم النبیین ﷺ کا کسی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی انقلابی جدوجہد کے بعد تاریخ نے عرب کی سرزمین میں اس

تمام نہیں ہوا بلکہ پوری نسل انسانی کو سکون اور اطمینان کی دولت حاصل ہوئی۔

14۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب کیا تھا؟ مختصر بیان کریں۔ 0910037114

جواب: جب دنیا حکومت و سلطنت، علم و حکمت اور تجارت و صنعت کے ہر میدان میں مسلمانوں کے زیر تسلط تھی، تو انہی خصوصیات کی بنا پر اسلامی تہذیب پر قوم و مذہب کے باشعور اور ذہن رسا رکھنے والے افراد کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ لیکن جب اس کا زور دبا تا رہا، اس کو سینے سے لگانے والی قوم علم و عمل میں انحطاط کا شکار ہوئی تو دوسری قوموں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔

پہلا پرچہ اسلامیات (لازمی) برائے جماعت نہم

کل نمبر 100 وقت: 3 گھنٹے

(حصہ اول)

(20)

سوال نمبر 1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(1) تمام مسلمانوں کو ایک قرآت پر جمع کرنے والی شخصیت ہیں:
(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(2) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:
(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت (ج) توحید اسماء (د) توحید صفات

(3) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے صاف کرتی ہیں جیسے پانی:
(الف) میل کا (ب) رنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(4) حج کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی پیش کی:
(الف) حضرت عثمان بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت عثمان بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
(ج) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(5) غزوہ تبوک کے دوران میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کفار مکہ پر پھینکی:
(الف) مٹھی بھر خاک (ب) کنکر (ج) تلوار (د) نیزہ

(6) انصاری بھائیوں نے مہمان کے ساتھ سلوک کیا:
(الف) خود بھوکے رہ کر اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(ج) اسے مال و دولت عطا کی (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(7) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:
(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے
(ج) کثرت علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(8) پتھر اور سے کھال چھیلنے والی قسم کے کفار سے کی ایک صورت کتنے مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے؟
(الف) چار (ب) ساٹھ (ج) آٹھ (د) دس

(9) حضرت سید العارفین الجنید رحمۃ اللہ علیہ پیر و خاک ہوئے:
(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

(10) کون سا موسم بہتر قرار دیا گیا؟
(الف) مال دار (ب) طاقت ور (ج) کمزور (د) مفلس

(11) حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے:
(الف) تدوینِ حدیث (ب) فضیلتِ حدیث (ج) روایتِ حدیث (د) درایتِ حدیث

(12) جب نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ قبا نامی جگہ سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ کے دائیں طرف ہوں گے:
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(13) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فریضۂ حج ادا کیا:
(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(14) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی:
(الف) حج نہ کرنے کی وجہ سے (ب) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے
(ج) سخاوت کی وجہ سے (د) کفایت شعاری کی وجہ سے

(15) حج اور عمرے کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:
(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(16) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عقبہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کے لیے:
(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) اصحاب الموشین کو بھیجا
(ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

(17) کسی چیز کا دن یا مہینے کو ذکر کرنا کہلاتا ہے:
(الف) پیشگوئی (ب) جادو (ج) فال (د) علم نجوم

(18) 2018ء میں دہشت گردی کے خلاف ہونے والے فتویٰ کو کہا جاتا ہے:
(الف) دستورِ پاکستان (ب) آئینِ پاکستان (ج) تعزیراتِ پاکستان (د) پیغامِ پاکستان

(19) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس علم میں کمال حاصل تھا:
(الف) حدیث (ب) انساب (ج) نجوم (د) فلکیات

(20) مکی دور میں حکم دیا گیا:
(الف) نماز کا (ب) زکوٰۃ کا (ج) روزے کا (د) پاک صاف رہنے کا

(حصہ دوم)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے چھ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2x6=12)

1۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب مسلمانوں کو ایک قرأت پر کس طرح متحد کیا؟
2۔ دورِ نبوی ﷺ میں حفاظتِ حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔
3۔ قلقلہ کا تعریف تحریر کریں۔
4۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔
5۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وحی میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔

6۔ فروعات کا تعریف لکھیں۔
7۔ لغات کی کوئی سی دو اقسام تحریر کریں۔
8۔ دعائیں اذان کے درمیان کوئی تحریر کریں۔
9۔ قرآن کے کوئی سے دو نام تحریر کریں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے چھ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2x6=12)

1۔ حج کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا سعادت نصیب ہوئی؟
2۔ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے کس طرح جرأت و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟
3۔ حدود حرم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے وقت نکھارنے کے آداب میں سے کوئی سے دو لکھیں۔
4۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔
5۔ غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔
6۔ رکن اور سنت میں فرق لکھیں۔
7۔ پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟
8۔ صحابہ کی چار مختلف صفات تحریر کریں۔
9۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کون سی دعا پڑھ کر حضرت حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دم کیا کرتے تھے؟

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے آٹھ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ (2x8=16)

1۔ صحابی کی قسم کے کوئی سے دو اقسام تحریر کریں۔
2۔ اسلامی ریاست کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔
3۔ حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
4۔ نبی اور صحابی کو دی گئی کوئی سے دو وضاحت تحریر کریں۔
5۔ حضرت امام زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔
6۔ معتقل کی مشہور بحر کے حوالے سے اسماء حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔
7۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی علم کے بارے میں کوئی سے دو رائے لکھیں۔
8۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔
9۔ "پیغامِ پاکستان" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
10۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔
11۔ اسلامی تہذیب میں آخری پیغام رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ کا کیا مقام ہے؟
12۔ ہمیں اپنی روحانی اور اخلاقی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

سوال نمبر5: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ کیجئے۔ (5+5=10)

الف۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُهٗ، وَلَا یَخْذُلُهٗ، وَلَا یَحْقِرُهٗ

ب۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ

ج۔ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَاءَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حَرُمَ

د۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

سوال نمبر6: درج ذیل میں سے کوئی سی دو شخصیات پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (5+5=10)

1۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

2۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رحمۃ اللہ عنہا

3۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

4۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال نمبر7: درج ذیل میں سے کوئی سے دو سوالات کے تفصیلی جواب دیجیے۔ (10+10=20)

1۔ جمع و تدوین قرآن مجید کی تفصیل بیان کریں۔

2۔ عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

3۔ وصال نبوی خاتم النبیین ﷺ پر جامع نوٹ لکھیں۔

4۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نسوانی عزت پر مضمون تحریر کریں۔

UNIQUE NOTES

PUNJAB BOARDS

MIDDLE NOTES

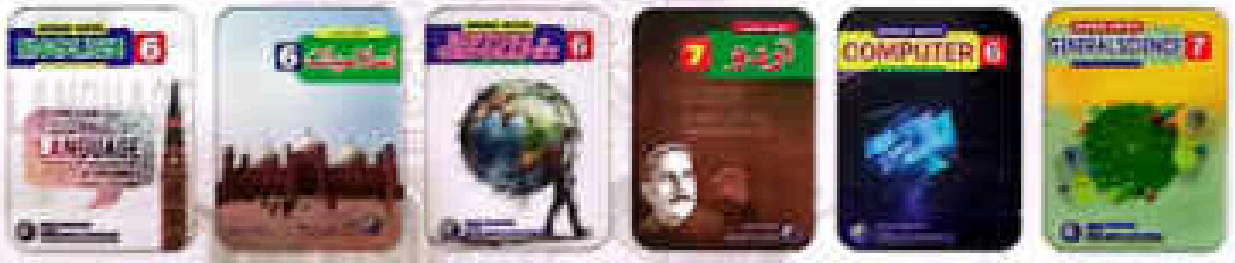

FEDERAL BOARD

Nationwide Free Home Delivery

Order Online: www.publications.unique.edu.pk

0324-6666661-2 -3

UNIQUE PUBLICATIONS LAHORE

Item Code: 1010101525